بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ لَوْ كانَ الْبَحْرُ مِداداً لِكَلِماتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِماتُ رَبِّي وَ لَوْ جِئْنا بِمِثْلِهِ مَدَداً ۝

(کہف:۱۰۹)

ش

(متن و ترجمہ کتاب)

مائة منقبة

من مناقب امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب والأئمة من ولدہٴ من طریق العامة

(یعنی امیرالمومنینؑ اور آئمہ اطہارؑ کے فضائل میں سو احادیث)

تالیف: محدث و فقیہ جلیل ابوالحسن محمد بن احمد بن علی

المعروف بہ ابن شاذان قمی (متوفی: قرن پنجم)

مترجم: سید سبطین علی نقوی امروہوی

نام کتاب............... مائة المنقبة

مؤلف................. ابن ساذان قمیؒ

مترجم................. سید سبطین علی نقوی امروہوی

نظر ثانی................ محمد ذوالفقار علی

کمپوزنگ.............. سید سبطین علی نقوی امروہوی

ناشر.................. Ziaraat.com

سال اشاعت.......... ۲۰۱۷عیسوی

ہدیہ..................

Ziaraat.com

Online Library

House #406 Block C
Unit #8 Latifabad
Hydrabad Sindh
Phone: 03333589401
email: webmaster@ziaraat.com
FB: facebook.com/ZoaraatDotCom

انتساب

اس ہستی کے نام جس کے بارے میں زبان وحی اس طرح گویا ہوئی:

مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مِثْلَ مَا نَفَعَنِي مَالُ خَدِيجَة

مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا خدیجہؑ کے مال نے پہنچایا۔

(امالی شیخؒ طوسی: ص۴۶۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد و آلہ الطاہرین
و لعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین.

مقدمہ مترجم:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَوْ أَنَّ الْغِيَاضَ أَقْلَامٌ وَ الْبِحَارَ مِدَادٌ وَ الْجِنَّ حُسَّابٌ وَ الْإِنْسَ كُتَّابٌ (مَا قَدَرُوا عَلَى إِحْصَاءِ) فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع. اگر تمام درخت و جنگل قلم بن جائیں، تمام سمندر روشنائی بن جائیں، تمام جن شمار کرنے والے بن جائیں، اور تمام انسان لکھنے والے بن جائیں تب بھی علی بن ابی طالبؑ کے فضائل کا احصا نہیں کر سکتے۔[1]

احمد بن حنبل، اسماعیل بن اسحاق قاضی، احمد بن شعیب النسائی اور ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں: «لم یرو في فضائل أحد من الصحابة بالأسانيد الحسان ما روي في فضائل عليّ بن أبي طالب عليه السّلام». اصحاب پیمبر میں سے کسی کے فضائل میں بھی اتنی حسن احادیث نقل نہیں ہوئیں جتنی علی بن ابی طالبؑ کے فضائل میں ہوئی ہیں۔[2]

---

[1] کتاب ہذا: منقبت ۹۹.

[2] دیکھیے: الاستيعاب: ٣/ ٥١، الصواعق المحرقة: ٧٢، نور الأبصار: ٩٠، فتح الباري: ٨/ ٧١، مستدرك الحاكم: ٣/ ١٠٧، تفسير الثعلبي (مخطوط)، مناقب الخوارزمي: ٣، طبقات الحنابلة: ١/ ٣١٩ و ج ٢/ ١٢٠، الكامل لابن الأثير: ٢٠٠ كفاية الطالب: ٢٥٣، الرياض النضرة: ٢/ ٢١٢، نظم درر السمطين: ٨٠، تهذيب التهذيب: ٧/ ٣٣٩، تاريخ الخلفاء: ٦٥، إنسان العيون (الشهير بالسيرة الحلبية):٢/ ٢٠٧، إسعاف الراغبين: ١٦٧، الروض الأزهر: ٩٦ و ص ١٠٢ و ص ٣٧١ مفتاح النجا: ٤٣ (مخطوط)، ينابيع المودة: ١٢١، تجهيز

سوانح حیات مؤلف

ابوالحسن محمد بن شاذان قمیؒ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں کوئی دقیق معلومات فراہم نہیں ہو سکیں، البتہ بعض شواہد کی بناپر اندازا لگایا جاسکتا ہے کہ ان کی ولادت چوتھی صدی ہجری کے وسط میں ہوئی۔ ان شواہد میں سے ایک خود ان کی کتاب مناقب امیر المومنینؑ ہے جس میں انہوں نے دو جگہ پر جعفر بن محمد بن قولویہ قمی صاحب کتاب کامل الزیارات کا نام اپنے ماموں کی حیثیت سے لے کر ان سے حدیث نقل کی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ابن قولویہ کا سال وفات ۳۶۸ یا ۳۶۹ ہجری ہے۔ اس کے علاوہ ابن شاذان نے سال ۳۷۴ ہجری شہر کوفہ میں اپنے استاد 'ابن سختویہ سے روایت سنی ہے، اور ان کے دوسرے استاد ہارون بن موسی المعروف بہ تلعبکری ہیں جن کا سال وفات ۳۷۵ ہجری ہے۔ اگرچہ یہ قرائن صاحب کتاب کی تاریخ ولادت کو قطعی طور پر مشخص نہیں کرتے لیکن ان سے مجموعی طور پر اتنا سمجھا جا سکتا ہے کہ ان کی ولادت چوتھی صدی ہجری کے وسط یا اس سے پہلے ہوئی ہو گی۔

خاندان

ابن شاذان کا خاندان شہر قم کا ایک اصیل و مشہور خاندان تھا، جس میں بہت سے علماء و فقہاء پیدا ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک مشعل فروزاں کی مانند تھا۔ ابن شاذان کے والد، احمد خود بھی شیعہ فقہاء اور محدثین میں سے تھے۔ ان کا نام کتب علم رجال میں شہرت کا حامل ہے۔ وہ خود ہی اپنے بیٹے کے استاد بھی تھے۔

الجيش: ٣٣٥ (مخطوط) السيرة النبويّة (المطبوع بهامش السيرة الحلبيّة: ٢/ ١١) مقصد الطالب: ١٠، فتح العلى: ٢، شرح الجامع الصغير للمناوي: ٢٤٦ (مخطوط)، شواهد التنزيل: ١/ ١٨ ثلاثة طرق، ترجمة الإمام عليّ عليه السّلام من تاريخ دمشق: ٣/ ٦٣، مناقب أحمد بن حنبل لابن الجوزي: ١٦٣، مناقب العشرة للنقشبندي: ٣٠ (مخطوط) مرقاة المفاتيح في شرح مشكاة المصابيح: ١١/ ٣٣٥، المختار في مناقب الأخيار: ٥ (مخطوط) التباني المدرس في اتحاف ذوي النجابة: ١٤٣، ظلمات أبي ريّة: ٢٢٩، طبقات المالكية: ٢/ ٧١، الأمر تسري في أرجح المطالب: ٩٧، القيروانيّ في المدخل: ٢٥، شرح رسالة الحلبيّ: ٦٣، وسيلة النجاة: ٦٦، تفريح الاحباب في مناقب الآل و الأصحاب: ٣٤٩، منال الطالب في مناقب عليّ بن أبي طالب: ١٢٤ (مخطوط) و الشيخ أبو سعيد الخادمي في البريقة المحمدية: ١/ ٢١٣. راجع إحقاق الحقّ: ٥/ ١٢٢ و ج ١٥/ ٦٩٤.

نجاشیؒ ان کے بارے میں کہتے ہیں: احمد بن علی بن حسن بن شاذان ابوالعباس القمیؒ، شیعوں کے فقیہ اور بزرگ عالم دین تھے جنہیں آئمہ معصومینؑ کی شناخت میں بلند منزلت حاصل تھی۔ انہوں نے دو کتابیں تالیف کیں: زادالمعاد اور الامالی، ان کی اس کے علاوہ کوئی اور کتاب موجود نہیں۔ میں ان کی (دونوں) کتابوں کو ان کے بیٹے ابوالحسن سے نقل کرتا ہوں، خدا ان دونوں کو اپنی رحمت نصیب فرمائے۔

علامہ ممقانیؒ نجاشی کا قول نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: ابن شاذان کے والد خوبی اور نیکی کے آخری درجہ پر ہیں۔[1]

اساتید

ابن شاذان کے اساتید کی فہرست کافی طویل ہے اور کتاب ہذا جو عربی زبان میں سید باقر موحد ابطحی کی تحقیق کے ساتھ مدرسہ امام مہدیؑ قم سے چھپی ہے میں تقریبا ۷۰ کے قریب مشائخ کے نام ذکر کیے گئے ہیں۔ آپ کے اساتید میں شیعہ افراد کے ساتھ ساتھ اہل تسنن افراد کے نام بھی نظر آتے ہیں اور یہ بات آپ کی علم خوئی کا پتہ دیتی ہے اور خود اس حدیث کی عملی تفسیر ہے کہ حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے وہ اسے جہاں سے بھی ملے حاصل کر لے۔ طوالت کا خوف دامن گیر ہے لہذا ہم فقط چند نام ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

- آپ کے والد؛احمد بن علی بن حسن بن شاذان.
- جعفر بن محمد بن قولویہ.(متوفی ۳۶۸ ھ).
- حسین بن ہارون قاضی القضاہ.
- محمد بن الحسن بن ولید قمی.(متوفی ۳۴۷ ھ).
- ہارون بن موسی تلعکبری.(متوفی ۳۸۵ ھ).
- شیخ صدوق محمد بن علی بن الحسین.(متوفی ۳۸۱ ھ).

[1] نجاشی، ص ٦٢، تنقیح المقال، ج ١، ص ٧١ .

- محمد بن عثمان بن عبد اللہ نصیبی.
- محمد بن سعید المعروف بہ دھقان.
- محمد بن محمد مرّہ.[۱]

شاگردان

آپ کے شاگردان میں سے چند نام قابل ذکر ہیں:

۱۔ابوالفتح محمد کراجکی صاحب کتاب کنزالفوائد؛ بے شک وریب آپ مکتب تشیع کے ایک عظیم عالم ہیں۔ علم کلام، فقہ، حدیث اور دیگر کتب میں آپ کا ذکر خیر فروان ہے۔ شہید اول آپ کو علامہ کے عنوان سے یاد کرتے ہیں۔[۲] آپ کی سب سے مشہور کتاب کنزالفوائد ہے جو کلامی و حدیثی نہج کی حامل ہے۔ علامہ مجلسیؒ راقم ہیں: جس کسی نے بھی علم کلام کے میدان میں قدم رکھا اُس نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے اور ان کی دوسری کتب بھی نہایت مفید ہیں۔[۳] اس کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے اسے لکھنے کے لیے دور دراز کی مسافرت جھیلی لیکن ان کا زیادہ تر قیام مصر کے شہر قاہرہ میں رہا۔ اہلسنت عالم یافعی کہتے ہیں: کراجکی اپنے زمانے میں شیعوں کے رئیس تھے اور ان کا انتقال ۴۴۹ ہجری میں ہوا۔[۴]

۲۔احمد نجاشی صاحب الرجال؛ آپ کا سن ولادت ۳۷۲ ہجری ہے۔ آپ نے اصحاب آئمہ کی شناخت کے سلسلے میں بہت زحمتیں برداشت کیں جس کا صلہ یہ رہا کہ علم الرجال میں آپ کی آراء کو حجت مانا جاتا

---

[۱] مأه منقبه، ص ۳۸؛ روضات الجنات، ج ٦، ص ۱۸۲؛ منقبت، ص ۲۲، ۲۵، ۳۵ و ۸۵؛ ریحانه الادب، ج ۸، ص ٦۲ .

[۲] فوائد الرضویه، ص ۵۷۰؛ الکنی و الالقاب، ج ۳، ص ۸۸؛ امل الامل، ج ۲، ص ۲۸۲ و روضات الجنات، ج ٦، ص ۲۰۹ .

[۳] بحار الانوار، ج ۱، ص ۳۵ .

[۴] روضات الجنات، ج ٦، ص ۲۱۰ و الکنی و الالقاب، ج ۳، ص ۸۹ .

ہے۔ آپ کی وفات سن ۵۴۵ ہجری میں واقع ہوئی۔[1]

۳۔ ابو طالب زینبی، حسین بن محمد بن علی (متوفی: ۵۱۲ ھ)

۴۔ احمد بن محمّد بکری حنفی المعروف بہ اخطب خوارزم (متوفی: ۵۲۸ ھ)[2]

آخری دو افراد علمائے اہلسنت میں سے ہیں۔

ابن شاذان علماء کی نظر میں

ابن شاذان اپنے بلند مرتبہ علمی کی وجہ سے علمائے تشیع کے یہاں مستحق تعریف و ستائش رہے ہیں۔ ذیل میں ہم ان کے بارے میں چند علمائے امامیہ کی آراء نقل کر رہے ہیں۔

۱۔ شیخ حر عاملیؒ: ابن شاذان قمی بلند مرتبہ عالم تھے جو شیخ صدوقؒ سے روایت کرتے ہیں۔[3]

۲۔ محمد باقر خوانساری، صاحب روضات الجنّات: بلند پایہ عالم اور با شخصیت شیعہ تھے۔[4]

۳۔ مرزا حسین نوریؒ: ابن شاذان قمی ایک برجستہ عالم اور ابن قولویہ صاحب کامل الزیارات کی بہن کے لڑکے تھے۔[5]

۴۔ محدث محمد عباس قمیؒ: ابن شاذان شیعوں کے مشہور فقہاء میں سے تھے۔ آپ موثق روزگار شخصیت تھے۔[6]

۵۔ علامہ ممقانیؒ: بلا شک و ریب ابن شاذان ایک توانا فقیہ اور مشہور عالم دین تھے۔[7]

---

[1] الكنى و الالقاب، ج ۳، ص ۱۹۹؛ فوائد الرضويه، ص ۱۹.

[2] مقدمه كتاب مأه منقبه، ص ۵، با تحقيق نبيل رضا علوان و لسان الميزان ابن حجر، ج ۵، ص ٦٢ .

[3] امل الامل، ج ۲، ص ۲٤۱ .

[4] روضات الجنات، ج ٦، ص ۱۷۹ .

[5] مستدرك الوسائل، ج ۳، ص ۵۰۰ .

[6] الكنى و الالقاب، ج ۱، ص ۳۱۳ .

[7] تنقيح المقال، ج ۲، ص ۷۳ .

۶۔سید محسن الآمینؒ: ابن شاذان شیخ طوسیؒ کے اساتید میں سے ہیں۔آپ عظیم فقیہ،صاحب تالیفات اور بزرگان اجازہ میں سے ہیں۔[1]

۷۔ شیخ آقائے بزرگ طہرانیؒ: صاحب کتاب مناقب ابن شاذان قمی جو حدیث میں کراجکی کے استاد تھے۔

۸۔ابوالفتح محمد کراجکیؒ: اگر یہ کہا جائے کہ ابن شاذان قمی کی سب سے بڑھ کر تعریف خود ان کے شاگرد کراجکی نے کی ہے تو یہ بے جا نہ ہوگا کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب کنزالفوائد میں انہیں تین مقامات پر استاد فقیہ کے عنوان سے یاد کیا ہے جو خود ان کے فقاہت اور علم حدیث میں تبحر پر دلیل ہے۔[2]

تالیفات

۱۔ابن شاذان قمیؒ کی سب سے مشہور کتاب کتاب ہذا ہی ہے۔اسے مختلف ناموں سے یاد کیا گیا ہے من جملہ: مائۃ منقبۃ اور مناقب امیر المومنینؑ۔اس کے حوالے سے ہم عنقریب کچھ تفصیل پیش کریں گے۔

۲۔ایضاح دفائن النواصب.

۳۔بستان الکرام.

۴۔ردّ الشّمس لعلی امیر المؤمنین (ع)

۵۔ایک کتاب جس میں خانہ کعبہ کے اندر امیر المومنینؑ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش مبارک پر چڑھ کر بتوں کو گرانے کی خبر کا اثبات کیا گیا ہے۔[3]

---

[1] اعیان الشیعه، ج ۹، ص ۱۰۱.

[2] کنز الفوائد، ج ۱و۲.

[3] الذریعه، ج ۲۲، ص ۳۱٦ و ج ۲، ص ٤۹٥؛ ریحانه الادب، ج ۸، ص ٦۲ و روضات الجنات، ج ۸، ص ٦۲.

وفات حسرت آیات

کراجکیؒ کے کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۴۱۲ھ تک ابن شاذان قمی زندہ تھے۔ لیکن اس بارے میں کہ ان کی وفات کس سن اور تاریخ کو واقع ہوئی اور ان کی مرقد کہاں ہے فی الحال کسی قسم کی کوئی معلومات ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ خدا ان کی روح کو شاد اور امیر المومنینؑ و آئمہ اطہارؑ کے ساتھ محشور فرمائے۔ آمین.

کتاب ہذا پر ایک نظر

بعض افراد نے ایضاح الدفائن النواصب اور مائۃ منقبۃ کو ایک ہی کتاب شمار کیا ہے لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے جیسا کہ علامہ بزرگ طہرانیؒ نے صراحت فرمائی ہے کہ ایضاح ایک دوسری کتاب ہے جو مخالفین آئمہ واہل تشیع کے رد میں لکھی گئی تھی۔

مائۃ منقبۃ پر علماء کا اعتماد

کتاب ہذا کتب روائی میں ایک اہم منبع شمار کی جاتی ہے اور شیعہ سنی جید علماء نے اس کتاب پر اعتماد کرتے ہوئے اس سے احادیث نقل کی ہیں۔ من جملہ: کراجکی کہتے ہیں: میں نے اس کتاب کو اپنے استاد سے ۴۱۲ھ میں مسجد الحرام میں نقل کیا، انہوں نے یہ پوری کتاب میرے لیے قرائت کی۔[1] اس کے علاوہ کراجکی نے اپنی کتب الاستنصار، الابانۃ عن المماثلۃ، کنز الفوائد اور التعریف بحقوق الوالدین میں اس کتاب سے احادیث نقل کی ہیں۔ علامہ مجلسیؒ راقم ہیں: میں عالم بزرگ ابن شاذان قمی کی کتاب مناقب سے روایت کرتا ہوں۔[2] شیخ حر عاملیؒ فرماتے ہیں: یہ کتاب امیر المومنینؑ کی سو منقبتوں اور فضائل پر مشتمل ہے جو میرے پاس بھی

---

[1] روضات الجنات، ج ٦، ص ١٨١؛ ريحانه الادب، ج ٨، ص ٦٢؛ الكنى و الالقاب، ج ١، ص ٣١٢ و الذريعه، ج ٢٢، ص ٣١٦.

[2] بحار الانوار، ج ١، ص ١٨ .

موجود ہے۔[1] اس کے علاوہ شیخ طوسیؒ نے اپنی کتاب امالی، سید ابن طاؤوسؒ نے اپنی کتاب الیقین، سید ہاشم بحرانیؒ نے اپنی کتاب البرہان اور غایۃ المرام میں اور علامہ عبد الحسین امینیؒ نے الغدیر میں اس کتاب سے احادیث نقل فرمائی ہیں۔

اہلسنت علماء میں سے الحافظ ابوالمؤید الموفق بن احمد المعروف بہ اخطب الخوارزمی نے اپنی دو کتب المناقب اور مقتل حسین میں، حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الگنجی نے کفایۃ الطالب میں اور ابراہیم بن محمد الجوینی نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں اس کتاب سے احادیث نقل کی ہیں۔

نسخہ ہائے خطی کتاب اور ان کی تحقیق

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اس کتاب کی تحقیق کا کام سید باقر ابطحی نے انجام دیا ہے، انہوں نے تحقیق کے لیے دو خطی نسخوں سے مدد لی ہے۔ پہلا نسخہ آیت اللہ مصطفی خوانساری کے کتابخانے میں موجود ہے جو ان کے والد کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس پر منگل ۹ رمضان سن ۱۳۲۸ھ کی تاریخ پڑی ہوئی ہے۔ محقق نے اسے اصلی نسخہ قرار دیا ہے۔ اور اس کا رمز 'ا' ہے۔

دوسرا نسخہ آیت اللہ سید شہاب الدین مرعشی نجفیؒ کے کتابخانے میں موجود ہے اور یہ نسخہ ان چار نسخوں میں سے ہے جن کا ذکر شیخ بزرگ طہرانی نے الذریعہ ج ۱۹، ص ۴ پر کیا ہے۔ اس کا رمز 'ب' ہے۔ اس کے علاوہ محقق نے علامہ عبدالرزاق مقرم کے نسخے سے بھی استفادہ کیا ہے جو نجف اشرف میں زیور طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے۔

علاوہ بر این محقق نے اسناد اور متن کا تقابل ان کتب سے بھی کیا ہے جن میں اس کتاب سے براہ راست احادیث نقل کی گئی ہیں۔ اور یہ وہی کتب ہیں جن کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں جیسے کراجکی کی کتاب، بحار، الیقین، مقتل و مناقب خوارزمی، تفسیر البرہان، غایۃ المرام، فرائد السمطین وغیرہ۔

---

[1] امل الامل، ج ۲، ص ٦٢ .

محقق نے بہت ہی دقت کے ساتھ ایک ایک لفظ و حرف کے اختلاف کو حاشیے میں قلم بند کیا ہے۔ لیکن کیونکہ اردو زبان قارئین کی طبیعت کے بوجھل ہو جانے کا خوف لاحق تھا لہذا ہم نے فقط اس مقام پر اختلاف نقل کیا ہے جہاں ضروری سمجھا۔ اس کے علاوہ محقق نے کئی مقامات پر احادیث کی کئی کئی صفحات پر مشتمل تخریج کی ذمہ داری بھی سرانجام دی ہے اور ہم نے اسے اسی طرح حاشیے میں برقرار رکھا ہے تاکہ شائقین اس سے مستفید ہو سکیں۔ البتہ ہم نے محقق کے حاشیے کو اردو زبان میں ترجمہ نہیں کیا، کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ خواص سے متعلق ہے اور خواص عربی زبان سے واقفیت رکھتے ہیں۔ لہذا ہم نے عربی زبان کے حاشیے کو جوں کا توں لکھ دیا ہے۔ ساتھ ہی قارئین کی سہولت کے لیے احادیث پر ان کے مطلب و مفہوم کے اعتبار سے عناوین کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔

کمترین خدا کی بارگاہ میں اس حقیر سی کاوش کو سند قبولیت سے نوازے جانے کا متمنی ہے اور قارئین سے بھی التماس کرتا ہے کہ وہ اس غرق بحر معاصی کے لیے دعا فرمائیں کہ خدا اسے رزق توفیق سے نوازتا رہے اور اس کا قلم نشرِ علوم و فضائل اہلبیتؑ کے سلسلے میں یونہی رواں دواں رہے۔ آمین یا رب العالمین۔

بندۂ ثقلین:

سید سبطین علی نقوی امروہوی

مقدمہ مؤلف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الأول في ديموميته؛ الآخر في أزليته؛ العدل في قضيته؛ الرحيم (في ربوبيته)؛ الواحد في ملكه و برهانه؛ الفرد في صمديته و سلطانه؛ العلي في دنوه القريب في علوه؛ حمد من يعلم أن الحمد فريضة و تركه خطيئة. و أومن به إيمان من علم أنه رهين بعمله، و ميت دون أمله، و أتوكل عليه توكل من رد الحول و القوة إليه.و أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له شهادة نحيا بها ما أبقانا و ندخرها لشدائد ما يلقانا. و أشهد أن محمدا عبده و رسوله بشير الرحمة و مصباح الأمة و المنقذ من الجهالة و العمى و الضلالة و الردى صلى الله عليه و آله صلاة لا يحصى لها عدد [و لا ينفد منها أبد] و لا يتقدمها أمد و لا يأتي بمثلها أحد. قال الشيخ الفقيه أبو الحسن محمد بن أحمد بن علي بن الحسن بن شاذان (رحمه الله)

أما بعد فقد جمعت لك أيها الشيخ أطال الله بقاك ما التمست و فيه رغبت من فضائل أمير المؤمنين [و قائد الغر المحجلين أسد الله الغالب] علي بن أبي طالب و الأئمة من ولده صلوات الله عليهم من طريق العامة و هي مائة منقبة و فضيلة فتمسك بها راشدا و عها حافظا و عمدت الإيجاز و قصدت الاختصار لئلا تمل منه و تضجر وفقنا الله تعالى لإصابة الحق [و الصواب] و لا حرمنا الخير و جزيل الثواب.

ترجمہ مقدمہ مؤلف

تمام حمد اس اللہ کے لیے جو اپنے قدیم ہونے میں یکتا، اپنی ازلیت میں دائم، اپنی قضاوت میں عادل، اپنی ربوبیت میں رحیم، اپنے ملک و برھان میں واحد، اپنی صمدیت و سلطنت میں فرد، اپنی نزدیکی میں بلند اور اپنے

علو میں قریب ہے؛(خدا کی حمد کرتا ہے وہ)جو جانتا ہے کہ حمد کرنا فرض اور اسے ترک کرنا جرم ہے۔ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں؛اس شخص کا سا ایمان جو یہ جانتا ہے کہ عمل اس کے پاس رہن کے طور پر رکھا گیا ہے، اور جو بنا امید کے مر جائے، میں اس پر توکل کرتا ہو؛ایسے شخص کا توکل جو اسے چارہ گری اور توانائی بخش دے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اس کا کوئی شریک نہیں؛ایسی گواہی کہ میں جب تک زندہ رہوں اسی گواہی کے ساتھ زندہ رہوں؛اور اسے مؤخر کروں مشکلات کے لیے جب ان سے ملاقات ہو۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کا بندہ اور رسول ہے، رحمت کی خوشخبری دینے والا، چراغ امت؛اور جہالت و سرگردانگی وضلالت سے نجات دینے والا ہے؛ان پر اور ان کے خاندان پر خدا کی رحمت ہو! ایسا درود جس کی تعداد شمار سے تجاوز کر جائے، ایسا درود جس کا اختتام سے کبھی معاملہ نہ ہو اور کسی نے بھی ان پر آج تک ایسا درود بھیجا نہ ہو۔

شیخ، عالم نابغہ ابوالحسن محمد بن احمد بن علی بن حسن بن شاذان (کہ خدا ان پر رحمت نازل کرے) کہتا ہے: امابعد؛اے علم خواہ! کہ خدا تمہیں پائندہ رکھے! تم نے مجھ سے جس چیز کی درخواست کی تھی اور جو تم چاہتے تھے کہ میں تمہارے لیے یہ جمع کروں؛[1] تو میں نے بھی امیر المومنینؑ، جو نورانی پیشانی والوں کے امام، اسد اللہ غالب، علی بن ابی طالب ہیں اور ان کی اولاد سے پاکیزہ آئمہ کے فضائل میں اہل تسنن کے طرق سے سو منقبتیں اور فضیلتیں جمع کیں۔ سو تو رشد کے ساتھ اس سے متمسک ہو اور رغبت و نگہداری کر اور اس لیے کہ تیری طبیعت بوجھل نہ ہو میں نے اختصار سے کام لیا ہے۔ خدا ہمیں حقیقت مدار اور سچائی کی طرف سرعت سے بڑھنے کی توفیق عنایت اور نیکیوں اور کثیر ثواب سے محروم نہ فرمائے۔

[1] اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص نے ابن شاذان سے اس کتاب کے لکھنے کی فرمائش کی تھی۔

(۱)

جو ہمارے پہلے کے لیے وہی ہمارے آخری کے لیے

مَا حَدَّثَنِي بِهَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَخْتَوَيْهِ رَحِمَهُ اللَّهُ بِالْكُوفَةِ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَ سَبْعِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَايَةُ عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: «أَنَا سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ سَيِّدُ الْخَلَائِقِ بَعْدِي وَ أَوَّلُنَا كَآخِرِنَا وَ آخِرُنَا كَأَوَّلِنَا»[1].

رسول اللہ ﷺ نے امیر لمومنینؑ سے ارشاد فرمایا: میں اولین و آخرین کا سردار ہوں؛ اور اے علیؑ تم میرے بعد سید الخلائق ہو؛ ہم (چہاردہ معصومین) میں سے پہلا فرد (صفات و کردار اور رتبے و مقام کے لحاظ سے) ہمارے آخری فرد جیسا ہے اور ہمارا آخری ہم میں سے پہلے فرد کی مانند ہے۔ (یعنی صفات و کردار کے اعتبار سے ہم چودہ ایک سے ہیں اور ہم میں کوئی فرق نہیں).

[1] عنه البحار: ٢٥/ ٣٦٠ ح ١٧، و غاية المرام ص ٤٥٠ ح ١٤، و ص ٦٢٠ ح ١٧اقول: سند هذه المنقبة متحد مع سند المنقبة- ٦٤-، و فيها: حدّثني محمّد بن أحمد البغداديّ قال: حدّثني عيسى بن مهران، بدل:« أبو بكر محمّد بن أحمد بن عيسى بن مهران» فراجع.

(۲)

اگر میں کسی کو علیؑ سے بہتر پاتا۔۔۔!

حَدَّثَنِي أَبُو زَكَرِيَّا طَلْحَةُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّرَّامُ قَدِمَ عَلَيْنَا الْكُوفَةَ حَاجّاً قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاذٍ شَاهُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَرَاةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْقَتَّادُ قَالَ حَدَّثَنِي هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَفْضَلُ خَلْقِ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرِي وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا[1] وَ إِنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ[2] وَ إِنَّ عَلِيّاً خَطَبَنِي[1] وَ لَوْ وَجَدْتُ لِفَاطِمَةَ خَيْراً مِنْ عَلِيٍّ لَمْ أُزَوِّجْهَا مِنْهُ[2].

---

[1] استقصينا جميع مصادر الرواية في صحيفة الرضا عليه السلام ح ۱۰۳.

[2] روى هذا الحديث بعدة طرق و أسانيد عن عدة من الأئمّة عليهم السلام و الصحابة نذكر منهم:الإمام عليّ عليه السلام روى الحديث عنه: الصدوق في الخصال: ۲۰۶ ح ۲۵ في حديث، عنه البحار: ۴۳/ ۲۶ ح ۲۴ و أخرجه ابن شهر اشوب في المناقب: ۳/ ۱۰۴ عن كتاب أبي بكر الشيرازى بإسناده عن مقاتل عن محمّد بن الحنفية، عن أبيه عليه السلام، عنه البحار: ۴۳/ ۳۶. الإمام الصّادق عليه السلام روى الحديث عنه: الصدوق في معاني الأخبار: ۱۰۷ ح ۱ بإسناده الى المفضل بن عمر عنه البحار: ۴۳/ ۲۶ ح ۲۵.

سيدة نساء العالمين فاطمة عليها السلام أخرج الحديث عنها: القندوزى في ينابيع المودة: ۲۶۰.عبد اللّه بن عبّاس روى الحديث عنه: الصدوق في الأمالي: ۲۴۵ ح ۱۲ و ۳۹۳ ح ۸ بطريقين عنه البحار ۴۳/ ۲۴ ح ۲۰ و العوالم ۱۱/ ۴۴.و رواه الديلميّ في الفردوس، عنه البحار: ۴۳/ ۷۶، و السيوطي في تاريخ الخلفاء: ۱۱۴.و أورده ابن أبي الحديد في شرح نهج البلاغة: ۲/ ۴۵۷ مرسلا.-.- أبو سعيد الخدريّ روى الحديث عنه: الديلميّ في الفردوس، عنه البحار: ۴۳/ ۸۶.جابر بن سمرة أخرج الحديث عنه ابن شهر اشوب في المناقب ۳/

١٠٥ نقلا من كتاب حلية الأولياء و كتاب الشيرازى باسنادهما الى عمران بن حصين و جابر بن سمرةعنه البحار: ٤٣/ ٣٧ ح ٤٠.عمران بن حصين روى الحديث عنه: أبو نعيم الأصفهانيّ في حلية الأولياء: ٢/ ٤٢، و الخوارزمي في مقتل الحسين: ١/ ٧٩. و الطحاوى في مشكل الاثار: ١/ ٤٨، و ابن الأثير الجزريّ في المختار من مناقب الأخيار: ٥٦ بطريقين.و محبّ الدين الطبريّ في ذخائر العقبى: ٤٣، و أبو المحاسن يوسف بن موسى الحنفيّ في كتاب المعتصر من المختصر ٢/ ٢٤٧، و الذهبي في تاريخ الإسلام: ٢/ ٩١.و الزرندى في نظم درر السمطين: ١٧٩، و باكثير الحضرمى في وسيلة المآل: ٨٠ بطريقين، و أبو بكر الحضرمى في رشفة الصادى: ٢٢٦، و السيوطي في الثغور الباسمة في مناقب سيدتنا فاطمة: ١٤، و القندوزى في ينابيع المودة: ١٩٨، و عمر رضا كحالة في أعلام النساء: ٣/ ١٢١٥، و أمين بن محمود المصرى في فتح الملك المعبود: ٤/ ٨. و ولى اللّه اللكهنوئى في مرآة المؤمنين في مناقب أهل بيت سيّد المرسلين: ١٨٣، و عبد القادر الشافعى السنندجى في تقريب المرام في شرح تهذيب الأحكام: ٣٣٢.و رواه ابن عبد البر في الإستيعاب: ٤/ ٣٨٥، عنه زين الدين أبو الفضل في طرح التثريب: ١/ ١٤٩، و العسقلانى في الإصابة: ٤/ ٣٧٨، و أحمد زينى دحلان الشافعى في السيرة النبويّة: ٢/ ٦(المطبوع بهامش السيرة الحلبية)، و حسن الحمزاوى المالكى في مشارق الأنوار/ ١٠٥، و النبهانى في الشرف المؤبد: ٥٤، و توفيق أبو علم في أهل البيت: ١٢٨، و أورده مرسلا في ص ١٣٣ و ١٧٦.- .- عائشة روى الحديث عنها:الحافظ أبو داود الطيالسى في المسند: ١٩٦، و ابن سعد في الطبقات الكبرى: ٨/ ٢٦، و النسائى في الخصائص: ١١٩، و الحاكم النيسابوريّ في المستدرك: ٣/ ١٥٦. و أخرجه النبهانى البيروتى في جواهر البحار: ١/ ٣٦٠، و السيوطي في الخصائص: ٢/ ١٨، و في الجامع الكبير: ٧/ ٧٣٤(المطبوع في هامش جامع الأحاديث) و المتقى الهندى في كنز العمّال: ٥/ ٩٧ و ج ١٣/ ٩٥، و القلندر الهندى في الروض الازهر: ١٠٣، و الزبيديّ الحنفيّ في اتحاف السادة المتقين: ٦/ ٢٤٤.و رواه أبو نعيم في حلية الاؤلياء: ٢/ ٣٩ بثمانية طرق عن عائشة، و الخوارزمي في مقتل الحسين: ١/ ٥٤، و البغوى في مصابيح السنة: ٢/ ٢٠٤، و ابن الأثير الجزريّ في أسد الغابة: ٥/ ٥٢٢، و الذهبي في تاريخ الإسلام: ٢/ ٩٤، و العسقلانى في الإصابة: ٤/ ٣٧٨، و ابن عبد البر في الإستيعاب ٤/ ٣٧٥، و البدخشى في مفتاح النجا: ١٢(مخطوط).و أخرجه النقشبندى في صلح الاخوان: ١١٦ عن صحيح مسلم.و أخرجه الزبيديّ الحنفيّ في اتحاف السادة المتقين: ٧/ ١٨٤ عن صحيحى البخارى و مسلم.أخرجه عن بعض المصادر أعلاه في عوالم فاطمة عليها السلام: ١١/ ٤٤- ٥١، و احقاق الحق: ١٠/ ٢٧- ٤١ و ج ١٩/ ١٨- ٢٢.

[1] في نسخة« ب»: حبيبي، و في المطبوع: خبرتى، و في خ ل: خطنى، و في البحار: ختنى.

[2] عنه البحار: ٢٥/ ٣٦٠ ح ١٨. أقول: سند هذه المنقبة متحد مع سند المنقبة- ٦٥.

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک علیؑ بن ابی طالبؑ میرے علاوہ تمام خلق خدا سے افضل ہیں؛ اور حسنؑ و حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں؛ اور ان کے والد ان سے برتر ہیں؛[1] اور فاطمہؑ جنت کی خواتین کی سردار ہیں؛ علیؑ میرے حبیب (و محبوب) ہیں۔ (جنہوں نے مجھ سے فاطمہؑ کی خواستگاری کی) اگر میں فاطمہؑ کے لیے کسی اور کو علیؑ سے بہتر پاتا تو فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے نہ کرتا۔

(۳)

اسمائے پنجتنؑ مشتق از اسمائے الٰہی

أَخْبَرَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ التَّيْمُلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُتَوَكِّلٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوَرِّقٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص سُمِّيَ الْحَسَنُ حَسَناً لِأَنَّ بِإِحْسَانِ اللَّهِ قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ

---

[1] اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امیر المومنینؑ کے مقام کو امامین حسنینؑ سے برتر بتایا ہے؛ جبکہ اس سے قبل روایت میں فرمایا تھا کہ ہمارا پہلا اور آخری مساوی ہیں. اس کا جواب یہ ہے کہ گزشتہ روایت میں ان کے مقام حجیت اور ولایت اور لوگوں کے لیے چہاردہ معصومینؑ کی اطاعت کے وجوب کا یکسر بیان مطلوب تھا. اور اس چیز میں کوئی تناقض نہیں کہ عین اس حال میں کہ یہ مذکورہ موارد میں ایک سا مقام رکھیں لیکن مقام رسول اللہؐ باقی آئمہ کے مقام سے برتر و بالا ہو یا امیر المومنینؑ کا مقام ان کی نسل کے آنے والے باقی آئمہ سے افضل ہو۔ جیسا کہ قرآن کریم انبیاء کے مقام حجیت اور ان کی اطاعت کے وجوب کے باب میں ارشاد فرماتا ہے: لا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِه. (بقرہ: ۲۸۵) خدا اپنے پیغمبروں کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھتا۔ لیکن ان کے درجہ بندی اور ایک دوسرے پر تفضیل کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنا بَعْضَهُمْ عَلى بَعْض (بقرہ: ۲۵۳) ہم نے بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت دی.

وَ الْحَسَنُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْإِحْسَانِ وَ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ اسْمَانِ [مُشْتَقَّانِ] مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى وَ الْحُسَيْنُ تَصْغِيرُ الْحَسَنِ[۱].

جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام حسنؑ کا نام حسنؑ رکھا گیا (یعنی نیکوکار)؛ کیونکہ خدا کے احسان کی وجہ سے زمین وآسمان قائم ہیں اور حسن احسان سے مشتق ہے؛ علیؑ اور حسنؑ خدا کے اسماء سے مشتق شدہ نام ہیں اور حسینؑ حسن کی تصغیر ہے۔[۲]

(۴)

امام حسینؑ باب جنت ہیں۔۔۔!

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ [بْنِ][۱] الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاضِي عُمَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي آمِنَةُ بِنْتُ أَحْمَدَ بْنِ ذُهَلَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص بِي أُنْذِرْتُمْ وَبِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع

---

[۱] عنه: مدينة المعاجز: ۲۰۲ ح ٤، و ص ۲۳۷ ح ۸، و حلية الابرار: ۱/ ٤۹۹.و أخرجه في البحار: ٤۳/ ۲٥۲ ذ ح ۳۰، و العوالم ۱٦- عوالم الامام الحسن عليه السلام-: ۲٥ ذ ح ٥ عن مناقب ابن شهر اشوب: ۳/ ۱٦٦.

[۲] تصغیر یعنی ایک اسم سے دوسرا اسم بنانا اس صورت میں کہ دوسرا اسم کسی چیز کے چھوٹا ہونے پر دلالت کرے. اردو اور فارسی زبان میں بھی اسمائے مصغر اور تصغیر کا عمل موجود ہے۔ مثلا اردو میں اگر کسی اسم کا مصغر بنانا ہو تو اس کے آگے ہ یا چہ کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے: چمچ سے چمچہ اور دیگ سے دیگچہ وغیرہ البتہ اردو میں یہ قانون ہر اسم پر جاری نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ سماعی ہے. اس صورت میں حسن کے معنی نیکوکار اور حسین کے معنی چھوٹا نیکوکار ہونگے. البتہ حسن کے معنی خوبصورت اور نیک کے بھی ہوتے ہیں؛ لیکن اس حدیث میں وہی معنی مورد نظر ہیں جو پہلے بیان کیے جا چکے ہیں.

اهْتَدَيْتُمْ وَقَرَأَ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ[۲] وَبِالْحَسَنِ أُعْطِيتُمُ الْإِحْسَانَ وَبِالْحُسَيْنِ تَسْعَدُونَ وَبِهِ تَشْقَوْنَ أَلَا وَإِنَّ الْحُسَيْنَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَاهُ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ[۳].

عبد اللہ بن عمر کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں میرے ذریعے سے ڈرایا گیا اور علیؑ بن ابی طالبؑ کے ذریعے ہدایت بخشی گئی۔ اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ بے شک اے رسول آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے کوئی نہ کوئی ہدایت کرنے والا ہے۔ (اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تم پر حسنؑ کے ذریعے سے احسان کیا گیا اور تم حسینؑ کے وجود کی وجہ سے سعادت مند یا شقی بنو گے۔ آگاہ ہو جاؤ! حسینؑ جنت کے دروازوں میں سے ایک در ہے؛ جو کوئی بھی اس سے عداوت رکھے گا خدا نے اس پر جنت کی بو تک حرام کر دی ہے۔

(۵)

کارہائے آئمہ معصومینؑ در روز قیامت

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ تَمَّامٍ الزَّيَّاتُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ وَ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَنَا وَارِدُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ السَّاقِي

---

[۱] من مقتل الخوارزمي. ترجم له في رجال النجاشيّ: ٦٧ و رجال السيّدالخوئي: ٢/ ٣٠٢ رقم ٨٩٥ و النابس في أعلام القرن الخامس: ٢٥،و لسان الميزان: ١/ ٢٨٨ رقم ٧٥٢ و جامع الرواة: ١/ ٦٩،ياتى ذكره في المنقبة ٢٥ و ٩٣.

[۲] الرعد: ٧.

[۳] عنه البحار: ٣٥/ ٤٠٥ ح ٢٨ و غاية المرام ص ٢٣٥ ح ٦ و البرهان: ٢/ ٢٨١ ح ١٨.و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين ١/ ١٤٥ بإسناده الى ابن شاذان.

وَ الْحَسَنُ الذَّائِدُ وَ الْحُسَيْنُ الْآمِرُ وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْفَارِضُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ النَّاشِرُ وَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّائِقُ وَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ مُحْصِي الْمُحِبِّينَ وَ الْمُبْغِضِينَ وَ قَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى مُزَيِّنُ الْمُؤْمِنِينَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مُنْزِلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي دَرَجَاتِهِمْ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ خَطِيبُ شِيعَتِهِ وَ مُزَوِّجُهُمُ الْحُورَ [الْعِينَ] وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسْتَضِيئُونَ بِهِ وَ الْقَائِمُ[1] شَفِيعُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَيْثُ لَا يَأْذَنُ اللَّهُ إِلَّا لِمَنْ يَشَاءُ وَ يَرْضَى[2].

امیر المومنینؑ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: حوض کوثر پر میں (محمد ﷺ) تمہارا رہبر ہوں، اور اے علیؑ! تم اس حوض کے ساقی ہو، حسنؑ اس حوض سے دشمنوں کو دور بھگانے والے، حسینؑ حکم دینے والے، امام سجادؑ پیشرو، امام باقرؑ بانٹنے والے، امام صادقؑ دوسروں سے پہلے دشمنوں پر حملہ کرنے والے، امام موسی کاظمؑ دوستوں اور دشمنوں کو گننے والے اور منافقوں کی سر کوبی کرنے والے، امام رضاؑ مومنین کو مزین کرنے والے، امام تقیؑ جنتیوں کو جنت میں ان کے مکان دینے والے، امام نقیؑ شیعوں کا حوروں سے نکاح کروانے والے، امام حسن عسکریؑ جنتیوں کو اپنے نور سے منور کرنے والے کہ اہل بہشت ان کے نور سے استفادہ کریں گے، اور امام مہدیؑ روز قیامت ان کی شفاعت کرنے والے ہونگے؛ یہ وہ روز ہوگا جس دن خدا کسی کو شفاعت کی اجازت نہیں دے گا مگر جس کے لیے وہ خود چاہے اور اس کی شفاعت سے راضی ہو۔

---

[1] في نسختي الأصل: و الهادى، و في البحار: و الهادى المهدى، و في المقتل: و المهدى.

[2] رواه بالاسناد عنه الخوارزمي في مقتل الحسين: ١/ ٩٤، عنه الطرائف ص ١٧٣ ح ٢٧١ و الصراط المستقيم: ٢/ ١٥٠، و حلية الابرار: ٢/ ٧٢١ ح ١٣٠، و غاية المرام ص ٣٥ ح ٢٢ و ص ٦٩٢ ح ٢. و رواه الحموينى في فرائد السمطين: ٢/ ٣٢١ ح ٥٧٢ بإسناده الى الخوارزمي، عنه غاية المرام ص ١٩٥ ح ٤٣. و أورده ابن شهر اشوب في المناقب: ١/ ٢٥١ عن الحارث بن سعيد بن قيس عن على عليه السلام و عن جابر كليهما عن النبيّ صلّى اللّه عليه و آله، عنه البحار: ٣٦/ ٢٧٠ ضمن ح ٩١ و عن الطرائف. و أخرجه في الإنصاف: ١٤ عن الطرائف.

(۶)

منجیان امت

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَبِيصَةَ شُرَيْحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع: يَا عَلِيُّ أَنَا نَذِيرُ أُمَّتِي وَ أَنْتَ هَادِيهَا وَ الْحَسَنُ قَائِدُهَا وَ الْحُسَيْنُ سَائِقُهَا وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ جَامِعُهَا وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَارِفُهَا وَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ كَاتِبُهَا وَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ مُحْصِيهَا وَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى مُعَبِّرُهَا وَ مُنْجِيهَا وَ طَارِدُ مُبْغِضِيهَا وَ مُدْنِي مُؤْمِنِيهَا وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَائِمُهَا وَ سَائِقُهَا وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ سَاتِرُهَا [1] وَ عَالِمُهَا وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُنَادِيهَا [2] وَ مُعْطِيهَا وَ الْقَائِمُ الْخَلَفُ سَاقِيهَا وَ مُنَاشِدُهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ [3] يَا عَبْدَ اللَّهِ [4].

عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! اس امت کا نذیر میں ہوں، اور تم اس کے ہادی ہو؛ حسنؑ اس کے قائد؛ حسینؑ اس کا تعقب کرنے والے؛ امام سجادؑ اسے اکھٹا کرنے والے؛ امام باقرؑ اس کے عارف؛ امام صادقؑ اس کے کاتب؛ امام موسی کاظمؑ اس کے محاسب؛ امام رضاؑ اس کے رہبر و نجات

---

[1] في نسخة« ب» و البحار و المطبوع: سايرها.

[2] في نسخة« أ» و المطبوع: ناديها، و في البحار: نادبها.

[3] الحجر: ۷۵.

[4] أخرجه في البحار: ۳۶/ ۲۸۰ ضمن ح ۹۱ عن مناقب ابن شهر اشوب: ۱/ ۲۵۱ عن عبد ابن محمّد البغوى بإسناده المذكور الى ابن عمر، و في ذيله قال: و قد روى ذلك جماعة عن جابر بن عبد اللّه، عن النبيّ صلّى اللّه عليه و آله.و أخرجه في اثبات الهداة: ۳/ ۲۲۲ عن الصراط المستقيم: ۲/ ۱۵۰ عن البغوى. و قال صاحب الاثبات: أسنده ابن خليل الى ابن عمر بأربعة و ثلاثين طريقا.

دہندہ اور مومنین کو آگے لانے والے اور دشمنوں کو دور کرنے والے، امام تقیؑ اس کے قائد اور پیشرو؛ امام نقیؑ اس کے ساتر اور عالم؛ امام حسن عسکریؑ اس کے منادی اور بخشش سے نوازنے والے اور امام مہدیؑ اس کے ساقی اور خواستار و طلب کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ (یہ جو میں نے کہا ہے) اس میں صاحبان عقل کے لیے نشانیاں ہیں۔ اے عبداللہ!

(۷)

ہم خدا کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام کرنے والے ہیں۔۔۔!

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ[1] قَالَ حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِي قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ دَعَاهُنَ فَأَجَبْنَهُ فَعَرَضَ عَلَيْهِنَّ نُبُوَّتِي وَ وَلَايَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَبِلْنَهَا ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَ فَوَّضَ إِلَيْنَا أَمْرَ الدِّينِ فَالسَّعِيدُ مَنْ سَعِدَ بِنَا وَ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ بِنَا نَحْنُ الْمُحَلِّلُونَ لِحَلَالِهِ وَ الْمُحَرِّمُونَ لِحَرَامِهِ[2].

---

[1] قال عنه تلميذه: أبو الفرج المعافى بن زكريا النهرواني- الاتى ذكره في المنقبة الثامنة-:« علامة وقته و امام عصره و فقيه زمانه ولد بآمل سنة أربع و عشرين و مائتين و مات في شوال سنة عشر و ثلثمائه، و له سبع و ثمانون سنة، أخذ الحديث عن الشيوخ الفضلاء» وعد منهم هناد بن السرى، و الطبريّ هذا ليس أبو جعفر محمّد بن جرير بن رستم الطبريّ الشيعى صاحب كتاب« دلائل الإمامة» و« المسترشد في امامة عليّ بن أبي طالب عليه السلام». تجد ترجمته في فهرست ابن النديم ص ۲۹۱- ۲۹۲، و الكنى و الألقاب: ۱/ ۲۳۳.

[2] عنه غاية المرام: ۲۰۸ ح ۹.و رواه الخوارزمي في المناقب: ۷۹، و في مقتل الحسين: ۱/ ٤٦ بإسناده الى ابن شاذان، عنه المحتضر: ۹۷، و كشف الغمّة: ۱/ ۲۹۱، و مصباح الأنوار: ٦٤(مخطوط) و أخرجه في البحار

جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب خدا نے آسمانوں اور زمین کو خلق کیا تو اُس نے انہیں آواز دی، ان سب نے جواب دیا، (تو) خدا نے ان کے سامنے میری نبوت اور علیؑ کی ولایت پیش کی، انہوں نے اطاعت کرتے ہوئے اسے قبول کیا۔ اس کے بعد خدا نے دوسری مخلوقات کو خلق کیا اور ان کے امور دین ہمارے سپرد کیے، پس سعادت مند وہ ہے جو ہمارے ہاتھوں سعادت تک پہنچے اور شقی و بدبخت وہ ہے جو (ہماری عدم اطاعت و دشمنی) کی وجہ سے روسیاہ ہو۔ فقط ہم ہی ہیں جو خدا کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام کرنے والے ہیں۔

(۸)

آسمانی سیب

حَدَّثَنِي الْقَاضِي الْمُعَافَى بْنِ زَكَرِيَّا[۱] قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ[۲] قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ

۲۷/ ۲۸۴ ح ۸ عن المحتضر، و أخرجه في البحار: ۱۷/ ۱۳ ح ۲۵ و ج ۲۵/ ۳۳۹ ح ۲۰ عن كشف الغمّة.

[۱] أبو الفرج ابن طرار المعافى بن زكريا بن يحيى- ولد سنة ۳۰۳ هـ في النهروان و توفى بها سنة ۳۹۰ هـ- ولى القضاء ببغداد، و يقال له« الجريرى» لانه كان على مذهب ابن جرير الطبريّ المتقدم ذكره. و هو من مشائخ أبو القاسم عليّ بن محمّد الخزاز القمّيّ الرازيّ صاحب كتاب« كفاية الاثر». ترجم في وفيات الأعيان: ۲/ ۱۰۰، البداية و النهاية: ۱۱/ ۳۲۸، الكامل لابن الأثير: ۹/ ۵۷، فهرست ابن النديم: ۲۹۲ و الاعلام للزركلى: ۸/ ۱۶۹.

[۲] في الأصل و المنقبة« ۳۵»: الجمال، و في المنقبة« ۶۴»: الجمانى بالجيم، و ما أثبتناه في المتن من المقتل و كتب الرجال، و هو يحيى بن عبد الحميد بن عبد الرحمان الحمانى الكوفيّ أبو زكريا، أول من صنف المسند في الكوفة، ترجم له في تذكرة الحفاظ: ۲/ ۱۰، تهذيب التهذيب: ۱۱/ ۲۴۳، تقريب التهذيب: ۲/ ۳۵۲، تاريخ

جَالِساً بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ص ذَاتَ يَوْمٍ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ إِذْ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ ع وَ مَعَهُ تُفَّاحَةٌ فَحَيَّا بِهَا النَّبِيَّ ص فَتَحَيَّا بِهَا النَّبِيُّ ص وَ حَيَّا بِهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَتَحَيَّا بِهَا عَلِيٌّ وَ قَبَّلَهَا وَ رَدَّهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص فَتَحَيَّا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ص وَ حَيَّا بِهَا الْحَسَنَ فَتَحَيَّا بِهَا الْحَسَنُ وَ قَبَّلَهَا وَ رَدَّهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص فَتَحَيَّا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ص وَ حَيَّا بِهَا الْحُسَيْنَ فَتَحَيَّا بِهَا الْحُسَيْنُ وَ قَبَّلَهَا وَ رَدَّهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص فَتَحَيَّا بِهَا وَ حَيَّا بِهَا فَاطِمَةَ فَتَحَيَّتْ بِهَا وَ قَبَّلَتْهَا وَ رَدَّتْهَا إِلَى النَّبِيِّ ص فَتَحَيَّا بِهَا الرَّابِعَةَ وَ حَيَّا بِهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَتَحَيَّا بِهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا هَمَّ أَنْ يَرُدَّهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص سَقَطَتِ التُّفَّاحَةُ مِنْ بَيْنِ أَنَامِلِهِ فَانْفَلَقَتْ نِصْفَيْنِ فَسَطَعَ مِنْهَا نُورٌ حَتَّى بَلَغَ [إِلَى] السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا عَلَيْهَا سَطْرَانِ مَكْتُوبَانِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ تَحِيَّةٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سِبْطَيْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ امان لِمُحِبِّيهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّارِ[1].

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام بھی وہاں موجود تھے۔ اسی اثناء میں جبرائیل امینؑ اپنے ساتھ ایک عدد سیب لے کر رسول اللہ پر نازل ہوئے۔ جبرائیلؑ نے سیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا اور آپؐ نے وہ امیر المومنینؑ کو عنایت فرمایا، علیؑ نے اس سیب کا بوسہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوٹا دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سیب امام حسنؑ کو دیا، آپ نے بھی اس کا بوسہ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واپس کر دیا۔ پھر آپ نے وہ سیب امام حسینؑ کو دیا، آپ نے بھی اس کا بوسہ لیا اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوٹا دیا۔ اس کے بعد رسول

بغداد: ١٤/ ١٦٧، الاعلام للزركلي: ٩/ ١٨٨، معالم العلماء: ١٣٠، توفيّ سنة ٢٢٨ هـ. تقدم ذكره في المنقبة- ١- و يأتي في المنقبة- ٩.

[1] عنه غاية المرام: ٦٥٩ ب ١١١، و مدينة المعاجز: ٦١ ملحق ح ١٣١. و رواه في مقتل الخوارزمي ١/ ٩٥ بالاسناد عنه. و أخرجه في البحار ٤٣/ ٣٠٨ ح ٧٢ و العوالم ١٦/ ٦٢ ح ٢ عن بعض كتب المناقب القديمة عن ابن شاذان. و رواه الصدوق في أماليه ص ٤٧٧ ح ٣ بإسناده الى ابن عبّاس عنه البحار ٣٧/ ٩٩ ح ١ و مدينة المعاجز: ٢١٦ ح ٥٩ و: ٢٥٠ ح ٨٠، و الجواهر السنية: ٢٣٣. و أخرجه في مقصد الراغب: ١١٤(مخطوط) عن كتاب أبي الحسن الفارسيّ بإسناده الى ابن عبّاس.

اللہ ﷺ نے وہ سیب جناب سیدہ ؑ کو مرحمت فرمایا، آپ نے بھی اس کا بوسہ لے کر رسول اللہ ﷺ کو واپس لوٹا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے دوبارہ امیر المومنین ؑ کو عنایت فرمایا اور آپ اس کا بوسہ لے کر اسے رسول اللہ ﷺ کو دینا چاہتے تھے کہ وہ سیب (امر الٰہی سے) امیر المومنین ؑ کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرا اور دو حصوں میں تقسیم ہو گیا؛ اس میں سے ایک نور ساطع ہوا جس کی شعاع آسمان تک گئی؛ اس نور پر دو سطور میں رقم تھا:

خدائے رحمن ورحیم کے نام سے؛ خدائے متعال کی جانب سے محمد مصطفیٰ ﷺ، و علی مرتضیٰ ؑ و فاطمہ الزہرا اور رسول اللہ ﷺ کے نواسوں حسن و حسین (علیہم السلام) کے لیے تحفہ۔ یہ روز قیامت رسول اللہ ﷺ کے محبوں کے لیے آتش سے امان ہے۔

(۹)

شرط عبادت

حَدَّثَنِي نُوحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيْمَنَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حُصَيْنٍ [قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي][1] قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ع قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ [لِي] رَسُولُ اللهِ ص: يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ وَارِثُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ وَ خَيْرُ الصِّدِّيقِينَ وَ أَفْضَلُ السَّابِقِينَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ زَوْجُ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَ خَلِيفَةُ خَيْرِ الْمُرْسَلِينَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ (يَا عَلِيُّ أَنْتَ الْحُجَّةُ) بَعْدِي عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ اسْتَوْجَبَ الْجَنَّةَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَ اسْتَحَقَّ النَّارَ مَنْ عَادَاكَ يَا عَلِيُّ وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَ اصْطَفَانِي عَلَى جَمِيعِ الْبَرِيَّةِ لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَ اللهَ أَلْفَ عَامٍ مَا قَبِلَ اللهُ

---

[1] من اليقين و الكنز.

ذَلِكَ مِنْهُ إِلَّا بِوَلَايَتِكَ وَ وَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ وَ إِنَّ وَلَايَتَكَ (لَا تُقْبَلُ) إِلَّا بِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكَ وَ أَعْدَاءِ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ بِذَلِكَ أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ ع فَمَنْ شاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَ مَنْ شاءَ فَلْيَكْفُرْ[۱].

امام صادقؑ اپنے اباء واجداد کے ذریعے سے امیر المومنینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ! تو مومنوں کا امیر اور متقین کا امام ہے۔ اے علیؑ! تو سید الوصین، انبیاء کے علم کا وارث، بہترین صادق اور سبقت کرنے والوں میں سب سے افضل ہے۔ یا علیؑ! تم سیدہ نساء العالمینؑ کے شوہر، اور انبیاء میں سے سب سے بہتر نبی کے خلیفہ و جانشین ہو۔ اے علیؑ! تم مومنوں کے مولا ہو۔ اے علیؑ! تم میرے بعد تمام خلائق پر حجت (الٰہی) ہو، جو کوئی بھی تم سے محبت کرے اور تمہاری ولایت کو قبول کرے وہ جنت کا مستحق ہے اور جو کوئی بھی تم سے دشمنی رکھے وہ جہنم کا حقدار ہے۔ یا علیؑ! اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث اور تمام خلق میں بر گزیدہ فرمایا؛ اگر ایک شخص ہزار سال عبادت کرے اور اس کے بعد پھر ایک ہزار سال اور عبادت کرے، تو خدا اس سے یہ عبادت قبول نہیں فرمائے گا مگر یہ کہ وہ تیری اور تیری نسل سے آنے والے آئمہ کی ولایت رکھتا ہو۔ اور بے شک خدا تیری ولایت کو اس وقت تک قبول نہیں فرمائے گا جب تک تیرے اور تیری نسل سے آنے والے آئمہ کے دشمنوں سے اظہار برائت نہ ہو۔ یہ وہ بات ہے جس کی خبر مجھے (خدا کی جانب سے) جبرائیلؑ نے دی ہے۔ سو اب (سب آزاد ہیں) تو جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔

[۱] عنه اليقين: ٥٦، و البحار ٢٧/ ١٩٩ ح ٦٦، و غاية المرام: ١٧ ح ٩، و: ٤٤ ح ٤٨ و اثبات الهداة ٤/ ١٦٨ ح ٥٠٧. و رواه عنه الكراجكيّ في الكنز: ١٨٥، عنه البحار ٢٧/ ٦٣ ح ٢٢، و المستدرك ١/ ٢٣ ح ٥٤ و اثبات الهداة ٣/ ٩٧ ح ٨١٦، و روضات الجنّات ٦/ ١٨٣. و الآيه؛ الكهف: ٢٩).

(۱۰)

اگر تم علیؑ کی اطاعت کرو۔۔۔۔!

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْرِيُّ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ [1] عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مِينَا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ قَدْ أَصْحَرَ فَتَنَفَّسَ الصُّعَدَاءَ [فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَتَنَفَّسُ] قَالَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي قُلْتُ اسْتَخْلِفْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ؟ قُلْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَكَتَ ثُمَّ تَنَفَّسَ فَقُلْتُ (مَا لَكَ تَتَنَفَّسُ فَدَتْكَ نَفْسِي) يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي قُلْتُ اسْتَخْلِفْ [يَا رَسُولَ اللَّهِ] قَالَ مَنْ؟ قُلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَكَتَ ثُمَّ تَنَفَّسَ (ثَالِثاً فَقُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي مَا لِي أَرَاكَ تَتَنَفَّسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ) قَالَ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي قُلْتُ اسْتَخْلِفْ [يَا رَسُولَ اللَّهِ] قَالَ مَنْ؟ قُلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ (فَبَكَى وَ قَالَ أَوَّهْ) وَ لَنْ تَفْعَلُوا (فَوَ اللَّهِ لَوْ أَطَعْتُمُوهُ) [2] لَيُدْخِلَنَّكُمُ الْجَنَّةَ [وَ إِنْ خَالَفْتُمُوهُ لَيُحْبَطَنَّ أَعْمَالُكُمْ] [3].

---

[1] هو الحافظ الكبير أبو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني المولود سنة ۱۲۶ و المتوفى سنة ۲۱۱. صاحب كتاب« المصنّف»، روى الحديث فيه بهذا السند في ج ۱۱/ ۳۱۷ ح ۲۰۶۴۶. يأتي ذكره في المنقبة: ۲۵، ۲۶، ۸۰ و ۸۴.

[2] في نسخة« ب» و المطبوع: و اللّه لئن فعلتموه، و في خ ل: فو اللّه لو فعلتموه و في المناقب: إذا أبدا و اللّه لئن فعلتموه.

[3] عنه غاية المرام: ۶۹ ح ۱۴. و رواه الخوارزمي في المناقب ص ۶۴ بإسناده الى ابن شاذان، و رواه الحمويني في فرائد السمطين ۱/ ۲۶۷ ح ۲۰۹ بإسناده الى الخوارزمي، و في ص ۲۷۳ ح ۲۱۲ بإسناده الى عبد الرزاق بن همام. و رواه الطوسيّ في أماليه ۱/ ۳۱۳ عنه البحار ۳۸/ ۱۱۷ ح ۵۷،

عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہیں: (میں ایام علالت میں) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا، رسول اللہ ﷺ کو تازہ غش سے آفاقہ ہوا تھا، آپ نے درد کی شدت سے ایک لمبی سانس کھینچی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میری وفات کی خبر سنادی گئی ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اپنے لیے کسی جانشین کو مقرر فرمائیے! فرمایا: کسے مقرر کروں؟ میں نے کہا: ابو بکر کو۔ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے اور کچھ دیر بعد درد کی شدت کی وجہ سے دوبارہ ایک آہ بھری۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں آپ پر قربان! آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا: میرا دل موت کی خبر دے رہا ہے۔ میں نے عرض کی: کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرما دیجیے! فرمایا: کسے مقرر کروں؟ میں نے کہا: عمر بن خطاب کو۔ رسول اللہ ﷺ پھر خاموش ہو گئے اور اس کے بعد تیسری مرتبہ ایک غمناک آہ بھری۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا: مجھے موت کی خبر سنادی گئی ہے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کسی کو اپنا وصی بنا دیجیے! فرمایا: کسے بناؤں؟ میں نے کہا: علی بن ابی طالبؑ کو۔ رسول

و أخرجه في ص ١٢٨ ح ٧٩ من البحار عن أمالي المفيد ص ٣٥ ح ٢ و عن مناقب ابن شهر اشوب ٢/ ٢٦٢. و رواه في بشارة المصطفى: ٢٥١، و منتجب الدين في ح ٧ من أربعينه(مخطوط) و ابن عساكر في ترجمة الإمام أمير المؤمنين عليه السلام من تاريخ دمشق: ٣/ ٧٢ ح ١١١٥ بإسناده الى إسحاق بن إبراهيم. و أورده شاذان بن جبريل في الفضائل: ٩٣ ح ١٥، و صاحب كتاب الروضة في الفضائل ص ١١٩ ح ٦، و ابن حسنويه في المناقب:٣(مخطوط)، و المحقق الكركى في نفحات اللاهوت: ١١٤، و الامر تسرى في أرجح المطالب: ١٦٢، و مقصد الراغب: ٢٩(مخطوط)، و أبو حفص الملا في وسيلة المتعبدين(على ما في مناهج الفاضلين) للعلامة محمّد بن محمّد بن إسحاق الحموينى الخراسانيّ ص ١٧٩(مخطوط) و العينى الحيدر آبادي في مناقب سيدنا على ص ١٧. و أخرجه الهيثمى في مجمع الزوائد ٥/ ١٨٥، و الدهلوى في قرة العينين في الشيخين ص ٢٣٣، و السيوطي في اللئالى المصنوعة ١/ ٣٢٥ جميعا عن الطبراني. و أخرجه ابن كثير في تفسيره(المطبوع بهامش فتح البيان ٩/ ٢٠٠) عن دلائل النبو لابى نعيم بإسناده الى أحمد بن حنبل عن عبد الرزاق بن همام. و أخرجه بدر الدين الشبلى الحنفيّ في آكام المرجان ص ٥٢ عن أبي نعيم.

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گریہ کرتے ہوئے فرمانے لگے: آہ! تم (لوگ) اسے کبھی قبول نہیں کروگے۔[1] خدا کی قسم! اگر تم علیؑ کی اطاعت کرو تو وہ یقینا تمہیں بہشت تک لے جائے گا اور اگر تم اس کی مخالفت کروگے تو تمہارے اعمال حبط ہو جائینگے۔

(۱۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین کہاں ہے۔۔۔؟!!

أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغَزْنَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ قَالَ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الرَّجَاءِ[2] عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ص (لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ) إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُؤْتَى بِكَ عَلَى نَجِيبٍ مِنْ نُورٍ وَعَلَى رَأْسِكَ تَاجٌ يُضِيءُ يَكَادُ نُورُهُ يَخْطَفُ أَبْصَارَ أَهْلِ الْحَشْرِ فَيَأْتِي النِّدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ أَيْنَ خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ص فَتَقُولُ يَا عَلِيُّ هَا أَنَا فَيُنَادِي الْمُنَادِي مَنْ أَحَبَّكَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَادَاكَ أَدْخَلَهُ النَّارَ فَأَنْتَ الْقَسِيمُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِأَمْرِ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ[3].

---

[1] رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطاب فقط ابن مسعود سے نہیں تھا بلکہ آپ تو (ایاک اعنی واسمعی یا جارہ۔ یعنی میں کہہ تجھے رہا ہوں لیکن منظور یہ ہے کہ پڑوسن سن لے) کے عنوان سے تمام مسلمانوں سے خطاب فرما رہے تھے۔

[2] هو أبو رجاء قتيبة بن سعيد بن جميل البغلاني، ولد في بغلان من قرى بلخ سنة ١٥٠ و سكن العراق و توفّي سنة ٢٤٠ هـ، روى عنه البخارى« ٣٠٨» أحاديث و مسلم« ٦٦٨» حديثا. تجد ترجمته في تهذيب التهذيب ٨/ ٣٥٨، و تاريخ بغداد ١٢/ ٤٦٤.

[3] عنه غاية المرام: ٦٩ ح ١٥ و: ٦٨٤ ح ٢٠. رواه الصدوق في الأمالي: ٢٩٥ ح ١٤ بإسناده الى إبراهيم بن محمّد الثقفى، عن أبى رجاء قتيبة بن سعيد، عن حماد بن زيد، عن عبد الرحمان السراج عن نافع، عن ابن عمر، عنه البحار ٧/ ٢٣٢ ح ٣ و: ٣٩/ ١٩٩ ح ١٢، و الجواهر السنية: ٢٧٧، و اثبات الهداة ٣/ ٤٠٢ ح

عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے علیؑ روز قیامت تمہیں ایک نوری ناقے پر سوار کرا کے لایا جائے گا۔ تمہارے سر پر ایک نوری تاج ہو گا (جس کی ضیاء) سے قریب ہو گا کہ اہل محشر کی آنکھیں بے نور ہو جائیں۔ ناگاہ خدا کی جانب سے ندا آئے گی: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ کہاں ہے؟ اس وقت اے علیؑ تم جواب دو گے؟ ہاں میں یہاں ہوں! منادی ندا دے گا:

یا علیؑ! جو بھی تم سے محبت کرتا ہے اسے وارد جنت اور جو تم سے بغض رکھتا ہے اسے داخل جہنم کرو! تو مالک جبار کے امر سے جنت و جہنم کا تقسیم کرنے والا ہے۔

(۱۲)

لبریز سمندر۔۔۔!

أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّاشِيُّ[۱] مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ فِي دُكَّانِهِ بِدَارِ الْقُطْنِ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ قَالَ حَدَّثَنِي (يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ)[۲] قَالَ حَدَّثَنِي

---

۲۷۲ و غاية المرام ص ۵۹۱ ح ۲۷.و رواه الطبريّ في بشارة المصطفى: ٦٨ بإسناده عن الصدوق. و أخرجه القندوزى في ينابيع المودة ص ۸۳ عن الخوارزمي.

[۱] في الكنز: الشاميّ.

[۲] في الأصل: عمر بن عبد الغفار قال: حدّثني يحيى بن أبي طالب، و ما أثبتناه من كنز الكراجكيّ. و أحمد بن زياد هذا هو: أبو سهل أحمد بن محمّد بن عبد اللّه بن زياد القطان المتوفّى سنة ۳۵۰ هـ، روى عنه الدارقطنى و وثقه، و ذكره الخطيب في تاريخ بغداد.أما يحيى فهو: يحيى بن أبي طالب جعفر بن الزبرقان، ولد سنة ۱۸۰ و توفّي سنة ۲۷۵ عن عمر يناهز ال ۹۵ عاما. و مع ملاحظة ان الأعمش(سليمان بن مهران) ولد سنة ٦٠ و توفّي سنة ١٤٨ هـ فلا يمكن ليحيى أن يروى عنه، اذ انه ولد بعد وفاة الأعمش باثنتى و ثلاثين سنه لذا استظهرنا صحة ترتيب رجال السند في كنز الكراجكيّ و اللّه أعلم.

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ص إِذْ أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَقَالَ النَّبِيُّ ص [يَا أَبَا هُرَيْرَةَ] أَتَدْرِي مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ [نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا] عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ص هَذَا الْبَحْرُ الزَّاخِرُ هَذَا الشَّمْسُ الطَّالِعَةُ أَسْخَى مِنَ الْفُرَاتِ كَفّاً وَ أَوْسَعُ مِنَ الدُّنْيَا قَلْباً فَمَنْ أَبْغَضَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ[1].

ابوہریرہ کہتا ہے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں علیؑ داخل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا اسے جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں میں انہیں جانتا ہوں! یہ علی بن ابی طالبؑ ہیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک لبریز سمندر ہے، یہ چمکتا ہوا سورج ہے، یہ فرات سے زیادہ سخی ہے، اس کا دل دنیا سے زیادہ بڑا ہے، جو کوئی بھی اس سے بغض رکھے اس پر خدا کی لعنت ہو۔

(۱۳)

علیؑ کے عرشی عاشق۔۔۔!

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ اللَّحَّامُ[2] رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَلَوِيَّةَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْأَسْوَدِ الْكَاتِبِ الْأَصْبَهَانِيِّ[3] قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

---

[1] رواه الكراجكيّ في الكنز: ٦٢ عن ابن شاذان، عنه البحار ٢٧/ ٢٢٧ ح ٢٩ و ج ٣٩/ ٣١٠ ضمن ح ١٢٣.

[2] أحد مشايخ الصدوق، روى عن الحسين بن محمّد بن عامر، ترجم له في جامع الرواة ١/ ١٦١ و رجال الخوئي ٤/ ١٢٢ رقم ٢٢٨٢.

[3] الكرمانى كان لغويا أديبا شاعرا كاتبا راويا للحديث له كتاب« الاعتقاد في الإيضاح» و له القصيدة النونية المسماة ب« الالفية و المحبرة» فى مدح أمير المؤمنين عليه السلام، و هي ثمان مائة و نيف و ثلاثون بيتا، و لما

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ص يَقُولُ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ مَا مَرَرْتُ بِمَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا سَأَلُونِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ اسْمَ عَلِيٍّ أَشْهَرُ فِي السَّمَاءِ مِنِ اسْمِي[1] فَلَمَّا بَلَغْتُ السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَنَظَرْتُ إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ ع (فَقَالَ لِي) يَا مُحَمَّدُ [مَا فَعَلَ عَلِيٌّ قُلْتُ يَا حَبِيبِي وَ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ عَلِيّاً؟ قَالَ يَا مُحَمَّدُ وَ] مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى خَلْقاً إِلَّا وَ أَنَا أَقْبِضُ رُوحَهُ بِيَدِي مَا خَلَا أَنْتَ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَإِنَّ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقْبِضُ أَرْوَاحَكُمَا بِقُدْرَتِهِ فَلَمَّا صِرْتُ تَحْتَ الْعَرْشِ [نَظَرْتُ] إِذَا أَنَا بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَاقِفٌ تَحْتَ عَرْشِ رَبِّي فَقُلْتُ يَا عَلِيُّ سَبَقْتَنِي فَقَالَ لِي جَبْرَئِيلُ[2] يَا مُحَمَّدُ (مَنِ الَّذِي تُكَلِّمُهُ) قُلْتُ هَذَا أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ لَيْسَ هَذَا عَلِيّاً بِنَفْسِهِ وَ لَكِنَّهُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى صُورَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَنَحْنُ الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ كُلَّمَا اشْتَقْنَا إِلَى وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع زُرْنَا هَذَا الْمَلَكَ لِكَرَامَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَى اللهِ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى وَ نَسْتَغْفِرُ اللهَ لِشِيعَتِهِ[3].

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جب سفر معراج میں مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی، تو میں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی گزرتا وہ مجھ سے علیؑ کے بارے میں پوچھتے، یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ آسمان میں علیؑ کی آواز زمین میں میری آواز سے زیادہ مشہور ہے۔

چوتھے آسمان میں میں نے ملک الموت کو دیکھا؛ اس نے مجھ سے کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علیؑ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: اے میرے دوست! تم علیؑ کو کیسے جانتے ہو؟ بولا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تمام خلق خدا کی روح قبض

عرضت على أبي حاتم السجستانيّ قال:« يا أهل البصرة غلبكم و اللّه شاعر أصفهان في هذه القصيدة في احكامها و كثرة فوائدها».توفّي سنة ٣١٢ أو ٣٢٠ و نيف، و كان قد تجاوز المائة. الكنى و الألقاب ١/ ٢٠٣.

[1] أضاف في نسخة« أ»: في الأرض.

[2] في نسخة« أ»: صلصائيل.

[3] عنه مدينة المعاجز: ١٤٣ ح ٤٠٤، و: ١٧٥ ح ٤٨٩.و رواه الكراجكيّ في كنزه: ٢٥٩ عن ابن شاذان، عنه البحار: ١٨/ ٣٠٠ ح ٣.

کرنا میرے اختیار میں ہے سوائے تمہارے اور علیؑ کے، تم دونوں کی روح اللہ جل اسمہ خود اپنی قدرت سے قبض کرے گا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میں زیر عرش پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ علی بن ابی طالبؑ وہاں کھڑے ہیں! میں نے کہا: اے علیؑ کیا تم مجھ سے بھی پہلے آ گئے؟ جبرائیل نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کس کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: اپنے بھائی علیؑ کے ساتھ۔ جبرائیل نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ خود علیؑ نہیں ہیں! بلکہ یہ تو خدا کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے علیؑ کی شکل پر پیدا کیا۔ جب بھی خدا کے مقرب فرشتے علیؑ کے اس مقام کی وجہ سے جس کی بدولت وہ بارگاہ خدا میں منزل قرب رکھتے ہیں علیؑ کی زیارت کے مشتاق ہوتے ہیں، تو اس فرشتے کی زیارت کر لیتے ہیں اور خدا کی بارگاہ میں ان کے شیعوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

(۱۴)

حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَتَّوَيْهِ الْمُقْرِي[۱] رَحِمَهُ اللَّهُ[۲] قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُرَاتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

[۱] الواحدی المفسر تلمید أبو إسحاق الثعلبي، عالم بالادب، أصله من ساوة(بين الری و همدان)، و مولده و وفاته بنيسابور، و له مؤلّفات منها:« اسباب النزول» يروى فيه عن أبو بكر أحمد بن محمّد الأصفهانيّ، توفّي سنة ٤٦٨ هـ .ترجم له آقا بزرگ الطهرانيّ في« النابس في أعلام القرن الخامس» ص ١١٨.و في النجوم الزاهرة ٥/ ١٠٤، و وفيات الأعيان ١/ ٤٣٣ و الاعلام للزركلی ٥/ ٥٩.

[۲] أضاف في البحار: عن عليّ بن محمّد. و الظاهر أنّه اشتباه، راجع الهامش السابق.

جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ [عَنْ أَبِيهِ] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَلِيفَةُ اللَّهِ وَ خَلِيفَتِي وَ حُجَّةُ اللَّهِ وَ حُجَّتِي وَ بَابُ اللَّهِ وَ بَابِي وَ صَفِيُّ اللَّهِ وَ صَفِيِّي وَ حَبِيبُ اللَّهِ وَ حَبِيبِي وَ خَلِيلُ اللَّهِ وَ خَلِيلِي وَ سَيْفُ اللَّهِ وَ سَيْفِي وَ هُوَ أَخِي وَ صَاحِبِي وَ وَزِيرِي وَ وَصِيِّي مُحِبُّهُ مُحِبِّي وَ مُبْغِضُهُ مُبْغِضِي وَ وَلِيُّهُ وَلِيِّي وَ عَدُوُّهُ عَدُوِّي وَ زَوْجُ[1] ابْنَتِي (وَ وُلْدُهُ وُلْدِي وَ حَرْبُهُ حَرْبِي) وَ قَوْلُهُ قَوْلِي وَ أَمْرُهُ أَمْرِي وَ هُوَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ خَيْرُ أُمَّتِي [وَ سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ بَعْدِي][2].

امام محمد باقرؑ اپنے آباء واجداد کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ خدا کا خلیفہ ہے اور میرا بھی، خدا کی حجت ہے اور میری بھی، خدا کا دروازہ ہے اور میرا بھی، خدا کا چنا ہوا ہے اور میرا بھی، خدا کا محبوب ہے اور میرا بھی، خدا کا خالص دوست ہے اور میرا بھی، خدا کی تلوار ہے اور میری بھی، علیؑ میرا بھائی، میرا ساتھی، میرا وزیر اور میرا وصی ہے۔ اس کا محب میرا محب ہے، اور اس سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے، اس کا دوست میرا دوست ہے، اور اس کا عدو میرا عدو ہے۔ میری بیٹی اس کی زوجہ، اس کے بیٹے میرے بیٹے، اس کی جنگ میری جنگ، اس کا قول میرا قول، اس کا حکم میرا حکم ہے۔ علیؑ سید الوصیین ہے، میری امت میں سب سے بہتر ہے، اور میرے بعد بنی آدم میں سب کا سردار ہے۔

[1] في نسخة« ب»: و زوجته.

[2] عنه غاية المرام: ٦٩ ح ١٦، و: ١٦٥ ح ٤٩ و: ٦١٣ ح ٧. و رواه عنه في كنز الكراجكيّ: ١٨٥، عنه البحار ٢٦/ ٢٦٣ ح ٤٧، و ٣٨/ ١٥١ ح ١٢٣، و اثبات الهداة ٣/ ٦٣٢ ح ٨٦٠.

(۱۵)

میں آیا ہوں نور کا نور سے عقد پڑھانے۔۔۔!

حَدَّثَنِي الْقَاضِي الْمُعَافَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَاصِمِيُّ[۱] قَالَ حَدَّثَنِي صُهَيْبٌ (عَنْ أَبِيهِ)[۲] عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ص فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ إِذْ هَبَطَ عَلَيْهِ مَلَكٌ لَهُ عِشْرُونَ رَأْساً فِي كُلِّ رَأْسٍ أَلْفُ لِسَانٍ يُسَبِّحُ اللَّهَ وَ يُقَدِّسُهُ [كُلُّ لِسَانٍ] بِلُغَةٍ لَا تُشْبِهُ الْأُخْرَى وَ رَاحَتُهُ أَوْسَعُ مِنْ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ وَ سَبْعِ أَرَضِينَ فَحَسِبَ النَّبِيُّ ص أَنَّهُ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا جَبْرَئِيلُ لَمْ تَأْتِنِي فِي مِثْلِ هَذِهِ الصُّورَةِ قَطُّ فَقَالَ [الْمَلَكُ] مَا أَنَا جَبْرَئِيلَ أَنَا صَرْصَائِيلُ بَعَثَنِيَ اللَّهُ إِلَيْكَ لِتُزَوِّجَ النُّورَ مِنَ النُّورِ فَقَالَ النَّبِيُّ ص (مَنْ بِمَنْ؟) قَالَ ابْنَتَكَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ فَزَوَّجَ النَّبِيُّ ص فَاطِمَةَ ع مِنْ عَلِيٍّ ع بِشَهَادَةِ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ [وَ إِسْرَافِيلَ] وَ صَرْصَائِيلَ ع قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ص فَإِذَا[۳] بَيْنَ كَتِفَيْ صَرْصَائِيلَ مَكْتُوبٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُقِيمُ الْحُجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ص يَا صَرْصَائِيلُ مُنْذُ [كَمْ] كُتِبَ هَذَا بَيْنَ كَتِفَيْكَ؟ قَالَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ (اللَّهُ آدَمَ)[۴] بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ سَنَةٍ[۵].

---

[۱] في مناقب الخوارزمي: الهاشمى.

[۲] في المناقب: بن عباد.

[۳] في نسخة« أ»: اذ رأى.

[۴] في نسخة« ب»: اللّه الدنيا، و في المطبوع و المناقب: الدنيا.

[۵] عنه مدينة المعاجز: ۱۵۸ ح ۴۳۶. و رواه الخوارزمي في المناقب: ۲۴۵ بإسناده الى ابن شاذان، عنه كشف الغمّة-. ۱/ ۳۵۲، و أخرجه في البحار ۴۳/ ۱۲۳ ح ۳۱، و العوالم ۱۱/ ۱۸۴ ح ۲۶ عن كشف الغمّة. و أورده في المحتضر ص ۱۳۳ عن الحسن عليه السلام.

امام صادقؑ اپنے اجداد کے توسط سے امیر المومنینؑ سے نقل فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ام سلمہؓ کے حجرے میں تشریف فرماتھے کہ ایک بہت ہی باعظمت فرشتہ نازل ہوا جس کے بیس سر تھے اور ہر سر میں ہزار زبانیں تھیں، اور ہر زبان، خدا کی تسبیح و تقدیس میں مصروف تھی اور یہ حمد و تسبیح ایک زبان میں نہیں تھی بلکہ ہر زبان ایک دوسرے سے جدا لغت میں مصروف ذکر الٰہی تھی۔ اس کی ہتھیلی کی وسعت ساتوں آسمان وزمین سے زیادہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ سمجھے کہ یہ جبرائیلؑ ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے جبرائیل تم اس سے پہلے تو کبھی اس صورت میں نہیں آئے؟

وہ ملک گویا ہوا: میں جبرائیل نہیں صرصائیل ہوں؛ خدا نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں نور کا نور سے عقد پڑھ دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کس کا کس سے عقد پڑھنا (چاہتا) ہے؟ اس نے کہا: آپ کی بیٹی فاطمہؑ کا عقد علیؑ سے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و صرصائیل کی گواہی سے ساتھ جناب سیدہؑ کا عقد امیر المومنینؑ سے کر دیا۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی نظر صرصائیل کے کندھوں کے درمیان پڑی تو کیا دیکھا کہ وہاں لکھا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُقِيمُ الْحُجَّةِ؛ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے پیغمبر ہیں جو نبی رحمت ہیں اور علی بن ابی طالبؑ حجت قائم کرنے والے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے صرصائیل! یہ عبارت کب سے تیرے کندھوں کے مابین لکھی ہوئی ہے؟ اس نے عرض کیا: آدم کی (یا اس دنیا کی) خلقت سے بارہ ہزار سال پہلے سے یہ عبارت میری پشت پر کندہ ہے۔

(۱۶)

علیؑ کا دیا ہوا امان نامہ۔۔۔!

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبَانَ[1] الْهُنَّادُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَكِيعٍ الْجَرَّاحُ قَالَ حَدَّثَنِي فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ[2] عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى مَلَكَيْنِ يَقْعُدَانِ عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا يَجُوزُ [بِهِمَا] أَحَدٌ إِلَّا بِبَرَاءَةٍ (عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ بَرَاءَةٌ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى الْمَلَكَيْنِ الْمُوَكَّلَيْنِ عَلَى الْجَوَازِ أَنْ يُوقِفَاهُ وَ يَسْأَلَاهُ فَلَمَّا عَجَزَ عَنْ جَوَابِهِمَا فَيُكِبَّاهُ عَلَى مَنْخِرَيْهِ فِي النَّارِ[3]) وَ

---

[1] « ثقة من أصحابنا، واضح الرواية، قليل التخليط، سكن البصرة، و له مؤلّفات كثيرة» قاله النجاشيّ و العلّامة الحلّيّ.و قيل:« رهبان».و قد اختلف في لقبه على ثمانية أقوال: الهنائى، الهنانى، الهبانى، النبهانى، الهناد، الدبيلى، الديبلى و الصالى.ترجم له في رجال النجاشيّ: ۳۰۹، جامع الرواة ۲/ ۲۱۱، خلاصة الأقوال: ۱۶۳ رقم ۱۷۱، معالم العلماء: ۱۰٤، و رجال السيّد الخوئي: ۱۷/ ۳٥٤ رقم ۱۱۹٤۲. و يأتي ذكره في المنقبة(٤٥).

[2] في نسخة« أ»: العونى، و الظاهر أنّه تصحيف.و هو: عطية بن سعد بن جنادة العوفى يكنى أبا الحسن، أحد رجال العلم و الحديث، ثقة روى أن عليّا عليه السلام سماه بهذا الاسم، و انه أول من زار الحسين عليه السلام مع جابر الأنصاريّ، و توفى في الكوفة سنة ۱۱۱ هـ. الكنى و الألقاب ۲/ ٤٤۸، رجال السيّد الخوئي ۱۱/ ۱٦۰ رقم ۷۷۱۰.

[3] في كل من نسخة« ب» و خ ل و اليقين و البحار باختلاف يسير لا يضر بالمعنى.

ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ قِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُلُونَ[1] قُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا مَعْنَى (الْبَرَاءَةِ الَّتِي أَعْطَاهَا عَلِيٌّ) فَقَالَ [مَكْتُوبٌ بِالنُّورِ السَّاطِعِ] لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (عَلِيٌّ وَلِيُّ اللَّهِ)[2] [3].

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا پل صراط پر دو فرشتوں کو مامور فرمائے گا تاکہ کوئی بھی وہاں سے گزر نہ سکے سوائے اس کے کہ جس کے پاس علیؑ کا دیا ہوا امان نامہ ہو۔ اور جس کے پاس بھی علیؑ کا دیا ہوا امان نامہ نہ ہوا تو خدا ان دونوں فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے روک کر سوال جواب کریں؛ پس جب وہ جواب دینے سے عاجز آجائے گا تو اسے ناک سے پکڑ کر آگ میں ڈال دیں گے، اور یہ معنی ہیں خدا کے اس کلام کے: وَ قِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُلُونَ انہیں روکو کہ ابھی ان سے سوال ہونگے۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں: میں نے پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر فدا اے رسول خدا! علیؑ جو امان نامہ دینگے اس کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: نور ساطع کے ساتھ لکھا ہوا ہوگا؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (عَلِيٌّ وَلِيُّ اللَّهِ)۔

(۱۷)

اے محمد ﷺ میں نے فقط ان کے لیے آسمان اٹھا رکھا ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ[1] رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ سِنَانٍ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ [مُحَمَّدٍ الْخَلِيلِيُّ الْآمُلِيُّ[2] قَالَ حَدَّثَنَا] مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ[3] قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي

---

[1] الصافّات: ٢٤.

[2] في اليقين: على أمير المؤمنين وصى رسول اللّه صلوات اللّه عليه و آله.

[3] عنه اليقين في امرة أمير المؤمنين: ٥٧، و البرهان ٤/ ١٧ ح ٣، و غاية المرام: ١٧ ح ١٠ و: ١٦٥ ح ٥٠، و: ٢٦٠ ح ٨ و: ٢٦٢ ح ٧.و أخرجه في البحار ٣٩/ ٢٠١ ح ٢٢ عن اليقين.

زِيَادُ[4] بْنُ مُسْلِمٍ (قَالَ حَدَّثَنِي)[5] عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ[6] قَالَ حَدَّثَنِي سَلَّامٌ[7] عَنْ أَبِي سَلْمَى[8] رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ قَالَ لِيَ الْجَلِيلُ جَلَّ جَلَالُهُ آمَنَ الرَّسُولُ بِما أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ قُلْتُ وَ الْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَ مَلائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ[9] قَالَ

---

[1] هو المحدث العلامة الشيخ أبو عبد اللّه أحمد بن محمّد بن عبيد اللّه بن الحسن بن عياش بن إبراهيم بن أيوب الجوهريّ، كان من أهل العلم و الأدب القوى، طيب الشعر، حسن الخط، من فضلاء الإماميّة و رئيسهم، من أهل بغداد، و توفّي سنة ۴۰۱ و كان من المعمرين، و يروى عنه المصنّف في هذه المنقبة و المنقبة ۲۰، ۴۶، ۶۳ و ۹۶. له مؤلّفات منها كتاب مقتضب الاثر. روى هذه المنقبة فيه بهذا الاسناد ص ۱۰. عنه البحار ۳۶/ ۲۱۶ ح ۱۸، و اثبات الهداة ۳/ ۱۹۸ ح ۱۴۸. ترجم له في رياض العلماء ۶/ ۳۱، فهرست الطوسيّ: ۳۳ رقم ۸۹، رجال النجاشيّ: ۶۷ أعيان الشيعة ۹/ ۴۸۶، خلاصة الأقوال: ۲۰۴، أعلام الزركلى ۱/ ۲۰۳ منهج المقال: ۴۵، النابس: ۲۳، أعلام القرن الرابع: ۵۱.

[2] أبو عبد اللّه الطبريّ، له كتب منها الوصول الى معرفة الأصول، و ترجم له في رجال النجاشيّ: ۷۵، و خلاصة الأقوال: ۲۰۵ رقم ۲۰، و جامع الرواة ۱/ ۵۸.

[3] ابن محمّد الهمدانيّ الدهقان، من أصحاب العسكريّ عليه السلام وكيل الناحية، خرج لاسحاق بن إسماعيل توقيع من أبي محمّد عليه السلام و فيه:« فاذا وردت بغداد فاقرأه على الدهقان وكيلنا و ثقتنا». رواه الكشّيّ في رجاله: ۴۸۵، و عنه البحار ۵۰/ ۳۳، ترجم له في رجال الشيخ: ۴۳۶ و جامع الرواة ۲/ ۱۳۱.

[4] في المقتضب: الريان، و في غيبة الطوسيّ: الذمال.

[5] في الفقيه: و.

[6] الأزديّ أبو عتبة الشاميّ الداراني، ثقة مات سنة ۱۵۴ ه و هو ابن بضع و ثمانين سنة ترجم له في تقريب التهذيب ۱/ ۵۰۲ رقم ۱۱۵۳، و ابن سعد في الطبقات ۷/ ۴۶۶.

[7] في نسخة« أ»: سلامة، و ما أثبتناه في المتن من المقتضب و كتب الرجال. و هو أبو عليّ سلام بن أبي عمرة الخراسانيّ، ثقة روى عن الصادق و الباقر عليهما السلام، سكن الكوفة، له كتاب. ترجم له في رجال الشيخ: ۲۱۰ رقم ۱۲۹، رجال النجاشيّ: ۱۴۳، رجال السيّد الخوئي ۸/ ۱۷۰، تقريب التهذيب ۱/ ۳۴۲ رقم ۶۱۸.

[8] في نسخة« أ»: سليمان، و ما في المتن هو الصحيح كما في المقتضب و كتب الرجال.ترجم له في الإصابة ۴/ ۹۴، أسد الغابة ۵/ ۲۱۹، و تقريب التهذيب ۲/ ۴۳۰ رقم ۶۰.

[9] البقرة: ۲۸۵.

صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ خَلَّفْتَ فِي أُمَّتِكَ قُلْتُ خَيْرَهَا قَالَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع قُلْتُ نَعَمْ يَا رَبِّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي اطَّلَعْتُ إِلَى الْأَرْضِ [اطِّلَاعَةً] فَاخْتَرْتُكَ مِنْهَا فَشَقَقْتُ لَكَ اسْماً مِنْ أَسْمَائِي فَلَا أُذْكَرُ فِي مَوْضِعٍ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي فَأَنَا الْمَحْمُودُ وَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ اطَّلَعْتُ الثَّانِيَةَ فَاخْتَرْتُ مِنْهَا عَلِيّاً فَشَقَقْتُ لَهُ اسْماً مِنْ أَسْمَائِي فَأَنَا [الْعَلِيُّ] الْأَعْلَى وَ هُوَ عَلِيٌّ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَ [خَلَقْتُ] عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ مِنْ سِنْخِ نُورِي وَ عَرَضْتُ وَلَايَتَكُمْ عَلَى أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَ أَهْلِ الْأَرَضِينَ فَمَنْ قَبِلَهَا كَانَ عِنْدِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَنْ جَحَدَهَا كَانَ عِنْدِي مِنَ الْكَافِرِينَ يَا مُحَمَّدُ لَوْ أَنَّ عَبْداً مِنْ عَبِيدِي عَبَدَنِي حَتَّى يَنْقَطِعَ وَ يَصِيرَ كَالشَّنِّ الْبَالِي ثُمَّ أَتَانِي جَاحِداً لِوَلَايَتِكُمْ مَا غَفَرْتُ لَهُ حَتَّى يُقِرَّ بِوَلَايَتِكُمْ يَا مُحَمَّدُ أَ تُحِبُّ أَنْ تَرَاهُمْ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَقَالَ لِي الْتَفِتْ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ[1] وَ الْمَهْدِيِّ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نُورٍ قِيَامٌ يُصَلُّونَ وَ [هُوَ] فِي وَسَطِهِمْ [يَعْنِي] الْمَهْدِيَّ يُضِيءُ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَؤُلَاءِ الْحُجَجُ (وَ هُوَ الثَّائِرُ) مِنْ عِتْرَتِكَ فَوَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي (إِنَّهُ النَّاصِرُ)[2] لِأَوْلِيَائِي وَ الْمُنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِي (وَ هُمُ الْحُجَّةُ الْوَاجِبَةُ وَ)[3] بِهِمْ يُمْسِكُ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ[4].

---

[1] أضاف في نسخة« أ»: و الحجة القائم.

[2] في نسخة« ب» و البحار: له الحجة الواجبة. و في المقتل و المقتضب: انه الحجة الواجبة.

[3] ليس في البحار و المطبوع.

[4] عنه البحار ۲۷/ ۱۹۹ ح ۶۷، و مدينة المعاجز: ۱۴۳ ح ۴۰۵، و أربعين الخاتون آبادي ح ۱۷. و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين ۱/ ۹۵ بإسناده الى ابن شاذان، عنه الطرائف: ۱۷۲ ح ۲۷۰ و حلية الابرار ۲/ ۷۲۰ ح ۱۲۹، و ينابيع المودة: ۴۸۶، و الصراط المستقيم ۲/ ۱۱۷، و غاية المرام: ۳۵ ح ۲۱ و: ۲۷ ح ۵، و الزام الناصب ۱/ ۱۸۶. و رواه في فرائد السمطين ۲/ ۳۱۹ ح ۵۷۱ بإسناده الى الخوارزمي، عنه غاية المرام: ۶۹۵ ح ۲۷. و رواه الطوسيّ في الغيبة: ۹۵ بإسناده الى أبى سلمى، عنه اثبات الهداة ۲/ ۴۶۲ ح ۳۷۴، و أخرجه في البحار ۳۶/ ۲۶۱ ح ۸۲، عنه و عن الطرائف و تفسير فرات. و رواه فرات الكوفيّ في تفسيره ص ۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چوپان، ابو سلمیٰ کہتے ہیں کہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جب مجھے شب معراج آسمان کی سیر پر لے جایا گیا تو خدائے جلیل نے مجھ سے کہا: جو کچھ خدا کی جانب سے نازل ہوا ہے رسول اس پر ایمان رکھتا ہے۔ تو میں نے کہا: اور مومن بھی ایمان رکھتے ہیں۔۔۔ خدا نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نے سچ کہا؛ اپنی امت میں کسے چھوڑ آیا ہے؟ میں نے کہا: اسے جو ان میں سب سے بہتر ہے۔ خدا نے کہا: کیا علی بن ابی طالب ؑ کو چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں اے میرے پروردگار! خدا نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے زمین کی جانب توجہ کی پس ان میں سے تجھے منتخب کیا اور تیرے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا؛ تاکہ جس جگہ بھی میرا ذکر ہو اس میں تیرا ذکر بھی میرے ذکر کے ساتھ شامل رہے؛ پس میں محمود ہوں اور تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

پھر میں نے دوسری مرتبہ زمین کی جانب توجہ کی تو اس میں سے علی ؑ کو منتخب کیا اور اس کا نام اپنے نام سے مشتق کیا، پس میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ؑ ہے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے تجھے اور علی و فاطمہ و حسن و حسین اور حسین کی نسل سے آنے والے آئمہ (علیہم السلام) کو اپنے نور کے نمونے سے خلق کیا۔ پھر میں نے ان کی ولایت آسمانوں اور زمینوں میں رہنے والوں پر پیش کی؛ پس جس نے اسے قبول کیا وہ میرے نزدیک مومنین میں شمار ہوا اور جس نے اس سے انکار کیا وہ میرے نزدیک کافروں میں شمار ہوا۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میرے بندوں میں سے کوئی میری اتنی عبادت کرے کہ تھک کر پرانی مشک کی طرح بوسیدہ ہو جائے لیکن وہ میری بارگاہ میں تمہاری ولایت کے بغیر حاضر ہو تو میں اسے نہیں بخشوں گا

و ص ٧ بطريقين، عنه البحار ٣٧/ ٦٢ ح ٣٠. و رواه النعمانيّ في الغيبة: ٩٣ ح ٢٤ بإسناده الى الباقر عليه السلام، عنه البحار ٣٦/ ٢٨٠ ح ١٠٠ و غاية المرام: ١٨٩ ح ١٠٥ و: ٢٥٦ ح ٢٤. و أخرجه في الجواهر السنية: ٣١٢ عنه الطرائف. و في اثبات الهداة ٣/ ٢٢٢ ح ٢٠٩ عن الصراط المستقيم، و في غاية المرام: ١٩٤ ح ٣٩ و: ٢٥٠ ح ٢ و: ٦٩١ ح ١ عن كتاب فضائل أمير المؤمنين للخوارزمي. و روى نحوه في كمال الدين ١/ ٢٥٢ ح ٢. و أورده في تأويل الآيات: ٣٥(مخطوط) عن أبي سلمى. و أخرجه مرسلا في المحتضر: ١٠٦ و كفاية المهتدى: ١٣٠(مخطوط).

یہاں تک کہ وہ تمہاری ولایت قبول کرے۔اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا تم انہیں دیکھنا چاہو گے؟ میں نے کہا: اے میرے رب! ہاں کیوں نہیں۔

اس وقت خدا نے مجھ سے کہا: عرش کی داہنی جانب دیکھ؛ میں نے نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں، علی، و فاطمہ و حسن و حسین و علی بن الحسین سجاد، محمد بن علی الباقر، جعفر بن محمد الصادق، موسی بن جعفر الکاظم، علی بن موسی الرضا، محمد بن علی الجواد، علی بن محمد النقی، حسن بن علی العسکری اور حجت قائم کے ساتھ موجود، نماز میں مشغول ہوں؛ اور مہدیؑ ان سب کے درمیان ایک نور کے ہالے میں موجود ہیں جیسے وہ ایک درخشاں ستارہ ہو۔

خدا نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ (میری) حجتیں ہیں جو سب کی سب تیری نسل سے ہونگی؛ مجھے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی؛ بے شک یہ (مہدی) میرے دوستوں کا ناصر اور میرے اعداء سے انتقام لینے والا ہے۔ انہی (چودہ) کی وجہ سے میں آسمان کو سنبھالے ہوئے ہوں تاکہ وہ میرے اذن کے بغیر زمین پر نہ جا پڑے۔

(۱۸)

حکمت کا شہر

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ[۱] قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَرِيفٍ الْخَفَّافُ[۱] قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لِعَلِيٍّ: [يَا عَلِيُّ] أَنَا مَدِينَةُ

---

[۱] الهمدانيّ الكوفيّ المعروف بابن عقدة، نقل عنه أنّه قال: أحفظ مائة و عشرين ألف و أذاكر بثلثمائه ألف حديث؛ و حكى ان مجموع كتبه كانت حمل ستمائة بعير. ولد سنة ٢٤٩ و توفى في الكوفة سنة ٣٣٣ هـ، ترجم

الْحِكْمَةِ وَ أَنْتَ بَابُهَا وَ لَنْ تُؤْتَى الْمَدِينَةُ إِلَّا مِنْ قِبَلِ الْبَابِ وَ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَ يُبْغِضُكَ لِأَنَّكَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْكَ لَحْمُكَ مِنْ لَحْمِي وَ دَمُكَ مِنْ دَمِي وَ رُوحُكَ مِنْ رُوحِي وَ سَرِيرَتُكَ مِنْ سَرِيرَتِي وَ عَلَانِيَتُكَ مِنْ عَلَانِيَتِي وَ أَنْتَ إِمَامُ أُمَّتِي وَ خَلِيفَتِي عَلَيْهَا بَعْدِي سَعِدَ مَنْ أَطَاعَكَ وَ شَقِيَ مَنْ عَصَاكَ وَ رَبِحَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَ خَسِرَ مَنْ عَادَاكَ وَ فَازَ مَنْ لَزِمَكَ وَ خَسِرَ مَنْ فَارَقَكَ فَمَثَلُكَ وَ مَثَلُ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ بَعْدِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ ع مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَ مَثَلُكُمْ مَثَلُ النُّجُومِ كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ[2] .

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ میں حکمت کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو؛ اور بنا دروازے کے (کوئی) کس طرح شہر میں داخل ہو سکتا ہے؟

اور جو یہ سوچتا ہے کہ وہ مجھ سے تو محبت کرتا ہے لیکن تجھ سے بغض رکھتا ہے وہ جھوٹا ہے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں؛ تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے؛ تیری روح میری روح ہے؛ تیری نیت میری نیت ہے؛ تیرا عمل میرا عمل ہے؛ تو میری امت کا امام اور ان میں

له معظم أصحاب التراجم. أقول: و في سند هذه المنقبة سقط واضح اذ أن ابن عقدة يروى عن سعد بأربعة وسائط راجع رجال السيّد الخوئي ٨/ ٦٨.

[1] سعد بن طريف الحنظلى الكوفيّ، سعد الاسكاف، سعد الخفاف، و سعد بن ظريف الشاعر، كلهم واحد راجع رجال السيّد الخوئي ٨/ ٦٨- ٧٢. و في نسخه« أ» سعيد بن طريف الخفاف.

[2] عنه غاية المرام: ٥٤٣ ح ٧. و رواه الصدوق في أماليه: ٢٢٢ ح ١٨ و كمال الدين ١/ ٢٤١ ح ٦٥ من طريق البرقي بإسناده الى سعد بن طريف، عنه البحار ٢٣/ ١٢٥ ح ٥٣، و غاية المرام: ٥٠ ح ١٦ و ص ٢٣٩ ح ٣ و ص ٥٢٢ ح ٧. و رواه الطبريّ في بشارة المصطفى: ٣٩، و الحمويني في فرائد السمطين ٢/ ٢٤٣ ح ٥١٧، و جامع الأخبار: ١٦ جميعا باسنادهم الى الصدوق. و أخرجه في البحار ٤٠/ ٢٠٣ ح ٩ و اثبات الهداة ٣/ ٨٨ ح ٧٩٢ عن جامع الأخبار و في اثبات ٣/ ١٨ ح ٦٢٤ عن بشارة المصطفى، و في غاية المرام: ٣٧ ح ٣١ و: ٦٩ ح ١٣ و: ٢٠٦ ح ٧، و ينابيع المودة: ٣٨، و المولوى أبو محمّد الحسيني البصرى في« انتهاء الافهام»: ٢٠٦ جميعا عن فرائد السمطين. و روى قطعة منه: الخطيب في تاريخ بغداد ١١/ ٢٠٤، و العسقلانى في لسان الميزان ٥/ ١٩ و الصديق الحسيني المغربى في« فتح العلى»: ١٤ و: ١٥ بعدة طرق. أخرجه عن بعض المصادر أعلاه في إحقاق الحقّ ٤/ ١٤٩ و: ٥/ ٥٠٢.

میرے بعد میرا خلیفہ ہے؛ سعادت مند ہے وہ جو تیری اطاعت کرے اور بد بخت ہے وہ جو تجھ سے رو گردانی کرے۔ فائدہ اٹھانے والا ہے وہ جو تجھ سے محبت کرے اور نقصان اٹھانے والے ہے وہ جو تجھ سے بغض رکھے۔ نجات پا گیا وہ جو تیرے ساتھ ہوا اور ضرر اٹھایا اس نے جو تجھ سے جدا ہوا۔

میرے بعد تیری اور تیری اولاد سے آنے والے آئمہ کی مثال کشتی نوح کی سی ہے؛ جو بھی اس پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے اس سے سر پیچی کی وہ غرق ہوا، اور تمہاری (آئمہ) مثال ستاروں کی سی ہے کہ جب ایک ستارہ غروب ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا طلوع ہوتا ہے (اور یہ سلسلہ) قیامت تک (باقی) رہے گا۔[1]

(۱۹)

فرشتے کی علیؑ کے شیعوں کے لیے طلب مغفرت

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْجَرَّارُ[2] قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ[3] قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي هُدْبَةُ بْنُ

---

[1] یعنی تم بارہ اماموں میں سے جب بھی کوئی ایک شہید ہو گا تو دوسرا اس کی جگہ منصب امامت سنبھال لے گا۔

[2] في المقتل: الخراز. و في نسخة« أ»: الخزاز. و هو: محمّد بن حميد بن الحسين بن حميد بن الربيع اللخمى الجرار، ولد سنة ٣٢١ و توفّي سنة ٣٩١ ه ترجم له في لسان الميزان ٥/ ١٤٩ رقم ٥٠٥.

[3] في نسخة« أ» الحسين. قال عنه النجاشيّ في رجاله: ٤٩: الحسن بن عبد الصمد بن محمّد بن عبيد اللّه الأشعريّ شيخ ثقة من أصحابنا القمين ... له كتاب.

خَالِدٍ[1] قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ[2] عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: خَلَقَ اللَّهُ مِنْ نُورِ وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ وَ [لِشِيعَتِهِ] وَ لِمُحِبِّيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ[3].

انس بن مالک کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا نے علیؑ کے چہرے کے نور سے ستر ہزار فرشتوں کو خلق کیا تاکہ وہ قیامت تک علیؑ، ان کے شیعہ اور ان کے محبوں کے لیے طلب مغفرت کرتے رہیں۔[4]

---

[1] في نسخة« أ»: مسرور بن غالب، و في المناقب: حدبة بن غالب، و ما اثبتناه في المتن من مقتل الخوارزمي. و هو: هدبة بن خالد بن الأسود بن هدبة أبو خالد القيسى البصرى. و يقال له هداب روى عنه البخارى و مسلم. تقريب التهذيب ٢/ ٣١٥ رقم ٥٢.

[2] أضاف في المقتل: عن أبيه. و ما في المتن صحيح، اذ أن ثابت هذا هو: أبو محمّد ثابت بن أسلم البنانى من أهل بدر استشهد مع عليّ عليه السلام بصفين، و لم يرو عن أبيه، بل روى عنه ابنه محمّد و حماد بن سلمة، و روى هو عن أنس. راجع طبقات ابن سعد ٨/ ١٢٤، و رجال ابن داود: ٥٩ رقم ٢٧٥ و رجال السيّد الخوئي ٣/ ٣٧٧ رقم ١٩٣٧، و حلية الأولياء ٢/ ٣١٨- ٣٣٣ رقم ١٩٨.

[3] يأتي مثله في المنقبة« ٨٠».عنه غاية المرام: ٥٨٥ ح ٧٥، و مدينة المعاجز: ١٧٣ ح ٤٨٧، و عن الخوارزمي الذي رواه في المناقب: ٣١ و مقتل الحسين ١/ ٣٩ بإسناده الى ابن شاذان-.- و أخرجه في إرشاد القلوب: ٢٣٤، و مصباح الأنوار: ٦٤(مخطوط)، و غاية المرام: ٨ ح ١٨، و الكشفى الحنفيّ في المناقب المرتضويه: ٢٢٠، و الامر تسرى في أرجح المطالب ص ٤٦٣ و ص ٥٢٥، و كشف الغمّة ١/ ١٠٣ جميعا عن الخوارزمي. و أخرجه في البحار ٣٩/ ٢٧٥ ح ٥٢ عن كشف الغمّة. و أورده في المحتضر: ٩٥ مرسلا.

[4] یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے علیؑ کے لیے بھی مغفرت طلب کرتے ہیں؛ اس کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ علیؑ سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہے. فرشتوں کا معصوم کے لیے طلب مغفرت کرنا رفع گناہ کے لیے نہیں بلکہ یہ تو دفع گناہ کے لیے ہے جیسا کہ معصومین کا خود اپنے لیے طلب مغفرت و استغفار کرنا بھی یہی معنی رکھتا ہے.

(۲۰)

کیاحبِّ علیؑ فائدہ مند ہے۔۔۔؟

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْإِمَامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ص فَقَالَ لَهُ أَ يَنْفَعُنِي حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع (فَقَالَ لَهُ) لَا أَعْلَمُ حَتَّى أَسْأَلَ جَبْرَئِيلَ ع فَأَتَاهُ جَبْرَئِيلُ فِي الْحَالِ (فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ عَنْ ذَلِكَ) فَقَالَ لَا أَعْلَمُ حَتَّى أَسْأَلَ (إِسْرَافِيلَ فَارْتَفَعَ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ لِإِسْرَافِيلَ أَ يَنْفَعُ حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ص)[1] فَقَالَ لَا أَعْلَمُ حَتَّى أُنَاجِيَ رَبَّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهُ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى (إِلَيْهِ قُلْ يَا إِسْرَافِيلُ لِأُمَنَائِي عَلَى وَحْيِي أَنْ أَبْلِغُوا تَحِيَّتِي إِلَى حَبِيبِي وَ يَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ)[2] أَنْتَ مِنِّي حَيْثُ شِئْتَ وَ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْكَ حَيْثُ أَنْتَ مِنِّي وَ مُحِبُّو عَلِيٍّ مِنِّي حَيْثُ عَلِيٌّ مِنْكَ[3].

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا علی بن ابی طالبؑ کی محبت رکھنے سے مجھے کوئی فائدہ ہو گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تک جبرائیل سے نہ پوچھ لوں میں نہیں جانتا (یعنی میں نہیں بتا سکتا)۔ اسی لمحے جبرائیل نازل ہوئے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

[1] في نسخة« أ»: ميكائيل الى أن بلغ الى اسرافيل، و الظاهر أن فيها سقط.

[2] في نسخة« ب» و خ ل و غاية المرام: الى اسرافيل فقال: قل لجبرئيل يقرأ محمّدا صلّى اللّه عليه و آله السلام. و يقول له.

[3] عنه غاية المرام: ٥٨٥ ح ٧٦، و مدينة المعاجز: ١٦٣ ح ٤٥٠. و أخرجه في الجواهر السنية عن الجزء الرابع من كنز الفوائد للكراجكيّ بإسناده عن ابن شاذان.

اس بارے میں جبرائیل سے سوال کیا۔ جبرائیل نے کہا: جب تک اسرافیل سے نہ پوچھ لوں میں نہیں جانتا۔ جبرائیل عالم بالا میں گئے اور اسرافیل سے پوچھا: کیا علیؑ کی محبت کوئی فائدہ دے گی؟ اسرافیل نے کہا: جب تک اپنے پروردگار سے نہ پوچھ لوں نہیں جانتا۔ پس خدا نے اسرافیل پر وحی نازل کی: اے اسرافیل میری وحی کے امین (یعنی جبرائیل) سے کہوں کہ میرے حبیب تک میرا اسلام پہنچادے اور اس سے جا کر کہے: خدا آپ کو سلام کرتا ہے اور بعد سلام کہتا ہے: تو میرے لیے ویسا ہی ہے جیسا میں چاہتا تھا، اور علیؑ تمہارے لیے ویسا ہی ہے جیسا تو میرے لیے ہے، اور علیؑ کے محب میرے لیے ویسے ہی ہیں جیسے علیؑ تیرے لیے ہے۔[1]

(۲۱)

خدا جہنم خلق ہی نہ کرتا۔۔۔!

حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ[2] (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَشَّابُ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ نُوحٍ[1] قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ قَالَ

---

[1] یہ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، جبرائیل اور اسرافیل نے کہا کہ: ہم نہیں جانتے؛ اس کا یہ مطلب نہیں کہ واقعاً نہیں جانتے اور وہ بھی ایسا سوال جو اتنا روشن ہو، یہ اس لیے تھا تا کہ اس پر خدا کی طرف سے تاکید وارد ہو، ایک نو مسلم کو اس سوال کی وقعت کا اندازہ ہو جائے اور یہ اس کے دل میں قرار پکڑ لے. نیز یہ جو اس سوال کے جواب جاننے کی نفی اور نبی کے علم ماکان و مایکون کا حامل ہونے میں تناقض نہیں پایا جاتا کیونکہ یہاں مراد بذات جاننا ہے اور یہ بات طے ہے کہ خداوند عالم کے سوا کوئی بھی عالم بالذات نہیں ہے. ورنہ بالعرض اور غیر استقلالی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہ دونوں مقرب فرشتے خدا کے عطا کردہ علم سے اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے.

[2] هو الحسن بن حمزة بن عليّ بن عبد الله بن محمّد بن الحسن بن الحسين بن عليّ بن الحسين بن عليّ بن أبي طالب أبو محمّد الطبريّ يعرف بالمرعشيّ، من أجلاء هذه الطائفة وفقهائها، زاهد، عالم، أديب، فاضل، ورع، كثير المحاسن، توفّي سنة ۳۵۸ هـ. تجد ترجمته في رجال النجاشيّ: ۵۱، رجال الطوسيّ: ٤٦٥، و فيه« الحسن

حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص بَعْدَ مُنْصَرَفِهِ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ جَبْرَئِيلَ الرُّوحَ الْأَمِينَ نَزَلَ عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنِّي[2] اشْتَقْتُ إِلَى لِقَائِكَ فَأَوْصِ بِخَيْرٍ وَ تَقَدَّمْ فِي أَمْرِكَ أَيُّهَا النَّاسُ (إِنِّي قَدِ اقْتَرَبَ) أَجَلِي وَ كَأَنِّي بِكُمْ وَ قَدْ فَارَقْتُمُونِي وَ فَارَقْتُكُمْ فَإِذَا فَارَقْتُمُونِي بِأَبْدَانِكُمْ فَلَا تُفَارِقُونِّي بِقُلُوبِكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ (إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ) لِلَّهِ نَبِيٌّ قَبْلِي خُلِّدَ فِي الدُّنْيَا فَأُخَلَّدَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ: وَ ما جَعَلْنا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَ فَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخالِدُونَ كُلُّ نَفْسٍ ذائِقَةُ الْمَوْتِ[3] أَلَا وَ إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي بِوَصِيَّتِكُمْ أَلَا وَ إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَدُلَّكُمْ عَلَى سَفِينَةِ نَجَاتِكُمْ وَ بَابِ حِطَّتِكُمْ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمُ النَّجَاةَ بَعْدِي وَ السَّلَامَةَ مِنَ الْفِتَنِ الْمُرْدِيَةِ فَلْيَتَمَسَّكْ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَإِنَّهُ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَ الْفَارُوقُ الْأَعْظَمُ وَ هُوَ إِمَامُ كُلِّ مُسْلِمٍ بَعْدِي [مَنْ أَحَبَّهُ وَ] اقْتَدَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَرَدَ عَلَيَّ حَوْضِي وَ مَنْ خَالَفَهُ لَمْ أَرَهُ وَ لَمْ يَرَنِي وَ اخْتَلَجَ دُونِي فَأُخِذَ بِهِ ذَاتَ الشِّمَالِ إِلَى النَّارِ [ثُمَّ قَالَ] أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لَكِنْ لَا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ لِي وَ لَكُمْ ثُمَّ أَخَذَ رَأْسَ عَلِيٍّ وَ قَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ فَضْلُكَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصَى فَوَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ لَوِ اجْتَمَعَ الْخَلَائِقُ عَلَى مَحَبَّتِكَ وَ عَرَفَ حُقُوقَكَ مِنْكَ مَا يَلِيقُ بِكَ مَا خَلَقَ اللهُ النَّارَ[4].

بن محمّد بن حمزة»، الفهرست: ٥٢ رقم ١٨٤، خلاصة الأقوال: ٣٩ رقم ٨، جامع الرواة ١/ ١٩٥، و أعلام القرن الرابع ص ٨٦.

[1] أيوب بن نوح بن دراج، ثقة، له كتب و روايات و مسائل عن الهادى عليه السلام و كان وكيلا له و للامام الحسن العسكريّ عليهما السلام، روى عن عمرو بن سعيد المدائنى، عن أبى الحسن العسكريّ عليه السلام أنّه قال له: ان أحببت أن تنظر الى رجل من أهل الجنة فانظر الى هذا، يعنى أيوب بن نوح.تجد ترجمته في جامع الرواة ١/ ١١٢، لسان الميزان ١/ ٤٩٠ رقم ١٥١٨ و غيرها.

[2] (٣) في نسخة« ب» و المطبوع: انى قد.

[3] الأنبياء: ٣٤.

[4] عنه غاية المرام: ٤٥ ح ٤٨. و أخرج قطعة منه في إحقاق الحقّ: ٤/ ٣٣١ عن أبي بكر بن مؤمن الشيرازى المتوفّي سنة ٣٨٨ هـ في رسالة الاعتقاد على ما في مناقب الكاشي.

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر حج الوداع کے بعد فرمایا: اے لوگوں جبرائیل خدا کی طرف سے مجھ پر نازل ہوئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدا فرماتا ہے: میں تجھ سے ملاقات کا مشتاق ہوں، پس نیکی کی وصیت کر اور دنیا سے رخصت ہونے کے لیے تیار ہو جا! اے لوگوں! میری اجل نزدیک ہے، نزدیک ہے کہ تم مجھ سے اور میں تم سے جدا ہو جاؤں؛ پس جب بھی تمہارا جسم مجھ سے جدا ہو (تو اس بات کا خیال رکھنا کہ کہیں) تمہارے دل بھی مجھ سے جدا نہ ہو جائیں۔

اے لوگوں! مجھ سے پہلے بھی کوئی پیغمبر اس دنیا میں زندگی جاوید حاصل نہیں کر سکا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہتا، خدا فرماتا ہے: ہم نے تم سے پہلے بھی کسی بشر کے لیے ہمیشہ کی زندگی قرار نہیں دی اور کہتا ہے: ہر نفس کو موت کا ذائقہ چھکنا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں تمہیں وصیت کروں اور تمہارے لیے کشتی نجات اور بارگاہ بخشش کا تعارف کروادوں۔ جو کوئی بھی میرے بعد نجات کا خواہاں اور سرکش فتوں سے امان و سلامتی کا طلب گار ہو اس کے لیے علیؑ کے دامن سے متمسک ہونا ناگیزیر ہے، وہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے؛ وہ میرے بعد تمام مسلمانوں کا امام ہے، جو کوئی بھی اس سے محبت اور دنیا میں اس کی اقتداء کرے گا کل قیامت کے دن میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہو گا، اور جو کوئی اسے چھوڑ دے گا تو میں اسے نہیں دیکھوں گا اور وہ بھی مجھے نہیں دیکھے گا، اس کے اور میرے درمیان حجاب حائل ہو گا اور اسے بائیں جانب سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اس کے بعد فرمایا: اے لوگوں! میں نے تمہیں نصیحت کی لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے لیکن میں خدا سے اپنے اور تمہارے لیے طلب مغفرت کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے علیؑ کا سر ہاتھوں سے پکڑ کر پیشانی کا بوسہ لیا اور علیؑ سے گویا ہوئے: اے علیؑ! تیرے فضائل اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ حصر و شمار کیے جا سکیں، اس ذات کی قسم جس نے دانا شگافتہ اور جانداروں کو پیدا کیا! اگر تمام خلق تیری محبت پر جمع ہو جاتی اور تیرے حق کو ویسے ہی پہچان جاتی جیسے پہچاننے کا حق ہے تو خدا کبھی جہنم خلق ہی نہ کرتا۔

(۲۲)

وداع رسول الله صلی الله علیه و آله

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُولَوَيْهِ[1] رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: إِنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ طَاعَتِي وَ نَهَاكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِي وَ أَوْجَبَ عَلَيْكُمُ اتِّبَاعَ أَمْرِي وَ أَنْ تُطِيعُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بَعْدِي فَإِنَّهُ أَخِي وَ وَزِيرِي وَ وَارِثُ عِلْمِي وَ هُوَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ حُبُّهُ إِيمَانٌ وَ بُغْضُهُ كُفْرٌ أَلَا فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهُوَ مَوْلَاهُ أَنَا وَ عَلِيٌّ أَبَوَا هَذِهِ الْأُمَّةِ فَمَنْ عَصَى أَبَاهُ فَحُشِرَ مَعَ وَلَدِ نُوحٍ حَيْثُ قَالَ لَهُ أَبُوهُ يا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنا وَ لا تَكُنْ مَعَ الْكافِرِينَ قالَ سَآوِي إِلى جَبَلٍ[2] الْآيَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ص اللَّهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَ

---

[1] و هو من ثقات الإماميّة و نبلائهم في الفقه و الحديث.« كلما يوصف به الناس من جميل و ثقة و فقه فهو فوقه». روى عن أبيه الذي هو من مشايخ الكشّيّ، و عن الكليني صاحب موسوعة« الكافي»، و له كتب كثيرة منها:« كامل الزيارات»، توفّي سنة ٣٦٨ ه و دفن بمحاذاة حضرة مولانا الجواد عليه السلام حذاء الشيخ المفيد. ترجم له معظم العلماء في كتبهم، منهم العلّامة الحلّيّ في خلاصة الأقوال: ٣١،رجال الطوسيّ: ٤٥٨، فهرسته: ٤٢، لسان الميزان: ٢/ ١٢٥ أعلام، القرن الرابع: ٧٦، رجال النجاشيّ: ٩٥، روضات الجنّات: ٢/ ١٧١، رياض العلماء: ١/ ١١٢.

[2] هود: ٤٢ و ٤٣.

وَالِ وَلِيَّهُ وَ عَادِ عَدُوَّهُ ثُمَّ بَكَى النَّبِيُّ ص وَ وَدَّعَهُ ثَلَاثَ كَرَّاتٍ بِمَشْهَدٍ جَمْعٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ كَانُوا حَوْلَهُ جَالِسِينَ يَبْكُونَ[1][2].

امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنی زندگی کے آخری دنوں میں مسلمانوں سے ایک خطاب میں) فرمایا: بے شک خدا نے تم پر میری اطاعت واجب کی اور میری معصیت کرنے کی نہی فرمائی؛ تم پر میرے امر کی اتباع واجب فرمائی، لازم ہے کہ تم میرے بعد علی بن ابی طالبؑ کی اطاعت کرو، کیونکہ وہ میرا بھائی، وزیر، وصی اور میرے علم کا وارث ہے۔ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اس سے محبت کرنا ایمان اور اس سے بغض رکھنا کفر ہے؛ اس کا محب میرا محب اور اس سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے، وہ ہر اس شخص کا مولا ہے جس کا میں مولا ہوں اور میں ہر مسلم مرد و زن کا مولا ہوں۔

آگاہ ہو جاؤ کہ جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے۔ میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں، پس جو کوئی بھی اپنے باپ (یعنی میری اور علیؑ) کی نافرمانی کرے گا وہ پسرِ نوح کے ساتھ محشور ہوگا کہ جس کے

[1] في نسخة« ب» و(ح ل) و المطبوع:(و فرض عليكم من طاعة عليّ بن أبي طالب، كما فرض عليكم من طاعتي، و نهاكم عن معصيته، و جعله أخي و وزيری و وصيي و وارثي و هو مني و أنا منه، حبه ايمان، و بغضه كفر، محبه محبي، و مبغضه مبغضي، و هو مولى من من أنا مولاه، و أنا مولى كل مسلم و مسلمة، و أنا و هو أبوا هذه الأمة).و في كنز الكراجكيّ:(و فرض عليكم من طاعته طاعة عليّ بن أبي طالب بعدى، كما فرض عليكم من طاعتي؛ و نهاكم عن معصيته، كما نهاكم عن معصيتي، و جعله أخي ...) الى آخر ما في نسخة« ب».

[2] عنه غاية المرام: ١٦٥ ح ٥١ و: ٥٨٦ ح ٧٧ و: ٦١٣ ح ٨.و رواه الكراجكيّ في الكنز ١٨٥ بإسناده عن ابن شاذان، عنه البحار: ٢٦/ ٢٦٣ ح ٤٨ و ج ٣٨/ ١٥١ ح ١٢٤، و اثبات الهداة: ٣/ ٦٣٢ ح ٨٦١، و روضات الجنّات: ٦/ ١٨٤. و رواه الصدوق في الأمالي: ٢٢ ح ٦ بإسناده الى ثابت بن أبي صفية، عن سيد العابدين عن آبائه عليهم السلام، عنه البحار: ٣٨/ ٩١ ح ٤، و اثبات الهداة: ٣/ ٣٧٩ ح ٢١٨. و رواه الطبريّ في بشارة المصطفى: ١٩٦ بإسناده الى الصدوق.

والد نے اس سے کہا: اے بیٹا! ہمارے ساتھ کشتی پر سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو! اس نے جواب میں کہا: میں پہاڑ پر چڑھ کر اس کی پناہ لے لونگا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے خدا مدد فرما اس کی جو علیؑ کی مدد کرے، اور چھوڑ دے اسے جو علیؑ سے رو گردانی کرے، دوست رکھ اسے جو علیؑ کو دوست رکھے اور عداوت رکھ اس سے جو علیؑ سے دشمنی رکھے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گریہ فرمانے لگے اور اسی عالم میں مہاجرین وانصار کے سامنے تین مرتبہ علیؑ سے خداحافظی اور وداع کی، جبکہ اطراف میں بیٹھے تمام مسلمان بھی گریاں تھے۔

(۲۳)

اٹھو اور ان کفار کو دوزخ میں جھونک دو۔۔۔!

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ[1] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ[2] قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي (عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ)[3] عَنْ[1] أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ سُئِلَ عَنْ

---

[1] الظاهر أنّه هو الذي تقدمت ترجمته في المنقبة(۱۷).

[2] ابن الحسين بن مالك الحميري شيخ القميين و وجههم، له تصانيف كثيرة.

ترجم له في رجال النجاشيّ: ۱۶۲، رجال ابن داود: ۲۰۰ رقم ۸۳۱، فهرست الطوسيّ: ۱۰۲، جامع الرواة: ۱/ ۴۷۸، رجال السيّد الخوئي: ۱۰/ ۱۴۴ و غيرهم.

[3] حدث التباس في السند، و الظاهر أن الصحيح:(عبيد بن يحيى، عن محمّد بن الحسين بن عليّ بن الحسين بن عليّ بن أبي طالب، عن أبيه، عن جده)-.- اذ أن عبيد اللّه بن يحيى هو الكاهليّ من أصحاب الامامين الكاظم و الصادق عليهما السلام و رجل آخر اسمه عبد اللّه بن يحيى، و هو يروى عن إبراهيم بن هاشم كما في تفسير القمّيّ ۲/ ۷۳ و راجع معجم الثقات: ۲۲۰ رقم ۱۳۵، و ذكر السيّد الخوئي في رجاله: ۱۱/ ۶۵-

قَوْلِ اللّهِ تَعَالَى أَلْقِيا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفّارٍ عَنِيدٍ[٢] (قَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللّهَ) إِذَا جَمَعَ الْخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ كُنْتُ أَنَا وَ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فَيَقُولُ اللّهُ تَعَالَى يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ قُومَا وَ أَلْقِيَا مَنْ أَبْغَضَكُمَا وَ كَذَّبَكُمَا وَ خَالَفَكُمَا فِي النَّارِ[٣].

امام محمد باقرؑ اپنے اجداد کے توسط سے امیر المومنینؑ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا:

أَلْقِيا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفّارٍ عَنِيدٍ

یعنی تم دو افراد ہر ضدی کافر کو دوزخ میں جھونک دو۔

---

٦٦ الارقام ٧٤٢٣ و ٧٤٢٤ و ٧٤٢٥، في ترجمة عبيد بن يحيى الثوري العطار، و في ج ١٦/ ١٩ رقم ١٠٥٧٩ في ترجمة محمّد بن الحسين بن عليّ بن الحسين، أن عبيد بن يحيى الثوري روى عنه كما في الكافي ٦/ ٤٧٢ و ج ٨/ ٢٢١ ح ٢٧٧، و كامل الزيارات: ٥٨ ح ٧. ثمّ ان الناسخ ظنّ أن محمّد بن الحسين بن على هو محمّد بن عليّ بن الحسين الباقر، فلذا قدم اسم(على) على(الحسين) فلاحظ. و بهذا أصبح السند يوافق ما في تفسير القمّيّ مع وجود اشكال آخر، و هو أن على بن إبراهيم بن هاشم روى الحديث عن محمّد بن مروان مباشره، و ليس عن أبيه- إبراهيم بن هاشم- عن جعفر بن محمّد بن مروان، من هذا يظهر أن محمّد بن مروان أدرك عصر على بن إبراهيم؛ و اللّه أعلم.

[١] في نسخة« ب»: عن أبيه.

[٢] سورة ق: ٢٤.

[٣] عنه غاية المرام: ٣٩٠ ب ١٠١ ح ٢ و: ٦٨٥ ب ١٣٩ ح ٢٨، و البرهان: ٤/ ٢٢٧ ح ١٨، و اللوامع النورانية: ٤٠٩. و رواه القمّيّ في تفسيره: ٦٤٤، عنه البحار: ٣٩/ ١٩٩ ح ١٣، و البرهان: ٤/ ٢٢٣ ح ١، و غاية المرام: ٣٩٠ ب ١٠٢ ح ١، و: ٦٨٥ ب ١٤٠ ح ١،: و اللوامع النورانية: ٤٠٥. و رواه فرات الكوفيّ في تفسيره: ١٦٦ و ١٦٧، عنه البحار: ٧/ ٣٣٨ ح ٢٨ و ج ٣٦/ ٧٤ ح ٢٦ و في الثاني عبيد اللّه بن محمّد بن مهران الثوري، عن محمّد بن الحسين. و رواه الحسكاني في شواهد التنزيل: ٢/ ١٩١ ح ٨٩٧ عن فرات الكوفيّ، و فيه عبيدة بن يحيى بن مهران الثوري.-.- و أورده ابن شهر آشوب في المناقب ٢/ ٨ عنه الباقر عليه السلام، عنه البحار ٣٩/ ٢٠٣ ضمن ح ٢٣ و أخرجه القندوزى في ينابيع المودة ص ٨٥ بطريقين عنه الصادق عن آبائه عليهم السلام، و عن أبي سعيد الخدريّ.

رسول اللہ نے (اپنا رخ علیؑ کی طرف کرتے ہوئے) فرمایا: اے علیؑ جب خدا روز قیامت تمام خلق کو ایک مقام پر جمع کرے گا تو میں اور تو عرش کے دائیں طرف کھڑے ہونگے۔ اس وقت خدا فرمائے گا:

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اے علیؑ! کھڑے ہو جاؤ اور جو لوگ تم دونوں سے بغض رکھتے تھے اور تمہیں جھٹلاتے تھے اور تمہاری مخالفت کرتے تھے انہیں آتش جہنم میں جھونک دو۔

(۲۴)

علیؑ، نورانی پیشانی والے افراد کے امام

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ[۱] [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ يَعْقُوبَ][۲] قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ [نَذِيراً] مَا اسْتَقَرَّ الْكُرْسِيُّ وَ الْعَرْشُ[۳] وَ لَا دَارَ الْفَلَكُ وَ لَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرَضُونَ

---

[۱] محمّد بن عبد اللّه بن محمّد بن عبيد اللّه بن البهلول بن المطلب أبو المفضل الشيباني سافر في طلب الحديث عمره، و أدرك مشايخ كثيرين، حتى أن أبو الفرج القنانى- أحد مشايخ النجاشيّ- صنف كتاب« معجم رجال أبى المفضل»، و كان من المعمرين ولد سنة ۲۹۷ هـ و توفّي سنة ۳۸۷، ترجم له في تاريخ بغداد: ۵/ ۴۶۶، أعلام القرن الرابع: ۲۸۰، رجال النجاشيّ: ۳۰۹، جامع الرواة: ۲/ ۱۴۳، رجال السيّد الخوئي: ۱۶/ ۲۷۲، لسان الميزان: ۵/ ۲۳۱. يأتي ذكره في المنقبة: ۲۷، ۲۹، ۸۴ و ۹۴.

[۲] من اليقين. و هو الصحيح، اذ ان أبو المفضل الشيباني روى عن محمّد بن القاسم بن زكريا أبو عبد اللّه المحاربى، عن عباد بن يعقوب كما في أمالي الطوسيّ: ۲/ ۱۵۷ ح ۲ و ص ۲۱۹ ح ۱. و روى النجاشيّ كتابا لعمرو بن المقدام بإسناده الى محمّد بن القاسم عن عباد بن يعقوب عنه. رجال النجاشيّ: ۲۲۲، رجال السيّد الخوئي: ۱۳/ ۸۰ و ص ۸۸.

[۳] في نسخة« ب»: و لا العرش.

إِلَّا (بَعْدَ أَنْ) كَتَبَ (اللهُ عَلَيْهَا) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَ اخْتَصَّنِي بِلَطِيفِ نِدَائِهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي وَ سَعْدَيْكَ فَقَالَ أَنَا الْمَحْمُودُ وَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ شَقَقْتُ اسْمَكَ مِنِ اسْمِي وَ فَضَّلْتُكَ عَلَى جَمِيعِ بَرِيَّتِي فَانْصِبْ أَخَاكَ عَلِيّاً عَلَماً لِعِبَادِي يَهْدِيهِمْ إِلَى دِينِي يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ (الْمُؤْمِنِينَ) [أَخَصَّ عِبَادِي وَ جَعَلْتُ عَلِيّاً الْأَمِيرَ عَلَيْهِمْ] فَمَنْ تَأَمَّرَ عَلَيْهِ لَعَنْتُهُ وَ مَنْ خَالَفَهُ عَذَّبْتُهُ وَمَنْ أَطَاعَهُ قَرَّبْتُهُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي [قَدْ] جَعَلْتُ عَلِيّاً إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ فَمَنْ تَقَدَّمَ عَلَيْهِ أَخْزَيْتُهُ وَمَنْ عَصَاهُ (اسْتَجْفَيْتُهُ فَإِنِّي جَعَلْتُ) عَلِيّاً سَيِّدَ الْوَصِيِّينَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَحُجَّتِي عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ[1].

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر ونذیر بنایا؛ نہ کرسی کو قرار آیا اور نہ عرش نے قرار پکڑا؛ نہ فلک قائم ہوا اور نہ آسمان اور زمینیں قائم ہوئیں مگر یہ کہ جب ان پر لکھ دیا گیا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ۔

اس کے بعد فرمایا: جب خدا نے مجھے معراج پر بلایا اور اپنی لطیف آواز کو مجھ سے مخصوص کر کے فرمایا: اے محمد ﷺ! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار میں حاضر ہوں اور سن رہا ہوں۔ خدا نے کہا: میں محمود ہوں اور تو محمد ﷺ، میں نے تیرا نام اپنے نام سے مشتق کیا، اور تجھے اپنی تمام مخلوقات پر برتری عطا کی؛ پس (اب) تو اپنے بھائی علیؑ کو (اپنی جگہ) مقرر کر دے تاکہ وہ لوگوں کی میرے دین کی جانب ہدایت کرے۔

اے محمد ﷺ! بے شک میں نے مومنین کو اپنے خاص بندوں میں سے قرار دیا اور علیؑ کو ان پر امیر بنایا؛ جو خود کو علیؑ پر امیر سمجھے اس پر لعنت۔ جو اس کی مخالفت کرے گا میں اس پر عذاب کرونگا، اور جو اس کی اطاعت کرے گا اسے اپنا قرب بخشوں گا۔ اے محمد ﷺ! میں نے علیؑ کو مسلمانوں کا امام قرار دیا، جو کوئی بھی اس سے آگے بڑھے گا میں اسے ذلیل وخوار کروں گا، اور جو کوئی بھی اس کی نافرمانی کرے گا تو وہ سزا کا

---

[1] عنه اليقين في امرة أمير المؤمنين: ٥٧، و مدينة المعاجز: ١٥٧ ح ٤٢٨ و غاية المرام: ١٧ ح ١١ و ص ٤٥ ح ٥٠ و ص ١٦٦ ح ٥٢ و ص ٦٢٠ ح ١٨.و أخرجه في البحار: ٢٧/ ٨ ح ١٦ و ج ٣٨/ ١٢١ ح ١٦٩ عن اليقين. و أخرجه في البحار: ٣٧/ ٣٣٨ ضمن ح ٨٢ و و الجواهر السنية: ٣٠٠ و تأويل الآيات: ١٨٦ ح ٣٤ عن الجزء الثالث من كنز الفوائد للكراجكيّ بإسناده عن ابن شاذان.

حقدار قرار پائے گا، میں نے علیؑ کو اوصیاء کا سردار، نورانی پیشانیوں والے افراد کا امام، اور اپنی تمام خلق پر اپنی حجت قرار دیا ہے۔

(۲۵)

علیؑ رسول کی امت میں سب سے بہتر

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ[۱] قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَمَّرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَقْدَمُ أُمَّتِي سِلْماً وَ أَكْثَرُهُمْ عِلْماً وَ أَصَحُّهُمْ دِيناً وَ أَفْضَلُهُمْ يَقِيناً وَ أَكْمَلُهُمْ حِلْماً وَ أَسْمَحُهُمْ كَفّاً وَ أَشْجَعُهُمْ قَلْباً وَ هُوَ الْإِمَامُ وَ الْخَلِيفَةُ بَعْدِي[۲].

جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؑ اسلام لانے کے معاملے میں میری تمام امت پر تقدم رکھتا ہے، اس کا علم سب سے زیادہ، اس کا دین سب سے صحیح، اس کا یقین سب سے افضل، اس کا حلم سب سے کامل، اس کی سخاوت سب سے زیادہ اور اس کا قلب سب سے شجاع ہے۔؛ وہی ہے جو امام اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔

---

[۱] هو نفسه ابن الجراح، تقدم ذكره في المنقبة(٤) و يأتي في المنقبة(٩٣).

[۲] عنه غاية المرام: ٤٥ ح ٥١ و ص ٥٠٨ ح ١٤ و ص ٥١٢ ح ١٧.و رواه الكراجكيّ في الكنز: ١٢١ بإسناده عن ابن شاذان، عنه اثبات الهداة: ٣/ ٦٣٣ ح ٨٦٢.و رواه الصدوق في الأمالي: ١٦ ح ٦ بإسناده الى يحيى بن أبي كثير.عنه البحار: ٣٨/ ٩٠ ح ١ و حلية الابرار: ١/ ٢٣٥، و اثبات الهداة: ٣/ ٣٧٦ ح ٢١٣ و غاية المرام: ٤٧ ح ١ و ص ٥٠٤ ح ١.

(۲۶)

فقط حیدر ؑ امیرالمومنین است...!

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ[1] قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ[2] قَالَ حَدَّثَنِي مُعَمَّرٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ[3] عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوساً مَعَ النَّبِيِّ ص إِذْ دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ [تَدْعُونِي بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ] وَ أَنْتَ حَيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَعَمْ وَ أَنَا حَيٌّ وَ إِنَّكَ يَا عَلِيُّ [قَدْ] مَرَرْتَ بِنَا أَمْسِ وَ أَنَا وَ جَبْرَئِيلُ فِي حَدِيثٍ وَ لَمْ تُسَلِّمْ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ ع مَا بَالُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَرَّ بِنَا وَ لَمْ يُسَلِّمْ أَمَا وَ اللَّهِ لَوْ سَلَّمَ لَسُرِرْنَا وَ رَدَدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ وَ دِحْيَةَ اسْتَخْلَيْتُمَا فِي حَدِيثٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْطَعَهُ عَلَيْكُمَا فَقَالَ [لَهُ] النَّبِيُّ ص إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ دِحْيَةَ وَ إِنَّمَا كَانَ جَبْرَئِيلَ ع فَقُلْتُ يَا جَبْرَئِيلُ كَيْفَ سَمَّيْتَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ كَانَ اللَّهُ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ أَنِ اهْبِطْ إِلَى مُحَمَّدٍ ص وَ مُرْهُ أَنْ يَأْمُرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع أَنْ يَجُولَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُحِبُّونَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَيْهِ وَ هُوَ يَجُولُ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فَسَمَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ السَّمَاءِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ [ذَلِكَ

---

[1] في الأصل: الدرى، و في اليقين و البحار: الديرى، و ما في المتن هو الصحيح أثبتناه من لسان الميزان: ۱/ ۳۴۹ رقم ۱۰۸۴ حيث قال عنه: سمع من عبد الرزاق تصانيفه و هو ابن سبع سنين، مات سنة ۲۸۵ هـ.

[2] في اليقين: هاشم، و في البحار: هشام، و كلاهما خطأ، تقدم ذكره في المنقبة- ۱۰-.

[3] في اليقين: معمر بن عبد اللّه بن طاووس، و هو خطأ.

الْيَوْمَ] فَأَنْتَ يَا عَلِيُّ أَمِيرُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَ أَمِيرُ مَنْ فِي الْأَرْضِ وَ أَمِيرُ مَنْ مَضَى وَ أَمِيرُ مَنْ بَقِيَ فَلَا أَمِيرَ قَبْلَكَ وَ لَا أَمِيرَ بَعْدَكَ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُسَمَّى بِهَذَا الِاسْمِ مَنْ لَمْ يُسَمِّهِ[1] اللَّهُ تَعَالَى بِهِ[2][3].

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ امیر المومنین علیؑ داخل ہوئے اور فرمایا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ . علیؑ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ مجھے امیر المومنینؑ کہہ کر پکار رہے ہیں جبکہ آپ ابھی خود حیات ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں میں زندہ ہونے کے باوجود بھی تمہیں امیر المومنینؑ کہہ رہا ہوں۔ اے علیؑ میں اور جبرائیل کل بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ تمہارا گزر ہمارے پاس سے ہوا؛ لیکن تم نے سلام نہیں کیا! تو جبرائیل بولے: امیر المومنینؑ ہمارے پاس سے تو گزرے لیکن انہوں نے سلام نہیں کیا؟ ایسا کیوں؟ اگر وہ سلام کرتے تو میں بہت خوش ہوتا اور انہیں جواب بھی دیتا!

علیؑ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے دیکھا کہ آپ اکیلے میں دحیہ کلبی[4] کے ساتھ مشغول گفتگو ہیں سو میں نے مخل ہونا اچھا نہیں سمجھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ دحیہ کلبی نہیں بلکہ جبرائیل

---

[1] في المطبوع: يسم.

[2] في اليقين: فأنت يا على أمير المؤمنين في السماء، و أمير المؤمنين في الأرض، و لا يتقدمك بعدى الا كافر، و لا يتخلف عنك بعدى الا كافر، و ان أهل السماوات يسمونك أمير المؤمنين. و هو خلط بين هذه المنقبة و التي بعدها.

[3] عنه اليقين: ٥٨ باب ٧٩، و غاية المرام: ١٨ ح ١٢، و مدينة المعاجز: ٨.و أورد نحوه في الصراط المستقيم: ٢/ ٥٤ عن محمّد بن جعفر المشهديّ. و أخرجه في البحار: ٣٧/ ٣٠٧ ح ٣٩ عن اليقين، و مناقب ابن شهر اشوب: ٢/ ٢٥٣.

[4] دحیہ بن خلیفہ الکلبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بزرگ اصحاب میں سے ایک اور آپؐ کے رضاعی بھائی تھے. دحیہ ان چھ افراد میں سے تھے جنھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور جنگ بدر کے علاوہ دوسری جنگوں جیسے، احد خندق وغیرہ میں شرکت کی. دحیہ اس قدر حسین و جمیل تھے کہ ان کے حسن کی مثالیں دی جاتی تھیں. ابن عباس کہتے ہیں: جب بھی دحیہ مدینے آتے لوگ انہیں دیکھنے کے لیے گھروں سے باہر نکل آتے تھے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں جبرائیل سے تشبیہ دیا کرتے تھے. دحیہ کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جبرائیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اکثر ان کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ وہ ایک تاجر اور

تھا۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے جبرائیل سے کہا: تم کس بنا پر علیؑ کو امیر المومنینؑ کہہ رہے ہو؟اس نے کہا: خدا نے جنگ بدر میں مجھ پر وحی کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہو اور کہہ :

امیر المومنین کو حکم دے کہ میدان کے وسط میں آکر (اپنے گھوڑے کو) جولان دے کیونکہ علیؑ کو اس حال میں دیکھنا فرشتوں کو پسند ہے۔ خدا نے روز بدر علیؑ کو آسمانوں میں امیر المومنینؑ کے لقب سے پکارا۔ پس اے علیؑ! تم آسمان میں امیر ہو، تم زمین میں امیر ہو، تم گزر جانے والوں کے امیر ہو، تم بعد میں آنے والوں کے امیر ہو، تمہارے بعد کوئی امیر نہیں اور تم سے پہلے بھی کوئی امیر نہیں تھا۔ کیونکہ کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ جس نام سے خدا نے اسے نہیں پکارا وہ اس نام سے پکارا جائے۔[1]

مالدار شخص تھے اور جب کبھی وہ تجارت کے سفر سے واپس آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تحائف لایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان سے لطف و محبت کا اظہار فرمایا کرتے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیصر روم کو اسلام قبول کرنے کا دعوت نامہ انہیں کے ہاتھوں بھیجا تھا اور عیسائیوں کے پاپ اعظم کو بھی دحیہ کے ہاتھوں ہی پیغام بھیجوایا تھا. اور جیسے ہی اس پاپ کا اسلام لانا آشکار ہوا تھا مسیحیوں نے اسے اسی کلیسا میں قتل کر ڈالا تھا. ابن اثیر اپنی کتاب حجۃ التفضیل میں لکھتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کہہ رکھا تھا کہ: جب بھی دحیہ کلبی کو میرے پاس بیٹھا دیکھو تو تم میں سے کوئی میرے پاس نہ آئے، (بحار: ج ۳۷، ص ۳۲۶) (پیغمبر و یاران، ج ۳، ص ۱؛ نقل از اسد الغابہ و طبقات)

[1] مکتب اہلبیت میں لقب امیر المومنینؑ فقط جناب امیر علی بن ابی طالبؑ کی ذات والا صفات سے مخصوص ہے اور کسی اور کے لیے یہاں تک کہ دوسرے آئمہ کے لیے بھی اس لقب کے استعمال کی ممانعت وارد ہوئی ہے. اس کے بر خلاف اہلسنت کے یہاں اس لقب کی جو گد بنائی گئی ہے اس سے دنیا واقف ہے کہ ہر سوتے جاگتے، روتے بھاگتے، ادھوا کھد واادھڑ کدھڑ بیڑ غلڑ کو اس لقب سے نواز دیا گیا. حال ہی میں بہت سے اسلامی ممالک کے سربراہان بھی اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح یہ لقب اپنے نام سے پہلے چسپاں کر لیں. البتہ اہل تشیع کے یہاں یہ لقب مولا علیؑ کے علاوہ کسی اور کے لیے استعمال کرنا حرام مانا گیا ہے. اس ضمن میں ہمارے علماء نے پوری پوری کتب تالیف فرمائی ہیں جن میں سے سید ابن طاؤس کی الیقین کا نام لیا جا سکتا ہے. جس میں اس موضوع پر تمام احادیث جمع کر کے اثبات کیا گیا ہے کہ یہ لقب فقط علیؑ سے مخصوص ہے اور کسی اور کے لیے اس کا استعمال جائز نہیں.

(٢٧)

ساتوں آسمانوں میں امیر المومنین؛ علیؑ ہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ الْخَزْرَجِ[1] صَاحِبُ رَايَةِ الْأَنْصَارِ قَالَ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ع يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع: لَا يَتَقَدَّمُكَ بَعْدِي إِلَّا كَافِرٌ وَ لَا يَتَخَلَّفُ عَنْكَ بَعْدِي إِلَّا كَافِرٌ وَ إِنَّ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ يُسَمُّونَكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى[2].

انصار کے علمدار حارث بن خزرج کہتے ہیں: میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا:
میرے بعد کوئی بھی شخص خود کو تجھ پر مقدم نہیں جانے گا مگر کافر اور میرے بعد کوئی تجھ سے سر پیچی نہیں کرے گا مگر کافر، بے شک خدا کے حکم سے ساتوں آسمان والے تجھے امیر المومنینؑ کہہ کر پکارتے ہیں۔

[1] في بعض المصادر: الحرث، و في بعضها: خزرج.

[2] عنه غاية المرام: ٦٩ ح ١٧.و رواه عباد بن يعقوب الرواجنيّ في كتاب المعرفة بإسناده الى أبى قتادة الحرّانيّ.عنه اليقين: ٧٨ و مصباح الأنوار: ١٦٤(مخطوط).و رواه أحمد بن محمّد الطبريّ في كتاب في فضائل أمير المؤمنين عليه السلام، عنه اليقين: ١٠٤ و اثبات الهداة: ٤/ ١٧٠ ح ٥١٧.-.- و أورده في الصراط المستقيم: ٢/ ٥٥ عن الحارث بن الخزرج، عنه اثبات الهداة: ٣/ ٦٥٣ ح ٩٢٨. و أورده ابن شهر آشوب في المناقب: ٢/ ٢٥٤ عن الحارث، عنه البحار:٣٧/ ٣١٠ ح ٤٣ و عن اليقين.

(۲۸)

واسطه فیض الٰہی

حَدَّثَنِي أَبِي[1] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ][2] قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ[3] قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْخَثْعَمِيُّ[4] قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُهْلُولٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ

---

[1] هو: أحمد بن عليّ بن الحسن بن شاذان الفامى القمّيّ، قال عنه النجاشيّ في رجاله:٦٦« شيخنا الفقيه، حسن المعرفة، صنف كتابين لم يصنف غيرهما: كتاب زاد المسافر و كتاب الأمالي، أخبرنا بهما ابنه أبو الحسن رحمهما اللّه تعالى». و ترجم له ابن داود في رجاله: ٣٢ رقم ٩٦.

[2] من بشارة المصطفى. و هو الصواب، لان أحمد بن عليّ بن الحسن بن شاذان لا يروى عن الصفار الا بواسطة كمحمّد بن الحسين مثلا أو محمّد بن الحسن بن الوليد كما في أمالي الطوسيّ: ٢٩٥ ح ٧ و كنز الكراجكيّ: ٦٣ و كلاهما من الرواة عن الصفار كما اثبت ذلك في كتب تراجم الرجال.

[3] الثقة الجليل و المحدث النبيل، شيخ القميين أبو جعفر محمّد بن الحسن بن فروخ الصفار من أصحاب الامام الحسن العسكريّ عليه السلام، و له إليه مسائل، له مؤلّفات كثيرة منها:« بصائر الدرجات»، و روى عن جماعة من أجلاء المشائخ بلغ عددهم أكثر من(١٥٠) رجلا، و توفّي سنة ٢٩٠ ه في قم المقدّسة، و ترجم له معظم أصحاب التراجم.

[4] في الأصل و بشارة المصطفى: على بن المغيرة و جرير[فى البشارة: محمّد] بن يحيى الخثعميّ. و أصلحناه كما في المتن لانه ليس هناك راويا بهذا الاسم و هذه الطبقة، مضافا الى أن في البشارة« محمد» و هو الصحيح كما في كتب تراجم الرجال.ثمّ ان: على بن المغيرة و ابن أبي المغيرة و ابن غراب و ابن حسان الزبيديّ أسماء لرجل واحد من أصحاب الباقر عليه السلام، أدرك الصادق فلا يحتاج الى واسطة ليروى عن الصادق عليه السلام، إضافة الى ذلك لم نجد أن أحمد بن محمّد روى عن أبيه، عنه-- بل روى عن عبد اللّه بن المغيرة، كما صرّح بذلك السيّد الخوئي في رجاله: ١٠/ ٣٥٨، و روى عبد اللّه بن المغيرة عن محمّد بن يحيى الخثعميّ، عنه محمّد بن بهلول العبدى كما في الكافي: ٢/ ٢٥٥ ح ١٨. من هذا استظهرنا صحة السند في المتن.

بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَ انْتُهِيَ بِي إِلَى حُجُبِ النُّورِ كَلَّمَنِي رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ بَلِّغْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع مِنِّي السَّلَامَ وَ أَعْلِمْهُ أَنَّهُ حُجَّتِي بَعْدَكَ عَلَى خَلْقِي بِهِ أَسْقِي عِبَادِيَ الْغَيْثَ وَبِهِ أَدْفَعُ[1] عَنْهُمُ السُّوءَ وَبِهِ أَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ يَوْمَ يَلْقَوْنِي فَإِيَّاهُ فَلْيُطِيعُوا وَلِأَمْرِهِ فَلْيَأْتَمِرُوا وَ عَنْ نَهْيِهِ فَلْيَنْتَهُوا أَجْعَلْهُمْ عِنْدِي فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ (وَ أُبِيحُ لَهُمْ جَنَّتِي وَ إِنْ لَمْ) يَفْعَلُوا أَسْكَنْتُهُمْ نَارِي مَعَ الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أَعْدَائِي ثُمَّ لَا أُبَالِي[2].

امام صادقؑ اپنے اجداد کے توسط سے امام حسینؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج پر لے جاکر حجاب نور تک پہنچادیا گیا تو میرے رب نے مجھ سے کلام کیا:

پس خدا نے مجھ سے کہا: اے محمد ﷺ! علی بن ابی طالبؑ کو میرا اسلام دینا، اور اسے بتانا کہ وہ تیرے بعد خلق پر میری حجت ہے؛ میں اس کے واسطے سے اپنے بندوں پر بارش برساتا ہوں، اور اسی کے ذریعے سے اپنے بندوں سے بلائیں اور مشکلات دور کرتا ہوں، اور روز قیامت اسی کے ذریعے سے اپنے بندوں پر احتجاج کرونگا۔

پس ضروری ہے کہ فقط اس کی اطاعت کریں اور فقط اس کے فرماں بردار رہیں اور جس سے وہ روکے رک جائیں؛ تاکہ انہیں اپنے نزدیک جگہ دوں اور انہیں اپنی جنت سے نوازوں، اور اگر وہ اس پر عمل نہیں کرینگے تو میں انہیں اپنے اعداء میں سے موجود اشقیاء کے ساتھ دوزخ میں جھونک دونگا۔

---

[1] في نسخة« أ»: أرفع.

[2] عنه: مدينة المعاجز: ١٥٧ ح ٤٣٠.و رواه الطبريّ في بشارة المصطفى: ٧٩ بإسناده الى ابن شاذان، عنه البحار: ٣٨/ ١٣٨ ح ٩٩.

(۲۹)

چشمۂ تسنیم

أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّرَائِفِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُبَشِّرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ص جَالِساً إِذْ أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَأَدْنَاهُ وَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِبُرْدَتِهِ وَ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا بَشَّرَنِي بِهِ جَبْرَئِيلُ ع؟ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ عَيْناً يُقَالُ لَهَا تَسْنِيمٌ يَخْرُجُ مِنْهَا نَهَرَانِ لَوْ أَنَّ بِهِمَا سُفُنَ الدُّنْيَا لَجَرَتْ وَ عَلَى شَاطِئِ التَّسْنِيمِ أَشْجَارٌ [قُضْبَانُهَا] مِنَ اللُّؤْلُؤِ وَ الْمَرْجَانِ [الرَّطْبِ] وَ حَشِيشُهَا مِنَ الزَّعْفَرَانِ عَلَى حَافَتَيْهِمَا كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ عَلَيْهَا أُنَاسٌ جُلُوسٌ مَكْتُوبٌ عَلَى جِبَاهِهِمْ بِالنُّورِ هَؤُلَاءِ الْمُؤْمِنُونَ هَؤُلَاءِ مُحِبُّو عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع[1].

جابر بن عبداللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ علیؑ تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو اپنے پاس بلایا اور علیؑ کے چہرے کو اپنے رومال سے صاف کیا اور فرمایا: اے ابوالحسنؑ! کیا میں تمہیں وہ بشارت نہ دوں جو جبرائیل نے مجھے سنائی ہے؟

علیؑ نے کہا: جی جی ضرور سنائیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ رسول اللہ گویا ہوئے: بے شک جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام تسنیم ہے، اس سے دو نہریں پھوٹتی ہیں؛ اگر ساری دنیا کی کشتیاں بھی اس میں ڈال دی جائیں (تو تب بھی اس میں اتنی گنجائش ہے کہ) وہ حرکت کر سکتی ہیں۔ اس کے سنگریزے لؤلؤ اور مرجان

---

[1] عنه البرهان: ٤/ ٤٤٠ ح ١٠ و غاية المرام: ٥٨٦ ح ٧٨.

اوراس کی گھاس زعفران ہے۔اس کے کنارے پر نور کی کرسیاں لگی ہوئی ہیں،اوران پر کچھ افراد بیٹھے ہیں جن کی پیشانیوں پر نور سے لکھاہوا ہے: یہ مومنین ہیں، یہ علی بن ابی طالبؑ کے محبین ہیں۔

(۳۰)

علیؑ مصباح الدجیٰ

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشٍ[1] الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاضِي عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ فالع [قَانِعٍ] قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع: يَا عَلِيُّ إِنَّ جَبْرَئِيلَ ع أَخْبَرَنِي فِيكَ بِأَمْرٍ قَرَّتْ بِهِ عَيْنِي وَ فَرِحَ لَهُ قَلْبِي قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِي أَقْرِأْ مُحَمَّداً مِنِّي السَّلَامَ وَ أَعْلِمْهُ أَنَّ عَلِيّاً ع إِمَامُ الْهُدَى وَ مِصْبَاحُ الدُّجَى وَ الْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا وَ أَنَّهُ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَ الْفَارُوقُ الْأَعْظَمُ وَ أَنِّي آلَيْتُ بِعِزَّتِي وَ [بِجَلَالِي] أَنْ لَا أُدْخِلَ النَّارَ أَحَداً تَوَلَّاهُ وَ سَلَّمَ لَهُ وَ لِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ وَ [أَنْ] لَا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ مَنْ تَرَكَ وَلَايَتَهُ وَ التَّسْلِيمَ لَهُ وَ لِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ [وَ لَكِنْ] حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ وَ أَطْبَاقَهَا [مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ مَنْ يَكُونُ] مِنْ أَعْدَائِهِ وَ لَأَمْلَأَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ [خَلَائِقِي مَنْ يَكُونُ مِنْ] أَوْلِيَائِهِ وَ شِيعَتِهِ[2].

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ جبرائیل نے تمہارے بارے میں مجھے ایسی خبر سنائی جس سے میری آنکھیں روشن اور میرا دل شاد ہو گیا ہے؛ جبرائیل نے مجھ سے کہا: اے

[1] في الأصل: عباس، و ما في المتن هو الصحيح، راجع المنقبة(١٧).
[2] عنه البحار: ٣٧/ ١١٣ ح ٨٨ و غاية المرام: ٤٥ ح ٥٢ و ص ١٦٦ ح ٥٣.

محمد ﷺ! خدا نے مجھ سے کہا: محمد ﷺ کو میرا اسلام پہنچادے اور اسے خبر دے کہ علیؑ امام ہادی، ظلمت میں چراغ اور اہل دنیا پر حجت ہے، وہی صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے۔ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! میں اسے جہنم میں نہیں ڈالوں گا جو علیؑ سے محبت کرتا ہو اور اس کے آگے اور اس کے بعد آنے والے اوصیاء کے آگے سر تسلیم خم کرلے، اور میں اسے جنت میں داخل نہیں ہونے دونگا جو اس کی ولایت کو چھوڑ دے اور اس کے سامنے اور اس کے بعد آنے والے اوصیاء کے سامنے تسلیم نہ ہو۔ میری جانب سے قول حق یہ ہے کہ میں جہنم اور اس کے طبقوں کو جن وانس میں موجود اس کے دشمنوں سے پاٹ دونگا جبکہ جنت کو اس کے محبوں اور شیعوں سے بھرونگا۔

(۳۱)

یا علیؑ! تم میرے بعد لوگوں کو تاویل قرآن کی تعلیم دوگے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ ضِيَاءٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَنَسِ[1] بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ خَادِماً لِرَسُولِ اللَّهِ ص فَبَيْنَمَا أَنَا أُوَضِّيهِ[2] إِذْ قَالَ يَدْخُلُ دَاخِلٌ هُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَ خَيْرُ الْوَصِيِّينَ وَ أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى (قَرَعَ قَارِعٌ الْبَابَ) فَإِذَا (أَنَا بِعَلِيِّ) بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَلَمَّا دَخَلَ عَرَقَ وَجْهُ النَّبِيِّ ص عَرَقاً

[1] السند في اليقين هكذا: محمّد بن حماد بن بشير، عن محمّد بن الحسين بن محمّد بن جمهور قال: حدّثني أبى، عن عبد الحسين بن عبد الكريم، عن إبراهيم بن ميمون و عثمان ابن سعيد، عن عبد الكريم، عن يعقوب، عن جابر الجعفى، عن أنس.

[2] في نسخة« ب» و(خ ل) احدثه.

شَدِيداً فَمَسَحَ[1] الْعَرَقَ مِنْ وَجْهِهِ بِوَجْهِ عَلِيٍّ ع فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ فَقَالَ ص أَنْتَ مِنِّي تُؤَدِّي عَنِّي [دَيْنِي وَتُؤَدِّي دِينِي] وَتُبْرِئُ ذِمَّتِي وَتُبَلِّغُ رِسَالَتِي فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ (أَوَلَمْ) تُبَلِّغِ الرِّسَالَةَ؟ قَالَ بَلَى وَ لَكِنْ تُعَلِّمُ النَّاسَ مِنْ بَعْدِي مِنْ تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ مَا (لَمْ يَعْلَمُوا) وَتُخْبِرُهُمْ بِمَا لَمْ يَفْهَمُوا[2].

انس بن مالک کہتا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا خادم تھا۔ ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بات کرنے میں مشغول تھا کہ آپ نے فرمایا: اب کچھ دیر میں ایک ایسا شخص آئے گا جو مومنین کا امیر، مسلمانوں کا سید و سردار، خیر الوصیین، لوگوں میں سب سے زیادہ پیغمبروں سے نزدیک اور سفید پیشانی والے افراد کا امام ہے۔ (کیونکہ میں انصار میں سے تھا لہذا خود سے) کہا: خدایا! انصار میں سے کسی کو بھیج دے! اچانک دق الباب ہوا؛ دیکھا تو علی بن ابی طالبؑ تھے! جب علیؑ داخل ہوئے تو (فرط شوق سے) رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر شدید پسینہ نمودار ہوا؛ رسول اللہ ﷺ نے اپنا (معطر) پسینہ علیؑ کے چہرے پر ملا۔ علیؑ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میرے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو مجھ سے ہے، (میرے بعد) میرا قرض ادا کرنے والا ہے۔ میری ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہے، اور میرے بعد میری رسالت کا ابلاغ کرنے والا ہے۔ علیؑ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! تو کیا آپ نے خود ابلاغِ رسالت نہیں فرمایا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے بھی کیا ہے لیکن تم میرے بعد لوگوں کو قرآن کی تاویل سے آگاہ کروں گے جسے وہ نہیں جانتے ہونگے اور اس چیز کی خبر دو گے جسے وہ سمجھتے نہیں ہونگے۔

---

[1] أضاف في نسخة« أ»: النبيّ صلّى اللّه عليه و آله.

[2] عنه اليقين: ٥٩ و غاية المرام: ١٨ ح ٣ و ص ١٦٦ ح ٥٤.و أخرجه في اليقين: ١٠ و ص ٢٠ عن مناقب ابن مردويه بطريقين، و في ص ٣٢ عن أبي الفتح النطنزى بإسناده الى أبي الطفيل، و في ص ٤٠- ٤١ عن كتاب المعرفة لإبراهيم الثقفى الأصفهانيّ بإسناده الى أنس بطريقين.و أخرجه عن اليقين في البحار: ٣٧/ ٢٩٦ ح ١٣ و ج ٩٢/ ٩١ ح ٣٨ و المستدرك: ٣/ ١٩٢ ح ٣٢.و أورده ابن شهر آشوب في المناقب: ٢/ ٢٥٣ عن بشير الغفارى و القاسم بن جندب و أبي الطفيل، عن أنس، عنه البحار: ٣٧ المذكور.

(۳۲)

فرشتوں کی تسبیح

حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَنْجُوَيْهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ: وَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَّفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ص فِي أُمَّتِهِ فَأَنَا حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ بَعْدَ نَبِيِّهِ وَ إِنَّ وَلَايَتِي لَتَلْزَمُ أَهْلَ السَّمَاءِ كَمَا تَلْزَمُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَتَذَاكَرُ فَضْلِي وَ ذَلِكَ تَسْبِيحُهَا عِنْدَ اللّٰهِ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّبِعُونِي أَهْدِكُمْ (سَبِيلَ الرَّشَادِ) لَا تَأْخُذُوا يَمِيناً وَ شِمَالاً فَتَضِلُّوا أَنَا وَصِيُّ نَبِيِّكُمْ وَ خَلِيفَتُهُ وَ إِمَامُ [الْمُتَّقِينَ وَ] الْمُؤْمِنِينَ وَ أَمِيرُهُمْ وَ مَوْلَاهُمْ وَ أَنَا قَائِدُ شِيعَتِي إِلَى الْجَنَّةِ وَ سَائِقُ أَعْدَائِي إِلَى النَّارِ أَنَا سَيْفُ اللّٰهِ عَلَى أَعْدَائِهِ وَ رَحْمَتُهُ عَلَى أَوْلِيَائِهِ أَنَا صَاحِبُ حَوْضِ رَسُولِ اللّٰهِ ص وَ لِوَائِهِ وَ صَاحِبُ مَقَامِهِ وَ شَفَاعَتِهِ أَنَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ ع خُلَفَاءُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَ أُمَنَاؤُهُ عَلَى وَحْيِهِ وَ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ نَبِيِّهِ وَ حُجَجُ اللّٰهِ عَلَى بَرِيَّتِهِ[1].

مسیب کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی امت میں خلیفہ بنایا؛ پس بے شک بعد رسول میں ان پر خدا کی حجت ہوں، اور جیسے میری ولایت زمین والوں پر لازم ہے بالکل ایسے ہی آسمان والوں پر بھی لازم ہے۔ فرشتے میرے فضائل کا ذکر کرتے ہیں اور ان کا یہ ذکر کرنا خدا کی بارگاہ میں ان کی تسبیح شمار ہوتا ہے۔

[1] عنه غاية المرام: ١٨ ح ١٤ و ص ٤٥ ح ٥٣ و ص ٦٩ ح ١٨ و ص ١٩٩ ح ٥٥.

اے لوگوں! میری اتباع کرو تاکہ میں تمہاری راہ رشد کی جانب ہدایت کروں، اور دائیں بائیں نہ ہو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے، میں تمہارے نبی کا وصی اوران کا خلیفہ ہوں، میں متقین و مومنین کاامام ہوں، میں ان کا (یعنی اپنے شیعوں کا) امیر اور مولا ہوں، میں اپنے شیعوں کی جنت کی جانب رہبری کرنے والا اور اپنے دشمنوں کو دوزخ کی جانب بھیجنے والا ہوں۔ میں خدا کے دشمنوں کے لیے اس کی تلوار ہوں، اوراس کے اولیاء پر اس کی رحمت، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض اور ان کے علم کا مالک اور ان کے مقام و شفاعت میں شریک ہوں۔

میں، حسن، حسین اور حسین کی اولاد سے نو بیٹے (علیہم السلام) خدا کی زمین میں اس کے خلیفہ، اس کی وحی پر اس کے امین، اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسلمانوں کے امام اوراس کی خلق پر خدا کی حجت ہیں۔

(۳۳)

یا علیؑ تم میرے بھائی ہو۔۔۔!

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الدِّهْقَانُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْعَلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ[1] عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ: : أَتَيْتُ[2] النَّبِيَّ ص وَ هُوَ فِي بَعْضِ حُجُرَاتِهِ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَلَمَّا دَخَلْتُ قَالَ يَا

[1] السند في كنز الكراجكيّ هكذا: محمّد بن سعيد المعروف بالدهقان رحمه اللّه قال:حدّثنا أحمد بن محمّد بن سعيد، قال: حدّثنا محمّد بن منصور، قال: حدّثنا أحمد بن عيسى العلوى، قال: حدّثنا حسين بن علوان، عن أبي خلد، عن زيد ... الى آخره.

[2] في نسختي« أ، ب»: دخلت على.

عَلِيُّ أَمَا عَلِمْتَ (أَنَّ بَيْتِي بَيْتُكَ) [1] فَمَا لَكَ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْبَبْتُ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ قَالَ يَا عَلِيُّ أَحْبَبْتَ مَا أَحَبَّ اللَّهُ وَ أَخَذْتَ بِآدَابِ اللَّهِ يَا عَلِيُّ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ أَخِي وَ أَنَّ [2] خَالِقِي وَ رَازِقِي أَبَى أَنْ يَكُونَ لِي أَخٌ [3] دُونَكَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّي مِنْ بَعْدِي وَ أَنْتَ الْمَظْلُومُ الْمُضْطَهَدُ بَعْدِي يَا عَلِيُّ الثَّابِتُ عَلَيْكَ كَالْمُقِيمِ مَعِي وَ مُفَارِقُكَ مُفَارِقِي يَا عَلِيُّ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَ يُبْغِضُكَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَنِي وَ إِيَّاكَ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ [4].

زید بن علی اپنے والد امام سجادؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا: ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ کسی حجرے میں موجود تھے، پس میں نے داخل ہونے سے پہلے ان سے اجازت طلب کی، آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ جب میں داخل ہو گیا تو آپ نے فرمایا: اے علیؑ! کیا تم نہیں جانتے کہ میرا گھر تمہارا گھر ہے تو پھر داخل ہونے سے قبل اجازت کیوں مانگتے ہو؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اچھا لگتا ہے کہ یہ کام انجام دوں (تاکہ ادب کی رعایت ہو سکے)۔ آپ نے فرمایا: یا علیؑ! جو کچھ خدا کو پسند ہے وہی تمہیں بھی پسند ہے۔ تم آداب الٰہی کی رعایت کرتے ہو۔

اے علیؑ! کیا تم نہیں جانتے کہ تم میرے بھائی ہو اور میرا خالق و رازق یہ نہیں چاہتا کہ میرا تمہارے سوا کوئی اور بھائی ہو اور میرے اور تمہارے درمیان کوئی چیز راز رہے۔ اے علیؑ! بس تم ہی میرے جانشین ہو اور تم میرے بعد مظلوم ستم دیدہ ہو۔ یا علیؑ! جو کوئی بھی تیری (ولایت) پر ثابت قدم رہے گا وہ ایسا ہے جیسے

---

[1] في نسختي« أ» و« ب»: ما بيني و بينك.

[2] في نسخة« ب» و غاية المرام ص ١٦٦: أما علمت أن، و في الكنز و البحار: ٣٨: أما علمت أنك أخي؟ أما علمت أنّه أبى.و ليس فيها كلمة« أبى» التي بعد قوله:« و رازقي». و في البحار: ٢٧: أما علمت أنّه أبى.

[3] في الكنز: سر.

[4] عنه غاية المرام: ٧ ح ١٢ و ص ١٦٦ ح ٥٥ و المستدرك: ٢/ ٧١ ح ١(قطعة) و رواه في كنز الكراجكيّ: ٢٠٨ عن ابن شاذان، عنه البحار: ٢٧/ ٢٣٠ ح ٣٨. و ج ٣٨/ ٣٢٩ ح ٤١ و ج ٧٦/ ١٤ ح ٥، و روضات الجنّات: ٦/ ١٨٤.

میرے ساتھ کھڑا رہا؛ اور جس نے تجھے چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا۔ اے علیؑ! وہ جھوٹا ہے جو تجھ سے بغض رکھتے ہوئے یہ سوچتا ہے کہ مجھ سے محبت کرتا ہے؛ کیونکہ بتحقیق خدا نے مجھے اور تجھے ایک ہی نور سے خلق کیا ہے۔

(۳۴)

میں علیؑ کے فضائل اپنی طرف سے بیان نہیں کرتا۔۔۔!

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ[1] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ مُنْذِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَ لَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ بَعْدِي عَلَى أَحَدٍ أَفْضَلَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَ إِنَّهُ إِمَامُ أُمَّتِي وَ أَمِيرُهَا وَ هُوَ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي عَلَيْهَا مَنِ اقْتَدَى بِهِ بَعْدِي [فَقَدِ] اهْتَدَى وَ مَنِ اقْتَدَى بِغَيْرِهِ ضَلَّ وَ غَوَى وَ [إِنِّي] أَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى مَا أَنْطِقُ بِفَضْلِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى [إِلَيَ] نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْمُجْتَبَى عَنِ[2] الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرَى[3].

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان نیلگوں نے کسی ایسے پر سایہ نہیں کیا جو میرے بعد علیؑ سے زیادہ افضل ہو اور زمین نے کسی ایسے شخص کا بوجھ نہیں اٹھایا جو میرے بعد علیؑ سے زیادہ

---

[1] أضاف في الكنز: بن محمّد.

[2] في نسخة« أ»: علی.

[3] عنه غاية المرام: ٤٥ ح ٥٤. و رواه في كنز الكراجكيّ: ٢٠٨ عن ابن شاذان، عنه البحار: ٢٥/ ٣٦١ ح ٣١ و ج ٣٨/ ١٥٢ ح ١٢٥ و اثبات الهداة: ٣/ ٦٣٣ ح ٨٦٤(قطعة) و روضات الجنّات: ٦/ ١٨٥. :طه؛٦.

افضل ہو۔

بے شک علیؑ میری امت کا امام اور اس کا امیر ہے، وہ میری امت پر میرا وصی و خلیفہ ہے؛ جو بھی میرے بعد اس کی اقتداء کرے گا ہدایت پائے گا اور جو اس کے غیر کی اقتداء کرے گا وہ گمراہی اور ضلالت میں جا پڑے گا۔

بے شک میں برگزیدہ نبی ہوں، میں علیؑ کے باب فضائل میں اپنی ہوا و ہوس سے کچھ نہیں کہتا؛ بلکہ وہی کہتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ مجھ پر جبرائیل نازل کرتے ہیں اس (رب) کی جانب سے کہ (جس کے لیے یہ آیت ہے کہ) آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ تحت الثری میں ہے سب اسی کا ہے۔

(۳۵)

یہ سب بس آپ ہی کے پاس ہے!

حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ التَّيْمُلِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى الْجَمَّالُ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص: مَا مَرَرْتُ فِي لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِشَيْءٍ مِنْ مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَلَا عَلَى شَيْءٍ مِن (الْحُجُبِ مِنْ) فَوْقِهَا إِلَّا وَجَدْتُهَا [كُلَّهَا] مَشْحُونَةً (بِكِرَامِ مَلَائِكَةِ) اللّٰهِ تَعَالَى يُنَادُونَ[1] هَنِيئاً لَكَ يَا مُحَمَّدُ فَقَدْ أُعْطِيتَ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ قَبْلَكَ وَ لَا يُعْطَاهُ[2] أَحَدٌ بَعْدَكَ أُعْطِيتَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع أَخاً وَ فَاطِمَةَ زَوْجَتَهُ بِنْتاً[1] وَ الْحَسَنَ وَ

[1] في نسخة «أ»: يقولون، و في المطبوع: ينادوننی.

[2] في نسخة «أ»: و لا يعطی.

الْحُسَيْنَ أَوْلَاداً وَ مُحِبِّيهِمْ شِيعَةً يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ أَفْضَلُ النَّبِيِّينَ وَ عَلِيٌّ أَفْضَلُ الْوَصِيِّينَ وَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ أَكْرَمُ مَنْ دَخَلَ الْجِنَانَ مِنْ أَوْلَادِ الْمُرْسَلِينَ وَ شِيعَتُهُمْ أَفْضَلُ مَنْ تَضَمَّنَتْهُ عَرَصَاتُ الْقِيَامَةِ (يَشْتَمِلُونَ عَلَى) غُرَفِ الْجِنَانِ وَ قُصُورِهَا وَ مُتَنَزَّهِهَا[2] فَلَمْ يَزَالُوا يَقُولُونَ ذَلِكَ فِي مَصْدَرِي[3] وَمَرْجِعِي فَلَوْلَا أَنَّ اللهَ تَعَالَى حَجَبَ عَنْهَا آذَانَ الثَّقَلَيْنِ لَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَمِعَهَا[4].

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں شب معراج ملکوت سماوات اور اس سے آگے کے حجابات میں سے جس چیز کے پاس سے بھی گزرا ہر جگہ کو ملائکہ سے پر پایا۔ جو سب سے سب بلند آواز میں مجھ سے کہہ رہے تھے:

اے محمد ﷺ! مبارک ہو آپ کو آپ کو وہ چیز عطا ہوئی جو نہ آپ سے پہلے کسی کو ملی اور نہ آپ کے بعد ہی کسی کو دی جائے گی، آپ کو علی بن ابی طالبؑ جیسے بھائی سے نوازا گیا اور علیؑ کی زوجہ فاطمہؑ جو آپ کی بیٹی ہے، حسن و حسین (علیہم السلام) جو آپ کی اولاد ہیں اور ان کے شیعہ جو آپ کے شیعہ ہیں۔

اے محمد ﷺ! آپ افضل الانبیاء، علیؑ افضل الاولیاء، فاطمہ سیدۃ نساء العالمین، اور حسن و حسین (علیہم السلام) جنت میں داخل ہونے والے انبیاء کی اولادوں میں سے سب سے افضل ہیں اور ان کے شیعہ ان سب میں افضل ہیں جنہیں روز محشر حاضر کیا جائے گا اور انہیں بہشت کے حجرے، قصر اور تفریح گاہیں بطور مسکن عطا کی جائیں گی۔

میرے آتے جاتے فرشتے مجھ سے یہی جملے کہتے رہے، اگر خدا نے جن وانس کے کانوں پر فرشتوں کی آواز نہ سننے کے لیے حجاب نہ ڈال رکھا ہوتا، تو سب فرشتوں کے ان جملوں کو سنتے۔

---

[1] في نسخة« ب» و المطبوع: ابنة.

[2] في نسخة« ب»: و بنيانها، و في غاية المرام: و تنزهها، و في المطبوع: و غرفها.

[3] في نسخة« ب»: صعودی، و في المطبوع: مصعدی.

[4] عنه غاية المرام: ١٦٦ ح ٥٦ و ص ٥٨٦ ح ٨٠.

(۳۶)

مجھے خدا نے اس کام کا حکم دیا ہے۔۔۔!

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَّةَ[1] رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَاصِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشوارب [الشَّوَارِبِ] قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْن سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ[2] قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ظَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ قَالَ: سُئِلَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ [وَفَاطِمَةَ ص] فَقَالَ [سَلْمَانُ] سَمِعْتُ النَّبِيَّ ص يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ مَوْلَاكُمْ فَأَحِبُّوهُ وَ كَبِيرُكُمْ فَاتَّبِعُوهُ وَ عَالِمُكُمْ فَأَكْرِمُوهُ وَ قَائِدُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ فَعَزِّرُوهُ وَ إِذَا دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَ إِذَا أَمَرَكُمْ فَأَطِيعُوهُ [وَ] أَحِبُّوهُ بِحُبِّي وَ أَكْرِمُوهُ بِكَرَامَتِي مَا قُلْتُ لَكُمْ فِي عَلِيٍّ إِلَّا مَا أَمَرَنِي بِهِ رَبِّي جَلَّتْ عَظَمَتُهُ[3].

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ ہم نے سلمانؓ سے علی اور فاطمہ (علیہما السلام) کے بارے میں پوچھا، سلمان نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا:

---

[1] في المناقب: محمّد بن مرة، و في البحار: محمّد بن أحمد بن مرة.

[2] في البحار: الضبيعى. و هو: جعفر بن سليمان الضبعى البصرى. قال عنه ابن حجر في تقريب التهذيب: صدوق زاهد، لكنه كان يتشيع، و قال عنه الذهبي في المختصر: مع كثرة علومه قيل كان اميا .... توفّي سنة ١٧٨ هـ. ترجم له في رجال الطوسيّ: ١٦٢، جامع الرواة: ١/ ١٥٢ رجال الخوئي: ٤/ ٦٩، تقريب التهذيب: ١/ ١٣١.

[3] عنه غاية المرام: ٥٨٦ ح ٨١. و رواه الكراجكيّ في الكنز: ٢٠٨ عن ابن شاذان، عنه البحار: ٢٧/ ١١٢ ح ٨٦ و ج ٣٨/ ١٥٢ ح ١٢٦، و روضات الجنّات: ٦/ ١٨٥.و رواه الخوارزمي في المناقب: ٢٢٦، و في المقتل: ١/ ٤١ بإسناده الى ابن شاذان.و رواه الحمويني في فرائد السمطين: ١/ ٧٨ ح ٤٥ عن ابن شاذان، و الظاهر أنّه رواه بإسناده الى الخوارزمي بإسناده الى ابن شاذان، فحدث سقط في النسخ، لان الحمويني لا يروى مباشرة عن ابن شاذان، بل بواسطة الخوارزمي.

علی بن ابی طالبؑ سے (نیکی) تم پر (لازم) ہے۔ بے شک وہ تمہارا مولا ہے پس اس سے محبت کرو، وہ تمہارا بڑا ہے پس اس کی اتباع کرو، تم (میں) عالم ہے پس اس کا احترام کرو، تمہارا رہبر ہے جو جنت کی جانب لے جائے گا پس اس کی عزت کرو۔ وہ جب بھی تمہیں پکارے اسے جواب دو، وہ جب تمہیں حکم دے اس کی اطاعت کرو۔ مجھ سے محبت کی خاطر اس سے محبت کرو، اور میری عزت کی وجہ سے اس کی عزت کرو، میں تم سے علیؑ کے بارے میں کچھ نہیں کہتا مگر یہ کہ جو مجھے میرے رب نے کہنے کا حکم دیا ہے۔

(۳۷)

حبِ علیؑ کی جزا اور بغض علیؑ کی سزا۔۔۔!

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْغِطْرِيفِ الْجُرْجَانِيُّ[۱] قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو خَلِيفَةَ الْفَضْلُ بْنُ صال [حُبَابٍ] الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ [عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ][۲] قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ص عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَغَضِبَ وَ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ مَنْ لَهُ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ كَمَنْزِلَتِي وَ مَقَامٌ كَمَقَامِي إِلَّا النُّبُوَّةَ (أَلَا وَ مَنْ) أَحَبَّ عَلِيّاً فَقَدْ أَحَبَّنِي وَ مَنْ أَحَبَّنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ مَنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَافَأَهُ بِالْجَنَّةِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ بِغَيْرِ حِسَابٍ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً

---

[۱] هو محمّد بن أحمد بن الحسين بن القاسم بن الغطريف الجرجانی الحافظ. قال عنه ابن حجر العسقلانی في لسان الميزان: ٥/ ٣٥:« سمع من عبد اللّه بن شيرويه و أبی خليفة ... ثقة ثبت من كبار حفاظ زمانه ... توفی في رجب سنة ٣٨٧». و هو أحد مشايخ أبی محمّد جعفر القمّيّ، حيث روى عنه في كتاب« نوادر الاثر في علی خير البشر»: ٤٣.

[۲] ليس في نسخة« ب» و البحار و المطبوع.

أَعْطَاهُ اللهُ كِتابَهُ بِيَمِينِهِ وَ حَاسَبَهُ [حِساباً يَسِيراً] حِسَابَ الْأَنْبِيَاءِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَشْرَبَ مِنْ [حَوْضِ] الْكَوْثَرِ وَ يَأْكُلَ مِنْ شَجَرَةِ طُوبَى وَ يَرَى مَكَانَهُ مِنَ الْجَنَّةِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً هَوَّنَ اللهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَ جَعَلَ قَبْرَهُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً أَعْطَاهُ اللهُ فِي الْجَنَّةِ بِكُلِّ عِرْقٍ فِي بَدَنِهِ حَوْرَاءَ وَ شَفَّعَهُ فِي ثَمَانِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ [عَلَى بَدَنِهِ] مَدِينَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَلَا وَ مَنْ (عَرَفَ عَلِيّاً ع وَ أَحَبَّهُ) بَعَثَ اللهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ كَمَا يَبْعَثُ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ وَ رَفَعَ[1] عَنْهُ أَهْوَالَ مُنْكَرٍ وَ نَكِيرٍ وَ نَوَّرَ قَبْرَهُ وَ فَسَحَهُ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ عَاماً وَ بَيَّضَ وَجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً ع أَظَلَّهُ اللهُ فِي [ظِلِ] عَرْشِهِ مَعَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ آمَنَهُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَ أَهْوَالِ [يَوْمِ] الصَّاخَّةِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً ع تَقَبَّلَ اللهُ مِنْهُ حَسَنَاتِهِ وَ تَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِ وَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ رَفِيقَ حَمْزَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً ع أَثْبَتَ اللهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَ أَجْرَى عَلَى لِسَانِهِ الصَّوَابَ وَ فَتَحَ اللهُ لَهُ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً ع سُمِّيَ أَسِيرَ اللهِ فِي الْأَرْضِ وَ بَاهَى اللهُ بِهِ مَلَائِكَتَهُ وَ حَمَلَةَ عَرْشِهِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً ع نَادَاهُ مَلَكٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يَا عَبْدَ اللهِ[2] اسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ الذُّنُوبَ كُلَّهَا أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً ع جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً ع وَضَعَ اللهُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجَ الْكَرَامَةِ وَ أَلْبَسَهُ حُلَّةَ الْعِزِّ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً ع مَرَّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَ لَمْ يَرَ صُعُوبَةَ الْمُرُورِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً ع كَتَبَ اللهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَ جَوَازاً عَلَى الصِّرَاطِ وَ اماناً مِنَ الْعَذَابِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً ع لَا يُنْشَرُ لَهُ دِيوَانٌ وَ لَا يُنْصَبُ لَهُ مِيزَانٌ وَ قِيلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ (آلَ مُحَمَّدٍ ص) أَمِنَ مِنَ الْحِسَابِ وَ الْمِيزَانِ وَ الصِّرَاطِ أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ص صَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَ زَارَتْهُ أَرْوَاحُ الْأَنْبِيَاءِ وَ قَضَى اللهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ ص مَاتَ كَافِراً أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ص [مَاتَ عَلَى الْإِيمَانِ وَ كُنْتُ] أَنَا كَفِيلَهُ بِالْجَنَّةِ [أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ ص (جَاءَ

---

[1] في نسخة« ب» و البحار: و دفع.

[2] في نسخة« ب»: الان يا عبد اللّه. و في البحار: أن يا عبد اللّه.

يَوْمَ الْقِيَامَةِ) مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ هَذَا آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ ص لَمْ يَشَمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ ص يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهِ أَسْوَدَ الْوَجْهِ][1].

---

[1] عنه البحار: ٢٧/ ١١٤ ح ٨٩ و غاية المرام: ٢٠٧ ح ١٠ و ٥٨٠ ح ٢٩.و رواه الصدوق في فضائل الشيعة: ٢ ح ١، عنه البحار: ٧/ ٢٢١ ح ١٣٣. و تأويل الآيات: ٨٦٣ ح ١.و رواه الطبريّ في بشارة المصطفى: ٣٦، و الخزاعيّ في أربعينه ح ١. و أخرجه في البحار: ٣٩/ ٢٧٧ ح ٥٥ عن جمال الدين الفقيه الشاميّ في كتاب الأربعين عن الأربعين جميعا باسنادهم الى ابن عمر. و رواه الثعلبي في تفسيره« الكشف و البيان» فى تفسير« لا أسألكم عليه من أجر الا المودة في القربى»- الشورى: ٢٣- بإسناده الى جرير بن عبد اللّه البجليّ عن رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله بلفظ:

ألامن مات على حبّ آل محمّد مات شهيدا. ألا و من مات على حبّ آل محمّد مات مغفورا له. ألا و من مات على حبّ آل محمّد مات تائبا. ألا و من مات على حبّ آل محمّد مات مؤمنا مستكمل الايمان. ألا و من مات على حبّ آل محمّد بشره ملك الموت بالجنة ثمّ منكر او نكيرا. ألا و من مات على حبّ آل محمّد جعل الله قبره مزار ملائكة الرحمة. ألا و من مات على حبّ آل محمّد فتح له في قبره بابان من الجنة. ألا و من مات على حبّ آل محمّد يزف الى الجنة كما تزف العروس الى بيت زوجها. ألا و من مات على حبّ آل محمّد مات على السنة و الجماعة. ألا و من مات على بغض آل محمّد جاء يوم القيامة مكتوب بين عينيه« آيس من رحمة الله». ألا و من مات على بغض آل محمّد مات كافرا. ألا و من مات على بغض آل محمّد لم يشم رائحة الجنة.

و أخرجه عن الثعلبي: ابن طاووس في الطرائف: ٢٩ عنه البحار: ٢٧/ ١١١ ح ٨٤. و الامر تسرى في أرجح المطالب: ٣٢٠، و ابن الفوطى في الحوادث الجامعة: ١٥٣ و القندوزى في ينابيع المودة: ٢٧ و ص ٢٦٣ و ص ٣٦٩، و ولى اللّه اللكهنوى في مرآة المؤمنين: ٥.-.- و رواه الحموينى في فرائد السمطين: ٢/ ٢٥٥ ح ٥٢٤ بإسناده الى الثعلبي. و رواه الزمخشريّ في تفسيره الكشّاف: ٤/ ١٧٣ عنه سعد السعود: ١٤١، و فضائل الخمسة: ٢/ ٧٨.و رواه ابن حجر العسقلانى في الكاف الشاف: ١٤٥. و أخرجه النبهانى في الشرف المؤبد: ٧٤، و المولوى محمّد مبين الهندى الفرنكى في وسيلة النجاة: ٥١، و الحضرمى في رشفة الصادى: ٤٥، و القرطبيّ في تفسيره: ١٦/ ٢٣ جميعا عن الثعلبي و الزمخشريّ.و أخرجه السيّد محمّد أبو الهدى الرفاعى في ضوء الشمس: ١٠٠، و الصفورى في نزهة المجالس: ٢/ ٢٢٢ عن القرطبيّ. و أخرجه الدهلوى في تجهيز الجيش: ١٣ عن الزمخشريّ و الرازيّ.و أورده الشبلنجى في نور الابصار: ١٠٤، و ابن حجر الهيتمى في الصواعق: ٢٣٠ و المالكى في الفصول المهمة: ١١٠، و العلامة أحمد سودة الادريسى في رفع اللبس و الشبهات: ٥٣، و في ص ٩٨ قال:« أورده الثعلبي محتجا به و رجاله من محمّد بن أسلم الى منتهاه اثبات».و السيّد على الهمدانيّ في مودة القربى: ١١٧.و العسقلانى في لسان الميزان: ٤/ ٤٥٠، و باكثير الحضرمى في وسيلة المآل: ١٩٩.و السمهودى

عبداللہ ابن عمر (اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ) ہم نے رسول اللہ ﷺ سے علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں پوچھا: (اس وجہ سے کہ ہم نے اب تک علیؑ کو نہیں پہچانا) رسول اللہ ﷺ جلال میں آ گئے اور فرمایا:

آخر بعض الناس کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس بات کے منکر دکھائی دیتے ہیں کہ نبوت کے سوا علیؑ کو خدا کے نزدیک وہی منزلت حاصل ہے جو مجھے حاصل ہے؟! آگاہ ہو جاؤ! کہ جس نے علیؑ سے محبت کی پس اس نے مجھ سے محبت کی؛ اور جس نے مجھ سے محبت کی تو خدا اس سے راضی ہوا اور جس سے خدا راضی ہوا تو وہ اس کا اجر بہشت قرار دے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! جو علیؑ سے محبت رکھے گا ملائکہ اس کے لیے استغفار کریں گے، اس کے لیے بہشت کے تمام دروازے کھول دیا جائیں گے تاکہ وہ جس در سے بھی چاہے بنا حساب جنت میں داخل ہو جائے۔ آگاہ ہو جاؤ! جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا خدا اس کا نامہ عمل اس کے دائیں ہاتھ میں تھمائے گا، اور اس کا حساب (اتنا سہل ہو گا) ہو گا جیسے انبیاء سے لیا جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی علیؑ سے محبت رکھتا ہے اس دنیا سے اس وقت تک رخصت نہیں ہو گا جب تک حوض کوثر کا پانی نہ پی لے، شجرہ طوبی کا پھل نہ کھا لے اور جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی علیؑ سے محبت کرتا ہو گا خدا اس کے لیے سکرات موت کی منزل آسان کر دے گا اور اس کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ قرار دے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا خدا اسے جنت میں اس کے بدن میں موجود رگوں کی تعداد کے برابر حوریں عطا فرمائے گا، اور اس کے خاندان میں سے ساٹھ لوگوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرے گا، اور اسے جنت میں اس کے جسم پر موجود بالوں کی تعداد کے برابر شہر عنایت فرمائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو کوئی بھی علیؑ کو پہچانتا ہو گا اور اس سے محبت کرے گا، خدا اس کے پاس ملک الموت کو اس طرح بھیجے گا جیسے

في الاشراف على فضل الاشراف (مخطوط)، و العيني الحيدر آبادي في مناقب سيدنا علي: ٥٠، و محمّد فتحا السوسي في الدرة الخريدة: ١/ ٢١١، و توفيق أبو علم في أهل البيت: ٤٩. أخرجه عن بعض المصادر أعلاه في إحقاق الحقّ: ٩/ ٤٨٦- ٤٩٠ و ج ١٨/ ٤٩٠- ٤٩٣. يأتي ما يشابهه في المنقبة- ٩٥-.

وہ اسے انبیاء کی روح قبض کرنے کے لیے بھیجتا ہے، اس سے منکر و نکیر کے سوالوں کی وحشت کو دور فرما دے گا، اس کی قبر کو منور فرمائے گا، اس کی قبر کو ستر سال کی مسافرت کے برابر وسیع کر دے گا اور خدا روز قیامت اس کا چہرہ سفید (و نورانی) کر دے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا خدا اس پر اپنے عرش کے سائے کا سایہ کرے گا اور اسے صدیقین، شہداء اور صالحین کی معیت سے نوازے گا، اور اسے سب سے بڑے خوف (یعنی وحشت محشر) اور روز قیامت کے ڈر سے امان عنایت فرمائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا خدا اس کی نیکیاں قبول فرمائے گا، اس کے گناہوں سے در گزر فرمائے گا، اور وہ جنت میں جناب حمزہؑ سید شہداء کا ساتھی ہو گا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو علیؑ سے محبت کرے گا خدا اس کے دل میں حکمت کو مستقر فرمائے گا اور اسے اس کی زبان سے جاری فرمائے گا نیز اس کے لیے ابواب رحمت کھول دے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا وہ زمین میں خدا کے خاندان کے نام سے پکارا جائے گا[1] اور خدا اس کے ذریعے ملائکہ اور حاملان عرش پر فخر و مباہات کرے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! جو کوئی بھی علیؑ سے محبت کرے گا اسے ایک فرشتہ عرش کے نیچے سے آواز دے گا: اے خدا کے بندے! اپنے اعمال کو از سر نو شروع کر کہ خدا نے تیرے تمام گناہ بخش دیے۔ آگاہ ہو جاؤ! جو علیؑ سے محبت کرے گا وہ روز قیامت اس صورت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہو گا۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ جو علیؑ سے محبت کرے گا خدا (روز قیامت) اس کے سر پر کرامت کا تاج اور اس کے تن پر حلہ عزت پہنائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا وہ پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزر جائے گا اور اسے وہاں کوئی صعوبت نہیں اٹھانی پڑے گی۔

آگاہ ہو جاؤ! جو کوئی بھی علیؑ سے محبت کرے گا خدا اس کے لیے جہنم اور نفاق سے برائت کا نامہ لکھ دے گا، اور اسے پل صراط پر سے گزرنے کے لیے گزر نامہ اور عذاب سے امان عنایت فرمائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ

---

[1] یعنی جس طرح انسان کو اس کا خاندان عزیز ہوتا ہے، خدا کو ایسے ہی امیر المومنینؑ کے محب عزیز ہیں. نہ یہ کہ نعوذ باللہ اس کا کوئی ایسا ہی خاندانی سلسلہ ہے جیسے انسانوں میں پایا جاتا ہے.

جو کوئی بھی علیؑ کی محبت رکھتا ہو گا نہ اس کے لیے نامہ اعمال کھولا جائے گا اور نہ میزان لگائی جائے گی، بلکہ اس سے تو کہا جائے گا: بنا حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جا۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا اسے حساب کتاب، میزان اور صراط سے امان عنایت کی جائے گی۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی آل محمدﷺ کی محبت پر مرا فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے، اور انبیاء کی ارواح اس سے ملنے آئیں گی، اور خدا اس کی وہ تمام حاجات قبول فرمائے گا جو وہ بارگاہ خدا میں رکھتا ہو گا۔

آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی آل محمدﷺ کے بغض پر مرا، کافر مرا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو آل محمدﷺ کی محبت پر مرا وہ ایمان پر مرا اور میں اس کی جنت کا ضامن ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی آل محمدﷺ کے بغض پر مرا وہ روز قیامت اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے ماتھے پر لکھا ہو گا: یہ شخص خدا کی رحمت سے مایوس ہے!۔ آگاہ ہو جاؤ! جو بھی آل محمدﷺ کے بغض پر مرا وہ جنت کی بو تک نہ سونگھ پائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو کوئی بھی آل محمدﷺ کے بغض پر مرا وہ قبر سے اس حال میں نکالا جائے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گا۔[۱]

---

[۱] ہو سکتا ہے کہ مندرجہ بالا حدیث کے مضمون میں سنائے گئے مژدے دیکھ کر بعض افراد افراط و تفریط کا شکار ہو جائیں۔ کچھ کو ایسا لگنے لگے کہ یہ جو کچھ بھی بیان ہوا رہا ہے مبالغہ آرائی کے سوا کچھ نہیں، اور کچھ ایسے کہ جن کا دامن بالکل ہی عمل سے خالی ہو اس حدیث کو اپنی شان میں سمجھنے لگیں۔ تو ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ اس حدیث میں کوئی مبالغہ نہیں ہے، محبت اہلبیت ہے ہی ایسی شہ کے جس کے پاس یہ ہو اس کے پاس سب کچھ ہے. لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس محبت کے کچھ تقاضے اور شرائط بھی ہیں یا جو کوئی بھی اس محبت کا دعویدار ہو اسے درجہ بالا مقامات سے نواز دیا جائے گا، تو جواب یہی ہے کہ اوپر بیان ہونے والے مقامات خود اس بات کے بیانگر ہیں کہ یہاں اکثر جملوں میں عام اور فقط زبانی دعوے سے متعلق محبت کی بات نہیں ہو رہی، بلکہ یہاں تو وہ محبت زیر بحث ہے جو اپنی تمام شرائط و تقاضوں کے ساتھ جلوہ نما ہو، اور پھر جس کے پاس یہ محبت ہو نیز جو امیر المومنینؑ کا عملی میدان میں حقیقی پیرو ہو وہ ان تمام مقامات کا سزاوار ہے، جیسے سلمان، ابوذر، مقداد و عمار وغیرہ۔۔۔

(۳۸)

ساکنان فردوس!

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّيْشَابُورِيُّ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْآجُرِّيُ[۱] قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ العزي قَالَ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: عَلِيٌّ ع مِنِّي (بِمَنْزِلَةِ دَمِي) مِنْ بَدَنِي مَنْ تَوَلَّاهُ رَشَدَ وَمَنْ أَحَبَّهُ نَهَجَ وَمَنْ تَبِعَهُ نَجَا (أَلَا وَإِنَّ عَلِيّاً) رَابِعُ الْأَرْبَعَةِ فِي الْفِرْدَوْسِ أَنَا وَهُوَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ[۲].

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کی میرے لیے وہی منزلت ہے جو میرے خون کی میرے بدن سے ہے، جو بھی اس کی ولایت قبول کرے گا ہدایت پائے گا، جو اس سے محبت کرے گا وہ صحیح راہ پر گامزن ہو گا، اور جو اس کی اتباع کرے گا وہ نجات پائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ علیؑ جنت کے چار ساکنین میں سے ہے؛ (اور وہ چار یہ ہیں) میں علیؑ، حسنؑ و حسینؑ۔

---

[۱] روى المصنّف(رحمه اللّه) عنهما ثلاث روايات اخرى نقلها السيّد ابن طاووس في جمال الأسبوع: ۱۳۸، ۱۴۲ و ۱۴۵. و فيه« الحسن الاجرى بمكّة».

[۲] عنه غاية المرام: ۲۰۷ ح ۱۱.

(۳۹)

نور کے ہاتھ میں ہاتھ۔۔۔!

حَدَّثَنِي الشَّرِيفُ الْحَسَنُ بْنُ حَمْزَةَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي (عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى)[۱] عَنِ الزُّهْرِيِ[۲] عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: مَنْ صَافَحَ عَلِيّاً ع فَكَأَنَّمَا صَافَحَنِي وَ مَنْ صَافَحَنِي فَكَأَنَّمَا صَافَحَ أَرْكَانَ الْعَرْشِ وَ مَنْ عَانَقَهُ فَكَأَنَّمَا عَانَقَنِي وَ مَنْ عَانَقَنِي فَكَأَنَّمَا عَانَقَ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ وَ مَنْ صَافَحَ مُحِبّاً لِعَلِيٍّ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ الذُّنُوبَ وَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ[۳].

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے بھی علیؑ سے مصافحہ کیا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا، اور جس نے مجھ سے مصافحہ کیا اس نے ارکان عرش سے مصافحہ کیا، جو علیؑ سے گلے ملا وہ مجھ سے گلے ملا اور جو مجھ سے گلے ملا پس بلاشک وہ تمام انبیاء سے گلے ملا۔ جو کوئی علیؑ کے کسی محب سے مصافحہ کرے تو خدا اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اسے بنا حساب جنت میں داخل کرے گا۔

---

[۱] في مناقب الخوارزمي: على.

[۲] في السند سقط، اذ ان ابن شاذان يروى عن الزهرى بخمس و سائط كما في المنقبة(۸۰) و(۸٤).

[۳] عنه البحار: ۲۷/ ۱۱۵ ح ۹۰.و رواه الخوارزمي في المناقب: ۲۲٦ بإسناده الى ابن شاذان، عنه مصباح الأنوار:۱۲۲(مخطوط)، و غاية المرام: ۵۸۳ ح ٤۷.

(۴۰)

علیؑ کے لیے خدائے عزیز و حکیم کی جانب سے تحفہ

حَدَّثَنِي الشَّيْخُ الصَّالِحُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطِيعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَاشِمِيُّ الْمَنْصُورِيُّ[1] قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ حَدَّثَنِي قَنْبَرٌ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ص قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ص عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ فَنَزَعَ قَمِيصَهُ وَ دَخَلَ الْمَاءَ فَجَاءَتْ مَوْجَةٌ فَأَخَذَتِ الْقَمِيصَ فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ص فَلَمْ يَجِدِ الْقَمِيصَ فَاغْتَمَّ لِذَلِكَ [غَمّاً شَدِيداً] فَإِذَا بِهَاتِفٍ يَهْتِفُ يَا أَبَا الْحَسَنِ انْظُرْ عَنْ يَمِينِكَ وَ خُذْ مَا تَرَى فَإِذَا إِزَارٌ[2] عَنْ يَمِينِهِ وَ فِيهِ قَمِيصٌ مَطْوِيٌّ فَأَخَذَهُ لِيَلْبَسَهُ فَسَقَطَتْ مِنْ جَيْبِهِ رُقْعَةٌ فِيهَا مَكْتُوبٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ هَدِيَّةٌ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هَذَا قَمِيصُ هَارُونَ بْنِ عِمْرَانَ ع كَذلِكَ وَ أَوْرَثْناها قَوْماً آخَرِينَ[3][1].

---

[1] هو محمّد بن أحمد بن عبيد اللّه بن أحمد بن عيسى بن المنصور الدوانيقي الهاشمی العباسيّ. روى عن عم أبيه عيسى بن أحمد بن عيسى بن المنصور، عن أبي محمّد صاحب العسكر عليه السلام معجزات و دلائل، ترجم له في رجال الطوسيّ: ۴۲۲ رقم ۱۴: ۵۰۰ رقم ۵۹، و رجال السيّد الخوئي: ۱۵/ ۱۴. و ترجم لعم أبيه في رجال الطوسيّ: ۴۱۷ رقم: ۲، رجال النجاشيّ: ۲۲۸، جامع الرواة: ۱/ ۶۴۹ و رجال السيّد الخوئي: ۱۳/ ۱۹۶.

[2] في نسخة« ب» و البحار و الخصائص: منديل، و في المناقب: ميزر.

[3] الدخان: ۲۸.

امام علی نقیؑ اپنے آباؤ اجداد کے توسط سے امام حسینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: امیر المومنینؑ کے غلام قنبرؓ کہتے ہیں: میں ایک دن امیر المومنینؑ کے ساتھ ساحل فرات پر کھڑا تھا، جناب امیر نے اپنا پیراہن اتارا اور پانی میں اتر گئے؛ اس اثناء میں پانی کی ایک موج آئی اور آپؑ کی قمیض کو اپنے ساتھ بہا لے گئی، جب امیر المومنینؑ دریا سے باہر آئے اور وہاں اپنی قمیض کو نہ پایا تو بہت فکر مند ہوئے۔ ناگہاں ہاتف غیبی نے صدا دی: اے ابو الحسنؑ! اپنی دائیں جانب دیکھو اور جو ملے اسے اٹھا لو۔

پس آپ داہنی جانب متوجہ ہوئے تو ایک پچھی میں سلا ہوا کرتا رکھا تھا، آپ نے وہ لباس اٹھا کر پہن لیا، اس کی جیب سے ایک رقعہ نکل کر گرا جس پر لکھا تھا: شروع اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے۔ یہ خدائے عزیز و حکیم کی جانب سے علی بن ابی طالبؑ کے لیے تحفہ ہے۔ یہ ہارون بن عمران کی قمیض ہے؛ اور ہم نے اس طرح دوسری قوموں کو وراثت (منتقل) کی۔

(۴۱)

علیؑ باب اللہ

---

[1] عنه غاية المرام: ٦٦٠ ح ١١٩.أورده في الخرائج و الجرائح: ٢٨٨ ح ٦٠(مخطوط) بالاسناد الى أبي جعفر الطوسيّ-- عن قنبر عنه البحار: ٣٩/ ١٢٦ ح ١٣، و اثبات الهداة: ٤/ ٥٥١ ح ٢٠١.و أورده ابن شهر اشوب: ٢/ ٦٩، عنه مدينة المعاجز: ١٦ ح ١٤. و في ص ٩٦ ح ٢٤٨ عن خصائص الرضى: ٢٥ و عن المناقب و عن أمالي الطوسيّ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ[1] رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ[2] قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ[3] قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ مُنْذِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: مَعَاشِرَ النَّاسِ اعْلَمُوا أَنَّ (اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ لَكُمْ) بَاباً مَنْ دَخَلَهُ أَمِنَ مِنَ النَّارِ وَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اهْدِنَا إِلَى هَذَا الْبَابِ حَتَّى نَعْرِفَهُ قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَخُو رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ خَلِيفَةُ اللَّهِ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا فَلْيَتَمَسَّكْ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَإِنَّ وَلَايَتَهُ وَلَايَتِي وَ طَاعَتَهُ طَاعَتِي مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَعْرِفَ الْحُجَّةَ بَعْدِي فَلْيَعْرِفْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع [مَعَاشِرَ النَّاسِ (مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَوَلَّى اللَّهَ وَ رَسُولَهُ) فَلْيَقْتَدِ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدِي] وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِي فَإِنَّهُمْ خُزَّانُ عِلْمِي فَقَامَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا عِدَّةُ الْأَئِمَّةِ فَقَالَ يَا جَابِرُ سَأَلْتَنِي رَحِمَكَ اللَّهُ عَنِ الْإِسْلَامِ بِأَجْمَعِهِ عِدَّتُهُمْ عِدَّةُ الشُّهُورِ وَ هِيَ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ[4] وَ عِدَّتُهُمْ عِدَّةُ الْعُيُونِ الَّتِي انْفَجَرَتْ لِمُوسَى

---

[1] ابن الوليد شيخ القميين و فقيههم و متقدمهم و وجههم، جليل القدر، عارف بالرجال قال عنه النجاشيّ:« ثقة ثقة» مات سنة ٣٤٣ هـ.ترجم له في رجال النجاشيّ: ٢٩٧، رجال ابن داود: ٣٠٤ و ص ٣٠٨، رجال الطوسيّ: ٤٩٥ رقم ٢٣، فهرست الطوسيّ: ١٥٦ رقم ٦٩٤، رجال العلّامة الحلّيّ: ١٤٧ رقم ٤٣، أعلام القرن الرابع: ٢٥٩، و رجال السيّد الخوئي: ١٥/ ٢٣٠.و في اليقين: ٦٠: محمّد بن الحسين بن أحمد بن جعفر.و في ص ١٣٢: محمّد بن الحسين بن أحمد، عن محمّد بن جعفر.و كلا القولين ضعيف. راجع رجال السيّد الخوئي: ١٥/ ١٦٧- ١٩٧.

[2] كذا في الأصل و اليقين. و الصحيح عندي: محمّد بن الحسن أي الصفار. لانه روى عن إبراهيم بن هاشم، و روى عنه ابن الوليد. راجع رجال السيّد الخوئي: ١٥/ ٢٨٦- ٢٨٧.

[3] في اليقين: ٦٠ و البحار: هشام. و هو تصحيف. صوابه ما في المتن.

[4] إشارة الى سورة التوبة: ٣٦.

بْنِ عِمْرَانَ ع حِينَ ضَرَبَ بِعَصَاهُ [الْحَجَرَ] فانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتا عَشْرَةَ عَيْناً[۱] وَ عِدَّتُهُمْ عِدَّةُ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ [قَالَ اللَّهُ تَعَالَى] وَ بَعَثْنا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيباً[۲] فَالْأَئِمَّةُ يَا جَابِرُ اثْنَا عَشَرَ [إِمَاماً] أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع وَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ[۳].

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگوں! جان لو کہ خدا نے تمہارے لیے ایک در قرار دیا ہے، جو بھی اس میں داخل ہو گا وہ جہنم اور سب سے بڑے ڈر (یعنی قیامت) سے امان میں ہے۔ اس وقت ابو سعید خدری کھڑے ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ ﷺ! ہماری اس باب کی جانب ہدایت کیجیے تاکہ ہم بھی اسے جان جائیں!

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ علی ابن ابی طالبؑ ہے؛ جو سید الوصیین، امیر المومنین، رب العالمین کے رسول کا بھائی، اور تمام انسانوں پر اللہ کا خلیفہ ہے۔ اے لوگوں! جو کوئی بھی پسند کرتا ہے کہ عروۃ الوثقیٰ (اللہ کی رسی) جس میں کوئی کمزوری نہیں سے متمسک ہو جائے پس اس چاہیے کہ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت سے متمسک ہو۔ کیونکہ بتحقیق اس کی ولایت میری ولایت اور اس کی اطاعت میری اطاعت ہے۔

اے لوگوں! اگر تم میرے بعد آنے والی (خدا کی) حجت کو جاننا پسند کرتے ہو تو پھر علی بن ابی طالبؑ کو جان لو۔ اے لوگوں! جو کوئی بھی یہ چاہتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرے اس کے لیے لازم ہے کہ میرے بعد علیؑ اور ان کی اولاد سے ہونے والے آئمہ جو میری ذریت سے ہونگے، کی پیروی کرے کہ وہ میرے علم کے خزانہ دار ہیں۔

---

[۱] إشارة الی سورة البقرة: ٦٠.

[۲] المائدة: ١٢.

[۳] عنه اليقين: ٦٠ و غاية المرام: ١٨ ح ١٥ و ص ٤٥ ح ٥٥، و ص ١٦٦ ح ٥٧ و ص ١٩٩ ح ٥٦ و ص ٥١٢ ح ١٨.-.- و رواه الكراجكيّ في الاستنصار: ٢٠ و ٢١ عن ابن شاذان، عنه اليقين: ١٣٢.و أخرجه في البحار: ٣٦/ ٢٦٣ ح ٨٤ عن اليقين بالطريقين.

پس جابر بن عبداللہ انصاریؓ کھڑے ہوئے اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ان آئمہ کی تعداد کتنی ہو گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جابر خدا تم پر رحمت نازل کرے! کہ تم نے مجھ سے تمام کے تمام اسلام کے بارے میں سوال کیا ہے۔ ان کی تعداد مہینوں کی تعداد کے برابر ہے جیسا کہ قرآن میں آیا ہے خدا کے یہاں بارہ ماہ ہیں اس دن سے جب سے خدا نے آسمانوں اور زمین کو خلق کیا۔ اماموں کی تعداد اتنی ہی ہے جتنی تعداد میں موسی بن عمرانؑ کے لیے پتھر پر عصا مارنے سے چشمے جاری ہوئے تھے؛ اور اس پتھر سے بارہ چشمے جاری ہوئے۔ ان کی تعداد نقبائے بنی اسرائیل کے برابر ہو گی جیسا کہ خدا فرماتا ہے: اور ہم نے بنی اسرائیل سے میثاق لیا اور ان میں بارہ نقیبوں کو مبعوث کیا۔ پس اے جابر! امام بارہ ہونگے، جن کا پہلا علیؑ اور آخری قائم المہدی (صلوات اللہ علیہم) ہے۔

(۴۲)

علیؑ کا وضو

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى[1] رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ[2] قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ

---

[1] هو ابن بابويه القمّيّ المعروف بالشيخ الصدوق: دعا الحجة عليه السلام لابيه أن يولد له مولود محدث فقيه فولد شيخنا الصدوق. ضع يدك على أي من كتب الرجال و التراجم تجد ترجمته كافية شافية.

[2] في الأصل: أزهر. و الظاهر أنّه تصحيف. اذ أن الشيخ الصدوق رحمه اللّه روى عن الحسن بن محمّد بن سعيد الهمدانيّ، عن فرات بن إبراهيم الكوفيّ- صاحب التفسير المعروف باسمه- حوالى خمسة عشرة رواية تقريبا، منها على سبيل المثال في معاني الأخبار: ٣٦ ح ٨ و ص ٥٦ ح ٥. فضائل الأشهر الثلاثة: ١٢٤ ح ١٣٢،

بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ص صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ عَلَى قَدَمَيْهِ فَقَالَ مَنْ يُحِبُّنِي وَ يُحِبُّ أَهْلَ بَيْتِي فَلْيَتَّبِعْنِي فَاتَّبَعْنَاهُ بِأَجْمَعِنَا حَتَّى أَتَى مَنْزِلَ فَاطِمَةَ ع فَقَرَعَ الْبَابَ قَرْعاً خَفِيفاً فَخَرَجَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع وَ عَلَيْهِ شَمْلَةٌ وَ يَدُهُ مُلَطَّخَةٌ بِالطِّينِ فَقَالَ [لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ] حَدِّثِ النَّاسَ بِمَا رَأَيْتَ أَمْسِ فَقَالَ [عَلِيٌّ ع] نَعَمْ (فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَمَا) أَنَا فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ أَرَدْتُ الطَّهُورَ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي الْمَاءُ فَوَجَّهْتُ (وَلَدَيَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ)[1] فِي طَلَبِ الْمَاءِ فَأَبْطَيَا عَلَيَّ فَإِذَا أَنَا بِهَاتِفٍ [يَهْتِفُ] يَا أَبَا الْحَسَنِ أَقْبِلْ عَلَى يَمِينِكَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا [أَنَا] بِقَدَسٍ[2] مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقٍ فِيهِ مَاءٌ أَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ[3] وَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فَوَجَدْتُ فِيهِ رَائِحَةَ الْوَرْدِ فَتَوَضَّأْتُ مِنْهُ وَ شَرِبْتُ جُرَعَاتٍ ثُمَّ قَطَرْتُ عَلَى رَأْسِي قَطْرَةً وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلَى فُؤَادِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص هَلْ تَدْرِي مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ الْقَدَسُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْقَدَسُ مِنْ أَقْدَاسِ الْجَنَّةِ وَ الْمَاءُ مِنْ تَحْتِ شَجَرَةِ طُوبَى أَوْ قَالَ مِنْ نَهَرِ الْكَوْثَرِ وَ أَمَّا الْقَطْرَةُ فَمِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ثُمَّ ضَمَّهُ [رَسُولُ اللَّهِ ص] إِلَى صَدْرِهِ وَ قَبَّلَ [مَا] بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ حَبِيبِي مَنْ كَانَ خَادِمُهُ بِالْأَمْسِ جَبْرَئِيلَ ع [فَمَحَلُّهُ وَ قَدْرُهُ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ][4].

ابن عباس کہتے ہیں: ایک دن ہم نے نماز عصر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہؐ کھڑے ہوئے اور فرمایا: جو کوئی بھی مجھ سے اور میرے اہلبیتؑ سے محبت کرتا ہے وہ میرے پیچھے پیچھے آئے۔ پس ہم سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو لیے یہاں تک کہ فاطمہ زہراؑ کا گھر آ گیا۔ رسول

عيون الأخبار: ۱/ ۲٦۲ ح ۲۲، الخصال:٤۱۸ ح ۱۱ و غيرها. كما و روى فرات الكوفيّ عن أحمد بن موسى في تفسيره كثيرا منها في ص ۲، ٤، ۱۰۳ و غيرها.

[1] في نسخة« ب»: ولداى، و في المدينة و غاية المرام: الحسن و الحسين.

[2] في المطبوع: يا أبا الحسن التفت فإذا أنا بقدح، و كذا في باقى المواضع. و القدس- بالفتح-: السطل بلغة أهل الحجاز لانه يتقدس منه: أى يتطهر فيه.

[3] في المطبوع: اللبن.

[4] عنه غاية المرام: ٦۳۸ ح ٤، و مدينة المعاجز: ۹٦ ح ۲٤٥.

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستہ سے دق الباب کیا۔ علیؑ باہر آئے تو (ہم نے دیکھا) ان کے دوش پر بنا آستیوں والی قبا تھی اور آپ کے ہاتھ مٹی میں سنے ہوئے تھے (ظاہر تھا کہ آپ گھر کی مرمت میں مصروف تھے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا اباالحسنؑ! لوگوں کے لیے کل کا ماجرا بیان کرو! علیؑ نے کہا: بہت بہتر میرے ماں باپ آپ پر فدا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کل نماز ظہر کے وقت میں چاہتا تھا کہ وضو کروں لیکن میرے پاس پانی موجود نہیں تھا۔ میں نے اپنے بیٹوں حسن و حسین (علیہما السلام) کو پانی لانے کے لیے بھیجا، لیکن انہوں نے آنے میں کچھ دیر کر دی (اور نماز کا اول وقت ہاتھ سے جاتا دیکھائی دیا) اچانک ہاتف غیبی نے صدا دی: اے ابوالحسنؑ! اپنی دائیں جانب دیکھو۔ میں نے اس طرف رخ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سونے کا ایک چھوٹا برتن (ہوا میں) معلق ہے، جس میں ایسا پانی موجود تھا جو برف (یا دودھ) سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں تھا، اس کی خوشبو گلاب کی سی تھی، میں نے اس سے وضو کیا اور اس میں سے تھوڑا سا پانی پیا بھی، اس کے بعد میں نے اس کے چند قطرے اپنے سر پر بھی ڈالے جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل میں بھی محسوس کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال کیا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ برتن کہاں سے آیا تھا؟ علیؑ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا ہوئے: وہ برتن جنت کے برتنوں میں سے ایک تھا اور اس میں موجود پانی شجرہ طوبی کے نیچے کا پانی تھا یا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا وہ حوض کوثر کا پانی تھا۔ اور وہ قطرہ (جس کی ٹھنڈک علیؑ نے دل میں بھی محسوس کی) تہہ عرش سے تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو اپنے سینے سے چمٹا لیا اور ان کی پیشانی پر بوسہ دے کر بولے: اے میرے دوست! کل جبرائیلؑ جس کا خادم تھا خدا کے نزدیک اس کی قدر و منزلت بہت عظیم ہے۔

(۴۳)

خدایاامیرالمومنین، سیدالمسلمین اورامام المتقین کو بھیج۔۔۔!

حَدَّثَنِي الشَّرِيفُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكَاتِبُ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ[1] بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَظِيمِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ زِيَادٍ الْبَزَّازُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ رَافِعٍ[2] مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ: كُنْتُ غُلَاماً أَخْدِمُ عَائِشَةَ فَكُنْتُ إِذَا كَانَ النَّبِيُّ ص عِنْدَهَا قَرِيباً أُعَاطِيهِمْ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ص عِنْدَهَا ذَاتَ يَوْمٍ (وَ إِذَا دَاقٌّ يَدُقُّ) الْبَابَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا جَارِيَةٌ مَعَهَا طَبَقٌ مُغَطًّى قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَقَالَتْ أَدْخِلْهَا فَدَخَلَتْ فَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْ عَائِشَةَ فَوَضَعَتْهُ عَائِشَةُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ص فَجَعَلَ يَتَنَاوَلُ مِنْهُ وَ يَأْكُلُ وَ خَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ص لَيْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدَ الْمُسْلِمِينَ وَ إِمَامَ الْمُتَّقِينَ يَأْكُلُ مَعِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَ مَنْ (هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ الْمُجْتَمِعَةُ فِيهِ هَذِهِ الْخِصَالُ) فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ الْكَلَامَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ [النَّبِيُّ ص] (فَجَاءَ أَحَدٌ وَ دَقَّ عَلَيْنَا) الْبَابَ (فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ فَرَجَعْتُ وَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ص عَلِيٌّ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ أَدْخِلْهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ)[3] مَرْحَباً وَ أَهْلًا [بِكَ] لَقَدْ تَمَنَّيْتُكَ مَرَّتَيْنِ حَتَّى لَمَّا أَبْطَأْتَ عَلَيَّ سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَأْتِيَنِي بِكَ اجْلِسْ وَ كُلْ

---

[1] كذا في الأصل، و في اليقين: حميد. و الصحيح عندي: أحمد، اذ أنّه روى عن عبد العظيم الحسنى اثنا عشر رواية كلها في الكافي. راجع رجال السيّد الخوئي: ١٠/ ٤٨- ٥٤.

[2] كذا في الأصل و بشارة المصطفى و البحار. و في اليقين: ١٣: أبى رافع، و في ص ٦١: نافع. و نافع هو مولى لابن عمر و أمّ سلمة. تقريب التهذيب: ٢/ ٢٩٦ رقم ٢٩ و ٣٠.

[3] في نسخة« ب» و اليقين: فرجعت فقلت: هذا عليّ بن أبي طالب، فقال النبيّ صلّى اللّه عليه و آله.

فَجَلَسَ وَ أَكَلَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ص [يَا عَلِيُّ] قَاتَلَ اللّٰهُ مَنْ قَاتَلَكَ وَ عَادَى مَنْ عَادَاكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَ مَنْ يُقَاتِلُهُ وَ [مَنْ] يُعَادِيهِ قَالَ أَنْتِ وَ مَنْ مَعَكِ مَرَّتَيْنِ [أَيْدِيهِمْ أَيْدِيهِمْ مَعَكِ مَرَّتَيْنِ تَرْضَيْنَ بِذَلِكِ وَ لَا تُنْكِرِيهِ][1 2].

ابو رافع کہتے ہیں: میں عائشہ کا غلام تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ کے گھر میں تھے اور میں ان کی خدمت میں مصروف تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ میں باہر گیا تو دیکھا کہ ایک کنیز ہے جس کے ہاتھ میں ایک کپڑے سے ڈھکا ہوا طبق تھا۔ میں اندر گیا اور عائشہ کو خبر دی۔ عائشہ نے کہا: اسے اندر آنے دو۔ وہ کنیز کمرے میں داخل ہوئی اور اس نے وہ طبق عائشہ کے سامنے رکھ دیا۔ عائشہ نے اسے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے تناول فرمانا شروع کر دیا اور کنیز واپس چلی گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت فرمایا: اے کاش! امیر المومنین، سید المسلمین اور امام المتقین بھی ہوتے اور میرے ساتھ یہ غذا کھاتے!۔ عائشہ نے پوچھا: یہ کون ہے جس میں یہ ساری صفات جمع ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب نہ دیا اور پھر یہی بات ارشاد فرمائی۔ عائشہ نے دوبارہ پوچھا یہ کون ہے؟ آپ نے پھر بھی جواب نہیں دیا۔ اسی اثناء میں دق الباب ہوا، میں باہر گیا تو دیکھا علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ میں واپس پلٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جا کر خبر دی کہ علیؑ آئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہیں اندر آنے دو۔ اس کے بعد فرمایا: اے ابوالحسنؑ! خوش آمدید! میں نے دوبارہ تمہیں دیکھنے کی آرزو کی اور جب میں نے دیکھا کہ تم نے آنے میں دیر کر دی تو میں نے خدا سے چاہا کہ وہ تجھے میرے پاس بھیج دے تا کہ تم (میرے ساتھ) بیٹھو اور یہ کھانا کھاؤ۔

---

[1] من اليقين و المطبوع.

[2] عنه اليقين: ٦١، و غاية المرام: ١٨ ح ١٦، و ص ٤٥ ح ٥٦ و ص ٦٢٠ ح ٢٠. و رواه ابن مردويه في المناقب بإسناده الى إسماعيل بن زياد البزاز، عنه كشف الغمّة:١/ ٣٤٣، و غاية المرام: ٢٠ ح ٣١، و اليقين: ١٣.و رواه الطبريّ في بشارة المصطفى: ١٦٥ بإسناده الى رافع مولى عائشة، عنه البحار:٣٨/ ٣٥١ ح ٣ و عن اليقين.و أورده في مصباح الأنوار: ١٥٦(مخطوط) عن ابن إدريس، و فيه:« أنت يا حميراء و من معك، حتى قالها ثلاثا».

علیؑ بیٹھ گئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تناول فرمانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! خدا اسے قتل کرے جو تمہیں قتل کرے اور اس سے دشمنی رکھے جو تم سے دشمنی کرے۔ عائشہ نے پوچھا: کون ہے وہ جو علیؑ کو قتل کرے گا اور ان سے بغض رکھے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور دوبارہ یہی دعا فرمائی۔ عائشہ نے پھر پوچھا: کون ہے جو علیؑ کو قتل کرے گا اور ان سے بغض رکھے گا؟ اس وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا: اے عائشہ تم اور تمہارے ساتھی۔

(۴۴)

مخلوق کو خالق سے ملانے والی کڑی

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمْزَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَمِيلُ[1] بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: فَاطِمَةُ مُهْجَةُ قَلْبِي وَ ابْنَاهَا ثَمَرَةُ فُؤَادِي وَ بَعْلُهَا نُورُ بَصَرِي وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِهَا أُمَنَاءُ رَبِّي وَ حَبْلُهُ الْمَمْدُودُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ خَلْقِهِ مَنِ اعْتَصَمَ بِهِ نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ هَوَى[2].

[1] في البحار و المقتل: حميد، و هو تصحيف.و هو جميل بن صالح الأسدى الكوفيّ من أصحاب الصادق و الكاظم عليهما السلام. رجال السيّد الخوئي: ٤/ ١٦٠.

[2] عنه غاية المرام: ٤٦ ح ٥٧. و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين: ١/ ٥٩، و جار اللّه محمود بن عمر الزمخشريّ في المناقب: ٢١٣(مخطوط) باسنادهما الى ابن شاذان.و رواه الحموينى في فرائد السمطين: ٢/ ٦٦ ح ٣٩٠ بإسناده الى الخوارزمي، عنه ينابيع المودة: ٨٢.و أخرجه في الطرائف: ١١٧ ح ١٨٠، و الصراط المستقيم: ٢/ ٤٢، عنه جار اللّه الزمخشريّ.و أخرجه في البحار: ٢٣/ ١٠٠ ح ١٦ عن الطرائف.و أورده شاذان بن جبريل في الفضائل: ١٤٦، و الروضة في الفضائل: ١٤٤ عن جابر بن عبد اللّه الأنصاريّ.و رواه ابن حسنويه

امام صادقؑ اپنے آباؤ واجداد کے ذریعے سے امام حسینؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہؑ میرے قلب کی حیات، اس کے بیٹے میرے دل کا ثمر، اسکا شوہر میری آنکھوں کی ٹھنڈک، اس کی نسل سے آنے والے آئمہ میرے رب کے امین، اور مخلوق کو خدا سے ملانے والی کڑی ہیں۔ جوان سے متمسک ہوا وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے روگردانی کی وہ ہلاک ہو

(۴۵)

سورج پر لکھی عبارتیں

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبَانَ الصالي[1] رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ امان الْعَامِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ[2] بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: إِنَّ لِلشَّمْسِ وَجْهَيْنِ فَوَجْهٌ يُضِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَ وَجْهٌ يُضِيءُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَ عَلَى

في درر بحر المناقب: ١٠٦(مخطوط)، و محمّد بن أبي الفوارس في الأربعين: ١٤(مخطوط) باسنادهما الى جابر.عنهما إحقاق الحقّ: ١٣/ ٧٩ و ج ٤/ ٢٨٨ على التوالى.

[1] تقدمت ترجمته في المنقبة(١٦).

[2] كذا في الأصل. و لم أجد له ذكرا في ما عندنا من كتب التراجم، و انما وجدته باسم(عتبة) و يكنى أبو عميس المسعوديّ، و الظاهر أنّه هو الصحيح.عده الشيخ الطوسيّ في رجاله: ٢٦٢ رقم ٦٤٥ من أصحاب الصادق عليه السلام.و وثقه ابن سعد في طبقاته: ٦/ ٣٦٦، و ابن حجر العسقلانى في تقريب التهذيب: ٢/ ٤ رقم ١٧.

الْوَجْهَيْنِ مِنْهُمَا كِتَابَةٌ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا تِلْكَ الْكِتَابَةُ؟ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَم فَقَالَ الْكِتَابَةُ الَّتِي تَلِي أَهْلَ السَّمَاءِ اللَّهُ نُورُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ[1] وَأَمَّا الْكِتَابَةُ الَّتِي تَلِي [أَهْلَ] الْأَرْضِ عَلِيٌّ ع نُورُ الْأَرَضِينَ[2].

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: سورج کے دو رخ ہیں، ایک رخ اہل آسمان کے لیے ہے اور دوسرا رخ اہل زمین کے لیے۔ ان دونوں رخوں پر (الگ الگ) عبارتیں لکھی ہوئی ہیں۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ عبارتیں کیا ہیں؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل آسمان سے متعلق رخ پر لکھی گئی عبارت یہ ہے: اللَّهُ نُورُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ (اللہ زمین و آسمان کا نور ہے)۔ اور اہل زمین سے متعلق رخ پر کندہ عبارت یہ ہے: عَلِيٌّ ع نُورُ الْأَرَضِينَ (علیؑ زمینوں کا نور ہے)۔

(۴۶)

بے فائدہ اعمال

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّيَّانُ بْنُ الصَّلْتِ[3] قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا ع يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي

---

[1] النور: ۳۵.

[2] عنه البحار: ۲۷/ ۹ ح ۲۱ و مدينة المعاجز: ۱۵۸ ح ۴۳۲.

[3] في الأصل: الفضل. و لم أعثر له على اسم في ما عندنا من كتب التراجم. و في نسخة« ب» و البحار و المطبوع: أبي الصلت الهروى خادم الرضا عليه السلام، و لعله خلط بين الريان بن الصلت و بينه، و كلاهما رويا عن الإمام الرضا عليه السلام. راجع رجال السيّد الخوئي: ۷/ ۲۱۰ و ۲۱۱. و ما أثبتناه في المتن الارجح يؤيده أن جعفر بن محمّد القمّيّ روى هذا الحديث في كتابه المسلسلات: ۱۱۳ عن عليّ بن محمّد العلوى عن أحمد بن زياد بن جعفر بهذا الاسناد الى الريان بن الصلت.

مُوسَى ع يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي جَعْفَراً ع يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي مُحَمَّداً ع يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي عَلِيّاً ع يَقُولُ سَمِعْتُ [أَبِي الْحُسَيْنَ ع يَقُولُ سَمِعْتُ][۱] أَبِي عَلِيّاً أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ [سَمِعْتُ جَبْرَئِيلَ ع يَقُولُ] سَمِعْتُ اللَّهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقُولُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي وَ نُورِي فِي بِلَادِي وَ أَمِينِي عَلَى عِلْمِي لَا أُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَرَفَهُ وَ إِنْ عَصَانِي وَ لَا أُدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَنْكَرَهُ وَ إِنْ أَطَاعَنِي[۲].

اباصلت ہروی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام رضاؑ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے بابا موسی بن جعفر الکاظمؑ سے سنا، انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادقؑ سے سنا، انہوں نے اپنے والد امام محمد باقرؑ سے سنا، انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین زین العابدینؑ سے سنا، انہوں نے اپنے والد امام حسینؑ سے سنا، انہوں نے اپنے والد امیر المومنین علیؑ سے سنا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جبرائیل نے بیان کیا کہ خداوند عالم فرماتا ہے:

علی بن ابی طالبؑ میری مخلوق پر میری حجت، میری آبادیوں میں میرا نور ہے اور میرے علم پر میرا امین ہے، میں اس شخص کو جہنم میں نہیں ڈالوں گا جو اس کو پہچانتا ہو چاہے اس نے گناہ ہی کیوں نہ کیے ہوں،[۳] اور میں اس شخص کو جنت میں نہیں جانے دونگا جس نے اس کا انکار کیا چاہے وہ میری اطاعت ہی کرتا رہا ہو۔[٤]

[۱] من نسخة« ب» و المطبوع.

[۲] عنه البحار: ۲۷/ ۱۱٦ ح ۹۱ و غاية المرام: ۵۱۲ ح ۱۹.

[۳] 'جانتا ہو' یعنی اس کی ولایت رکھتا ہو اور اس کی پیروی کرتا ہو. لیکن اس سے کچھ گناہ سرزد ہوئے ہوں تو علیؑ کی ولایت کے طفیل خدا اس کے گناہ معاف فرمادے گا، نہ یہ کہ وہ فقط زبانی جمع خرچ رکھتا ہو اور عملی میدان میں علیؑ سے زیادہ علیؑ کے رقیبوں اور دشمنوں سے مماثلت رکھتا ہو.

[٤] یعنی اگر کسی نے نماز روزہ، حج زکات وغیرہ جیسے اعمال حسنہ تو انجام دیے لیکن علیؑ کی ولایت قبول نہیں کی تو خدا بنا ولایت اس سے یہ اعمال قبول نہیں کرے گا اور اسے جہنم رسید فرمائے گا۔ کیونکہ قبولیت اعمال کی شرط ولایت ہے.

(۴۷)

انبیاءورسل، شہداءاور صدیقین علیؑ پر رشک کرتے ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَذَارِيُّ[1] الْخَيَّاطُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ نُوحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الرَّيَّانِ قَالَ حَدَّثَنِي مِلَاكُ[2] بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَوْ وُضِعَ إِيمَانُ الْخَلَائِقِ وَ أَعْمَالُهُمْ فِي (كِفَّةِ مِيزَانٍ) وَ وُضِعَ عَمَلُكَ (لِيَوْمٍ وَاحِدٍ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى لَرَجَحَ عَمَلُكَ لِيَوْمٍ وَاحِدٍ) عَلَى جَمِيعِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ وَ إِنَّ اللَّهَ بَاهَى بِكَ يَوْمَ أُحُدٍ مَلَائِكَتَهُ الْمُقَرَّبِينَ وَ رَفَعَ الْحُجُب مِنَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ أَشْرَقَتْ إِلَيْكَ الْجَنَّةُ وَ مَا فِيهَا وَ ابْتَهَجَ بِفِعْلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيُعَوِّضُكَ بِذَلِكَ الْيَوْمِ مَا يَغْبِطُكَ بِهِ كُلُّ نَبِيٍّ وَ رَسُولٍ وَ صِدِّيقٍ وَ شَهِيدٍ[3].

---

[1] في الأصل: المزادى.و في رجال النجاشيّ: المرادى(خ المزادى) و كلها تصحيف.و ما في المتن كما ضبطه المامقاني في رجاله: ١/ ٣٢ نسبة الى« مذار» و هي بلدة في ميسان بين واسط و البصرة بها دفن عبد اللّه بن عليّ بن أبي طالب عليه السلام.ذكرها في معجم البلدان: ٥/ ٨٨.ترجم له في فهرست الطوسيّ: ٧ و رجاله: ٤٥١ رقم ٧٦، رجال النجاشيّ: ١٦، رجال العلامة الحلى: ٥، جامع الرواة: ١/ ٣٢، لسان الميزان: ١/ ١١٠، أعلام الشيعة في القرن الرابع: ٥.

[2] كذا في الأصل، و الظاهر أنّه مالك بن عطية البجليّ الكوفيّ الاحمسى من أصحاب الباقر و الصادق عليهما السلام. رجال السيّد الخوئي: ١٤/ ١٧٧.

[3] عنه غاية المرام: ٥٠٨ ح ٨.و أخرجه في ينابيع المودة: ٦٤ و ١٢٧ عن صاحب المناقب و ابن المغازلي باسنادهما الى الصادق عليه السلام.

امام صادقؑ اپنے آباؤ و اجداد کے توسط سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنینؑ سے ارشاد فرمایا: اے ابا الحسنؑ! اگر تمام خلائق کا ایمان اور اعمال ترازو کے ایک پلڑے میں اور تمہارے ایک دن کا عمل دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو تمہارے ایک دن کا عمل باقی خلائق کے تمام اعمال پر بھاری ہوگا۔ بے شک خدا نے روز احد ملائکہ مقربین پر تمہارے ذریعے سے فخر و مباہات کی؛ اس نے اس دن ساتوں آسمانوں سے پردے اٹھا دیے اور تمہیں جنت اور جو کچھ اس میں تھا کا دیدار کروایا، رب العالمین تمہارے اعمال سے راضی ہوا اور اس نے اس دن کے بدلے ایسی پاداش عطا کی کہ تمام انبیاء و رسل اور صدیقین و شہداء تم پر رشک کرتے ہیں۔

(۴۸)

علیؑ اور تین گروہ

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ[۱] رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أُذَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: يَا عَلِيُّ مَثَلُكَ فِي أُمَّتِي مَثَلُ الْمَسِيحِ

[۱] هو أحمد بن محمّد بن سليمان بن الحسن بن بكير بن أعين بن سنسن أبو غالب الزراری شيخ الإماميّة في عصره و استاذهم و ثقتهم و فقيههم و نقيبهم، له مصنّفات كثيرة، ولد سنة ٢٨٥ و توفى في سنة ٣٦٨ هـ.تجد ترجمته في رجال النجاشيّ: ٦٥، فهرست الطوسيّ: ٣١، رجال الطوسيّ: ٤٤٣ رقم ٣٤، ثقات الرواة: ١/ ٨٢، الاعلام للزركلى: ١/ ٢٠٢، رجال السيّد الخوئي: ٢/ ٢٨٧.

عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ افْتَرَقَ قَوْمُهُ ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ (مُؤْمِنُونَ وَ هُمُ الْحَوَارِيُّونَ)[1] وَ فِرْقَةٌ عَادَوْهُ وَ هُمُ الْيَهُودُ وَ فِرْقَةٌ غَلَوْا فِيهِ فَخَرَجُوا عَنِ الْإِيمَانِ وَ إِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ شِيعَتُكَ وَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَ فِرْقَةٌ أَعْدَاؤُكَ وَ هُمُ الشَّاكُّونَ وَ فِرْقَةٌ غُلَاةٌ فِيكَ فَهُمُ الْجَاحِدُونَ وَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ وَ شِيعَتُكَ وَ مُحِبُّو شِيعَتِكَ فِي الْجَنَّةِ (وَ أَعْدَاؤُكَ وَ الْغُلَاةُ فِي مَحَبَّتِكَ) فِي النَّارِ[2].

امام صادقؑ اپنے آباؤ واجداد کے توسط سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ! میری امت میں تمہاری مثال عیسیٰؑ کی سی ہے؛ جن کے معاملے میں ان کی قوم تین فرقوں میں تقسیم ہو گئی؛ ان میں سے ایک فرقہ مومنین کا تھا جو حواریوں پر مشتمل تھا، دوسرا فرقہ عیسیٰ کے دشمنوں کا تھا جو یہودی تھے، اور تیسرا گروہ غالیوں کا تھا جو (عیسیٰ کو خدا یا خدا کا بیٹا کہنے کی وجہ سے) ایمان سے خارج ہو گئے تھے۔ بے شک میری امت بھی تیرے بارے میں تین فرقوں میں بٹ جائے گی: پہلا گروہ تیرے شیعوں کا ہو گا اور یہی مومن ہونگے، دوسرا فرقہ تیرے دشمنوں کا ہو گا اور وہ جو شک کرنے والے ہونگے، اور تیسرا گروہ غالیوں کا ہو گا جو جاحد و کافر ہونگے۔ اے علیؑ! تو، تیرے شیعہ اور تیرے شیعوں کے محبین جنت میں ہونگے، اور تیرے دشمن اور تیرے محبت میں زیادہ روی کرنے والے غالی جہنم جائینگے۔

[1] في نسخة« أ»: منهم المؤمنون.

[2] عنه البحار: ۲۵/ ۲۶۴ ح ٤.و رواه الخوارزمي في المناقب: ۲۲٦ بإسناده الى ابن شاذان، عنه مصباح الأنوار: ۲۳(مخطوط) و ينابيع المودة: ۱۰۹.

(۴۹)

علمدارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى[1] رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَعْرُوفُ بِشَلَقَانَ[2] عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ ع عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَقَامَ أَبُو دُجَانَةَ وَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَ لَمْ تُخْبِرْنَا عَنِ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّهُ أَخْبَرَكَ أَنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أَنْتَ وَ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتُكَ قَالَ بَلَى وَ لَكِنْ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ حَامِلَ لِوَاءِ الْقَوْمِ إِمَامُهُمْ وَ عَلِيٌّ حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيَّ (وَ هُوَ صَاحِبُ رَايَتِي فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ

---

[1] هو الشيخ الثقة الجليل هارون بن موسى بن أحمد بن سعيد التلعكبرى، عظيم المنزلة عديم النظير، واسع المنزلة و الرواية، روى جميع الأصول و المصنّفات، توفى في ربيع الآخر من سنة ۳۸۵، و سمع من جعفر بن عليّ بن سهل بن فروخ الدقاق الحافظ في سنة ۳۲۸ و ما بعدها، و له منه اجازة(رجال الشيخ: ٤٦٠ رقم ۲۱).تجد ترجمته في: الاعلام للزركلى: ۹/ ٤٦، أعلام القرن الرابع: ۳۲۸، أعيان الشيعة:۱۰/ ۲۳٦، توضيح الاشتباه: ۲۹٥، جامع الرواة: ۲/ ۳۰۸، رجال الشيخ الطوسيّ:٥۱٦، رجال ابن داود: ۳٦٥، رجال العلّامة الحلّيّ: ۱۸۰، رجال النجاشيّ: ۳٤۳ و كثير غيرهم.

[2] خ ل: شلقاف. و في غاية المرام: سلقان. و كلاهما تصحيف ما في المتن.علما أن المعروف بشلقان هو: عيسى بن أبي منصور صبيح العزرمى من أصحاب الصادق قال عنه عليه السلام: من أحبّ أن يرى رجلا من أهل الجنة فلينظر الى هذا. رجال السيّد الخوئي: ۱۳/ ۲۳۰ و الكنى و الألقاب: ۲/ ۲۳۰.و ليس هناك رجل آخر يعرف بشلقان غيره، فلعله حدث سقط في السند و اللّه أعلم.

قَبْلِي فَإِنَّ الْعَلَمَ مَعَهُ) وَأَنَا عَلَى أَثَرِهِ فَقَامَ عَلِيٌّ ع وَقَدْ أَشْرَقَ وَجْهُهُ سُرُوراً وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَرَّفَنَا بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ[1].

امام صادقؑ اپنے والد سے وہ جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم سے سنا: انبیاء اور صدیقین میں سے جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والا شخص علی بن ابی طالبؑ ہے۔ اس وقت ابودجانہ کھڑے ہوئے اور کہا: یارسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم! کیا آپ ہی نے ہمیں نہیں بتایا تھا کہ اللہ نے آپ کو خبر دی ہے کہ کسی بھی نبی اور اس کی امت پر جنت اس وقت تک حرام ہے جب تک آپؐ خود اور آپؐ کی امت جنت میں تشریف نہ لے جائیں؟ رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: ہاں (میں نے کہا تھا) لیکن کیا تم نہیں جانتے کے علمدار ہمیشہ آگے ہوتا ہے؟ اور علیؑ بروز قیامت صاحب لوائے الحمد ہونگے، وہ میرا علمدار ہے، پس اس لیے وہ مجھ سے پہلے جنت میں داخل ہوگا کیونکہ علم اس کے ہاتھ میں ہوگا اور میں اس کے پیچھے ہونگا۔

اس وقت علیؑ کھڑے ہوئے جب کہ خوشی سے ان کا چہرہ مسرور تھا اور وہ کہہ رہے تھے: یارسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم! حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمیں آپؐ کے ذریعے سے شرف بخشا۔

---

[1] رواه في مناقب الخوارزمي: ٢٢٧ بإسناده الى ابن شاذان، عنه المحتضر: ٩٧، و مصباح الانوار: ١١١(مخطوط) و غاية المرام: ٦٧٩ ح ٩ و ص ٦٨٣ ح ١١.و روى نحوه فرات الكوفيّ في تفسيره: ١٧٥ بإسناده الى جابر، عنه البحار: ٧/ ٢٠٩ ح ١٠٠ و ج ٨/ ٥ ح ٨، و ج ٣٩/ ٢١٨ ح ١١.و أخرجه الحسن بن سليمان في كتابه تفضيل الأئمّة على الأنبياء نقلا عن كتاب القائم للفضل ابن شاذان، عنه البحار: ٢٦/ ٣١٨ ح ٨٧.و أخرجه شاذان بن جبريل في كتابيه الفضائل: ١٢٣ و في الروضة في الفضائل: ٣١(مخطوط) عن فخر الدين الطبريّ.و أورده المفيد في الاختصاص: ٣٥٤.و أخرجه في البحار: ٣٦/ ٦٤ ح ٣ عن كشف الغمّة: ١/ ٣٢١ و عن تأويل الآيات: ٦٢٩ ح ٢.

(۵۰)

علیؑ حجت کے قائم کرنے والے

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ هَارُونُ بْنُ مُوسَى التَّلَّعُكْبَرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي قيماز الْعَطَّارُ أَبُو قَمَرٍ[۱] قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَ نَفَخَ فِيهِ [مِنْ] رُوحِهِ عَطَسَ آدَمُ وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ حَمِدْتَنِي عَبْدِي وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَوْ لَا عَبْدَانِ أُرِيدُ أَنْ أَخْلُقَهُمَا فِي دَارِ الدُّنْيَا مَا خَلَقْتُكَ قَالَ إِلَهِي فَيَكُونَانِ مِنِّي قَالَ نَعَمْ يَا آدَمُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَ انْظُرْ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مَكْتُوبٌ عَلَى الْعَرْشِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ [رَسُولُ اللَّهِ] نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَ عَلِيٌّ مُقِيمُ الْحُجَّةِ مَنْ عَرَفَ حَقَّ عَلِيٍّ ع زَكَى وَ طَهُرَ وَ مَنْ أَنْكَرَ حَقَّهُ لُعِنَ وَ خَابَ أَقْسَمْتُ بِعِزَّتِي أَنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَهُ وَ إِنْ عَصَانِي وَ أُقْسِمُ بِعِزَّتِي أَنْ أُدْخِلَ النَّارَ مَنْ عَصَاهُ وَ إِنْ أَطَاعَنِي[۲].

---

[۱] في المناقب: فيحان العطّار أبو نصر. و في المصباح: افتخار العطّار أبو نصر. و في غاية المرام: فيحان العدل أبو نصر.

[۲] رواه الخوارزمي في المناقب: ۲۲۷ بإسناده الى ابن شاذان، عنه غاية المرام: ۷ ح ۱٦ و ص ۲۸ ح ۹، و ص ۲۵۰ ح ٤، و ص ۵۸۳ ح ٤۸ و ينابيع المودة: ۱۱، و مصباح الأنوار: ۹٤ (مخطوط). و رواه الطبريّ في بشارة المصطفى: ٦۸ بإسناده الى الأعمش، عنه البحار: ٦۸/ ۱۳۰ ح ٦۱ و أورده في تأويل الآيات: ٤۷ ح ۲۲ عن الشيخ الطوسيّ. و أورده شاذان بن جبريل في الفضائل: ۱۵۲ ح ۷۹، و في الروضة في الفضائل: ۱٤۸ ح ۱٤۵ (مخطوط) عن ابن مسعود. و أخرجه في إحقاق الحقّ: ٤/ ۱٤٤ عن كتاب الأربعين للحافظ بن أبي الفوارس: ۲۷ (مخطوط) و في ص ۲۲۲ عن درر بحر المناقب للشيخ الحنفيّ الموصلي: ۱۲۰ (مخطوط)-- و عن المناقب المرتضوية. و أخرجه في ج ۱۵/ ۱۷۹ عن أرجح المطالب للامرتسرى: ۲۹.

عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب خدا نے آدمؑ کو خلق کیا اور ان میں اپنی روح پھونکی، تو آدم کو چھینک آئی؛ آدم نے فوراً کہا: الحمد للہ! پس خدا نے آدم پر وحی کی: اے میرے بندے! تو نے میری حمد کی؛ مجھے میری عزت و جلال کی قسم، اگر میرا ارادہ دنیا میں اپنے دو بندوں کو خلق کرنے کا ارادہ نہ ہوتا تو میں تجھے خلق نہ کرتا۔ آدم نے کہا: اے خدا! کیا وہ میری نسل سے ہونگے؟ خدا نے کہا: ہاں اے آدم! اپنا سر اٹھا اور اوپر دیکھ!

پس آدم نے اپنا سر اٹھایا تو عرش پر لکھا ہوا دیکھا: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول اور نبی رحمت ہیں، اور علیؑ حجت کے قائم کرنے والے ہیں۔ جو علیؑ کے حق کی معرفت رکھے گا ذکی اور پاکیزہ ہوگا، اور جو اس کے حق کا انکار کرے گا اس پر لعنت ہوگی اور وہ خرابی کا شکار ہوگا۔ مجھے میری عزت کی قسم! میں اسے جنت میں داخل کرونگا جو علیؑ کی اطاعت کرے گا چاہے اس نے میری معصیت کی ہو، اور میں اسے جہنم میں داخل کرونگا جس نے علیؑ کی نافرمانی کی ہو چاہے اس نے میری اطاعت ہی کیوں نہ کی ہو۔[1]

(۵۱)

دنیا و آخرت میں فائدہ

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ [بْنُ أَحْمَدَ][2] بْنِ مُحَمَّدٍ [بْنِ الْأَحْوَلِ][3] بِالْمُحَمَّدِيَّةِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ نَصْرِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ][1] قَالَ

[1] اس حدیث کا مطلب جاننے کے لیے دیکھیے منقبت (۴۶) کا اردو حاشیہ.

[2] ليس في المقتل و الفرائد.

[3] ليس في المقتل و الفرائد.

حَدَّثَنِي أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ[2] عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: مَنْ أَرَادَ التَّوَكُّلَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى فَلْيُحِبَّ أَهْلَ بَيْتِي وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْجُوَ مِنَ النَّارِ[3] فَلْيُحِبَّ أَهْلَ بَيْتِي [وَمَنْ أَرَادَ الْحِكْمَةَ فَلْيُحِبَّ أَهْلَ بَيْتِي] وَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَلْيُحِبَّ أَهْلَ بَيْتِي فَوَ اللَّهِ مَا أَحَبَّهُمْ أَحَدٌ إِلَّا رَبِحَ [فِي] الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ[4].

عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی بھی خدا پر توکل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ میرے اہلبیت سے محبت کرے۔ جو چاہتا ہے کہ عذابِ جہنم اور عذابِ قبر سے نجات پائے اسے چاہیے کہ میرے اہلبیت سے محبت کرے۔ جو حکمت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ میرے اہلبیت سے محبت کرے۔ جو چاہتا ہے کہ بنا حساب جنت میں داخل ہو اسے چاہیے کہ میرے اہلبیت سے محبت کرے۔ خدا کی قسم! کوئی بھی اہلبیت سے محبت نہیں کرے گا مگر یہ کہ یہ محبت اسے دنیا میں بھی فائدہ دے گی اور آخرت میں بھی۔

---

[1] من المقتل و الفرائد. أقول: محمّد بن يعقوب(الكليني) لا يروى عن محمّد بن عيسى مباشرة، بل بواسطتين فلعله حدث سقط في السند أو هو تشابه في الأسماء، كما أنّه لا يروى عن أيوب السختيانى مباشرة.

[2] في الأصل: السجستانيّ. صوابه من المقتل و الفرائد و كتب الرجال.قال عنه ابن سعد في الطبقات: ٧/ ٢٤٦- ٢٥١:« كان أيوب ثقة، ثبتا في الحديث جامعا، عدلا، ورعا، كثير العلم، حجة». و توفي في الطاعون بالبصرة سنة ١٣١ ه و هو ابن ثلاث و ستين سنة. يأتي ذكره في المنقبة- ٧٩-.

[3] في نسخة« ب»: عذاب النار و عذاب القبر. و في البحار و المطبوع: عذاب القبر.

[4] عنه البحار: ٢٧/ ١١٦ ح ٩٢، و غاية المرام: ٥٨٦ ح ٨٣.و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين: ١/ ٥٩ بإسناده الى ابن شاذان.و رواه عن الخوارزمي، الحمويني في فرائد السمطين: ٢/ ٢٩٤ ح ٥٥١.و أورده الحافظ أبو بكر الشيرازى في الاعتقاد: ٢٩٦، و القندوزى في ينابيع المودة: ٢٦٣.

(۵۲)

پل صراط اور علیؑ کاولایت نامہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمَادٍ[١] التُّسْتَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ[٢] عَنْ يُونُسَ بْنِ[٣] عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ[٤] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقْعُدُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع عَلَى الْفِرْدَوْسِ وَ هُوَ جَبَلٌ قَدْ عَلَا عَلَى الْجَنَّةِ وَ فَوْقَهُ عَرْشُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ مِنْ سَفْحِهِ تَنْفَجِرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ وَ تَتَفَرَّقُ فِي الْجِنَانِ وَ هُوَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ مِنْ نُورٍ يَجْرِي بَيْنَ يَدَيْهِ [نَهَرٌ مِنَ] التَّسْنِيمِ لَا يَجُوزُ أَحَدٌ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَّا وَ مَعَهُ بَرَاءَةٌ بِوَلَايَتِهِ وَ وَلَايَةِ أَهْلِ بَيْتِهِ (وَ هُوَ مُشْرِفٌ) عَلَى الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهَا مُحِبِّيهِ وَ مُشْرِفٌ عَلَى النَّارِ فَيُدْخِلُهَا مُبْغِضِيهِ[٥].

---

[١] في المقتل و المناقب: حماد، و في الفرائد: الحماد.

[٢] في نسخة« أ»: هشام. و ما أثبتناه من(خ ل) و المقتل و المناقب و الفرائد. و هو: هشيم بن بشير، روى عن يونس بن عبيد، عن الحسن البصرى كما في حلية الأولياء: ٣/ ٢٤ و ٢٥. ترجم له في تقريب التهذيب: ٢/ ٣٢٠ ح ١٠٣.

[٣] في نسخة« أ»: عن. و هو اشتباه. انظر التعليقة السابقة.قال أبو نعيم الأصفهانيّ في حلية الأولياء: ٣/ ٢٣:« أسند يونس بن عبيد عن أنس ابن مالك أحاديث، و عامة روايته عن الحسن».راجع في ترجمته حلية الأولياء: ٣/ ١٥- ٢٧. طبقات ابن سعد: ٧/ ٢٦٠ و فيه أنّه مات سنة ١٣٩ هـ.

[٤] أضاف في المطبوع: بن مسعود.

[٥] عنه البحار: ٢٧/ ١١٦ ح ٩٣، و غاية المرام: ٢٠٧ ح ١٢.و رواه الخوارزمي في المناقب: ٣١، و في المقتل: ١/ ٣٩، عنه كشف الغمّة: ١/ ١٠٣ و إرشاد القلوب: ٢٣٥، و ارجح المطالب للامرتسرى: ٥٥٠.و رواه الحمويني في فرائد السمطين: ١/ ٢٩٢ ح ٢٣٠.و أورده الحنفيّ الترمذي في المناقب المرتضوية: ١٠٥، و

عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روز قیامت علی بن ابی طالبؑ فردوس کے اوپر جلوہ فگن ہونگے، اور یہ فردوس ایک پہاڑی ہے جو جنت میں سب سے بلند مقام اور عرش الٰہی کے نیچے واقع ہے، اس پہاڑی سے جنت کی تمام نہری جاری ہو کر بہتی ہیں۔ علیؑ ایک نوری کرسی پر بیٹھے ہونگے؛ اور اسے کے سامنے سے تسنیم نامی نہر جاری ہو گی۔ کسی کو پل صراط پار کرنے کی اجازت نہیں ہو گی مگر اسے جس کے پاس علیؑ اور ان کے اہلبیت کا پروانہ ولایت ہو گا۔ علی بہشت پر مسلط ہونگے اور اپنے دوستوں کو اس میں وارد کریں گے اور ایسے ہی دوزخ بھی ان کے تسلط میں ہو گی اور وہ اپنے دشمنوں کو اس میں داخل کرینگے۔

(۵۳)

رسول اللہ ﷺ کا پارہ تن

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ هَارُونُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ كَعْبٍ إِمْلَاءً قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَمَّالُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَفِيقُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ص [وَ قَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع] وَ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَنْتَ عُضْوٌ مِنْ أَعْضَائِي تَنْزِلُ حَيْثُ نَزَلْتُ[1] وَ إِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ [دَرَجَةً وَ هِيَ] دَرَجَةُ الْوَسِيلَةِ فَطُوبَى لَكَ وَ لِشِيعَتِكَ مِنْ بَعْدِكَ[2].

القندوزى في ينابيع المودة: ٨٦ و ص ١١٣، و أخرجه في مصباح الأنوار: ٦٠. و أورده ابن شهر اشوب في مناقبه: ٢/ ٧، عنه البحار: ٣٩/ ٢٠٢. و أخرجه في ص ١٠٣ عن كشف الغمّة.

[1] في نسخة« ب»: تزول حيث زلت.

[2] عنه غاية المرام: ٥٨٦ ح ٨٤.

حذیفہ یمانی کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور علی بن ابی طالبؑ کی پیشانی کا بوسہ لے کر فرمایا: اے اباالحسنؑ! تو میرے اعضاء میں سے ایک عضو ہے اگر تو ضایع ہو گیا تو میں ضایع ہو جاؤں گا۔[۱] تمہارے لیے جنت میں ایک درجہ ہے جس کا نام درجہ وسیلہ ہے (یعنی تقرب کا مقام) پس تمہارے لیے اور تمہارے بعد آنے والے تیرے شیعوں کے لیے مژدہ ہے۔

(۵۴)

درجنت پر لکھی تحریر

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ الدِّيبَاجِيُّ[۲] رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بِمِصْرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ [قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى] عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: دَخَلْتُ

---

[۱] تزول مخاطب اور نزلت متکلم ہے، اس کے معنی یہ ہونگے: جب بھی میں نابود ہوا تو بھی نابود ہو جائے گا یعنی جب تک میں ہوں تو بھی ہے، جیسے کہ ہم کہا کرتے ہیں: جب تک خدا خدا ہے، امام حسین امام حسینؑ ہیں، یعنی چونکہ خدا ہمیشہ ہے سو نور حسینؑ بھی خاموش ہونے والا نہیں.

[۲] هو سهل بن أحمد بن عبد الله بن أحمد بن سهل الديباجى أبو محمد، بغداديّ، له كتاب« ايمان أبي طالب»، يروى« الاشعثيات» أو« الجعفريات» عن راويها محمّد بن محمّد ابن الاشعث بن محمّد الكوفيّ قراءة عليه بمصر، و الكتاب منسوب الى إسماعيل بن بن موسى بن جعفر عليه السلام، يروى عنه ولده موسى بن إسماعيل.ولد الديباجى سنة ٢٨٦، و مات في صفر سنة ٣٨٠ ه و صلى عليه الشيخ المفيد. ترجم له في رجال الطوسيّ: ٤٧٤، رجال النجاشيّ: ١٤١، رجال ابن داود: ١٨٠ و ص ٤٦٠ رجال العلّامة الحلّيّ: ٨١، جامع الرواة: ١/ ٣٩٢، رجال السيّد الخوئي: ٨/ ٣٣٣ لسان الميزان: ٣/ ١١٧، الذريعة: ٢/ ٥١٣، أعلام القرن الرابع: ١٣٧ و غيرهم.

الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا مَكْتُوباً بِالنُّورِ[1] لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ[2] عَلِيٌّ وَلِيُّ اللَّهِ فَاطِمَةُ أَمَةُ اللَّهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللَّهِ [عَلَى مُحِبِّيهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ] عَلَى مُبْغِضِيهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ[3].

امام موسی کاظمؑ اپنے آباؤ واجداد کے ذریعے امام حسینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میں سفر معراج پر گیا اور واردِ بہشت ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس کے دروازے پر نور (یا سونے) سے لکھا ہوا ہے: خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں،، علیؑ اللہ کے ولی ہیں،، فاطمہؑ اللہ کی کنیز ہیں اور حسن و حسین (علیہما السلام) خدا کے چنے ہوئے ہیں، ان کے محبوں پر خدا کی رحمت اور ان کے دشمنوں پر خدا کی لعنت ہے۔

---

[1] في نسخة« ب» و الخصال: بالذهب.

[2] في نسخة« ب» و الخصال: حبيب.

[3] عنه غاية المرام: ٥٨٦ ح ٨٢، و مدينة المعاجز: ١٤٩ ح ٤١٥ و ص ٢٥٦ ذ ح ١٠٣.و رواه الكراجكيّ في كنزه: ٦٣ بإسناده عن ابن شاذان، عنه البحار: ٢٧/ ٢٢٨ ح ٣١ و روضات الجنّات: ٦/ ١٨١.و رواه الصدوق في الخصال: ١/ ٣٢٣ ح ١٠ بإسناده الى محمّد بن الاشعث عنه البحار:٨/ ١٩١ ح ١٦٧، و أخرجه في البحار: ٢٧/ ٣ ح ٦، عنه و عن المائة منقبة.و رواه الطوسيّ في أماليه: ١/ ٣٦٥ ح ٧٧، عنه البحار: ٢٧/ ٤ ح ٨.و رواه الخوارزمي في المناقب: ٢١٤، و الحمويني في فرائد السمطين: ٢/ ٧٣ ح ٣٩٦-- و العسقلاني في لسان الميزان: ٥/ ٧٠ و ص ١٩٤، و الگنجى في كفاية الطالب: ٤٢٣ و أضاف في آخره« مهما ذكر اللّه».و الصراط المستقيم: ٢/ ٧٥ ح ٤، و كشف الغمّة: ١/ ٩٤، عنه البحار: ٤٣/ ٣٠٣، و الطرائف:٦٤ ح ٦٥، و الذهبي في ميزان الاعتدال: ٢/ ٢١٧ جميعا باسنادهم الى ابن عبّاس.و أخرجه البدخشي في مفتاح النجا: ١٥(مخطوط) عن الخطيب و الحافظ أبو محمّد عزّ الدين عبد الرزاق بن رزق اللّه الجزريّ الشافعي عن ابن عبّاس.و أخرجه ابن حسنويه في درر بحر المناقب: ٣١(مخطوط) عن كتاب الفردوس.و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين: ١/ ١٨ بإسناده الى ابن مردويه بإسناده الى موسى ابن إسماعيل.

(۵۵)

روزِ محشر کا بادشاہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَاتِبُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ[1] قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ عَنْ ضَمْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ص إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَقَالَ هَذَا خَيْرُ الْأَوَّلِينَ [وَ خَيْرُ الْآخِرِينَ] مِنْ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَ أَهْلِ الْأَرَضِينَ هَذَا سَيِّدُ الصِّدِّيقِينَ وَ زَيْنُ الْوَصِيِّينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَاءَ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ قَدْ أَضَاءَتِ الْقِيَامَةُ مِنْ ضَوْئِهَا عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مُرَصَّعٌ بِالزَّبَرْجَدِ وَ الْيَاقُوتِ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ يَقُولُ النَّبِيُّونَ هَذَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ هَذَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ هَذَا وَصِيُّ حَبِيبِ اللَّهِ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَيَقِفُ عَلَى ظَهْرِ[2] جَهَنَّمَ فَيُنْجِي مِنْهَا مَنْ يُحِبُّ وَ يُدْخِلُ فِيهَا مَنْ لَا يُحِبُّ وَ يَأْتِي أَبْوَابَ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ [فِيهَا] أَوْلِيَاءَهُ [وَ شِيعَتَهُ مِنْ أَيِّ بَابٍ أَرَادُوا] بِغَيْرِ حِسَابٍ[3].

---

[1] هو أبو الفضل نصر بن مزاحم بن سيار المنقريّ المؤرخ الشيعى الثقة المعروف، له كتب تاريخية روائية منها« وقعة صفّين» رواه عنه أبو محمّد سليمان بن الربيع بن هشام النهدى الكوفيّ الخزاز المتوفّي سنة ۲۷۴.ترجم لابن مزاحم في أغلب كتب التراجم، توفّي سنة ۲۱۲ هـ.

[2] في نسخة« ب» و غاية المرام: متن، و كذا استظهرها في هامش نسخة« أ».و في المطبوع: شفير.

[3] عنه غاية المرام: ۴۶ ح ۵۶ و ص ۱۶۶ ح ۵۸ و ص ۶۲۱ ح ۲۱.و أخرج قطعة منه في البحار: ۲۶/ ۳۱۶ ح ۸۱ عن كتاب« تفضيل الأئمّة على الأنبياء» للحسن بن سليمان نقلا عن كتاب الحسن بن كبش بإسناده الى أبى ذر.

ابوذرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کی جانب نگاہ کی اور فرمایا: یہ اہل آسمان وزمین میں اولین وآخرین کا بہترین فرد ہے، یہ سبھوں کا سردار، اوصیاء کی زینت، متقین کا امام اور سفید پیشانی والے افراد کا رہبر ہے۔ روز قیامت علیؑ کو جنت کے ناقوں میں سے ایک ناقے پر بٹھا کر لایا جائے گا، میدان محشر اس کے نور سے روشن ہو جائے گا، علیؑ کے سر پر ایک تاج ہوگا جس میں زبرجد اور یاقوت جڑے ہونگے۔ پس ملائکہ کہیں گے: یہ تو کوئی ملک مقرب معلوم ہوتا ہے، اور انبیاء کہیں گے: یہ تو کوئی نبی مرسل معلوم ہوتا ہے۔ اسی وقت وسط عرش سے ایک منادی ندا دے گا: یہ صدیق اکبر ہے، یہ حبیب الٰہی کا وصی ہے، یہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔ اس وقت علیؑ جہنم پر کھڑے ہو جائیں گے اور اپنے محبوں کو اس سے نجات دینگے اور جو ان سے محبت نہیں رکھتا تھا اسے جہنم میں جھونک دیں گے۔ اس کے بعد جنت کے دروازوں کے پاس آئینگے اور ان میں اپنے محبوں اور شیعوں کو بنا حساب کے داخل کریں گے، (اور ان کے شیعہ) جس در سے بھی چاہیں گے بے حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(۵۶)

علیؑ ہدایت کا نشان ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ[۱] رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ

[۱] هو محمّد بن جعفر بن محمّد أبو الحسن بن النجّار التميمى الكوفيّ النحوى، من مشايخ الشيخ المفيد و أبو القاسم عليّ بن محمّد الخزاز القمّيّ كان ثقة، من مجودى القرآن، عالم بالعربية، له اشتغال بالتاريخ، معمر، له مصنّفات كثيرة. ولد سنة ۳۰۳ أو ۳۱۱، و توفّي سنة ۴۰۲، و كانت ولادته و وفاته في الكوفة. ترجم له في ارشاد الاديب: ۶/ ۴۶۷، أعلام القرن الرابع: ۲۵۴ و ص ۲۵۷، الاعلام للزركلى: ۶/ ۲۹۸، بغية الوعاة:

حَدَّثَنِي عِصْمَةُ بْن إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ سَمِعْتُ نِدَاءً مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ أَنَّ عَلِيّاً آيَةُ[۱] الْهُدَى (وَ وَصِيُّ حَبِيبِي فَبَلِّغْ) فَلَمَّا (نَزَلْتُ مِنَ السَّمَاءِ نَسِيتُ) ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ[۲] الْآيَةَ[۳].

ابو ہریرہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس شب مجھے سات آسمانوں کی سیر کرائی گئی، میں نے عرش کے نیچے سے ایک آواز سنی: بے شک علیؑ ہدایت کا نشان اور میرے حبیب کا وصی ہے، پس یہ بات (دنیا کو) پہنچادو۔ جب میں آسمان سے نیچے آیا تو یہ بات بھول گیا، پھر خدا نے یہ آیت نازل کی: اے رسول پہنچادو وہ جو اس سے پہلے تم پر نازل کیا جا چکا ہے اور اگر یہ نہ پہنچایا تو ہماری رسالت کا کچھ نہ پہنچایا۔[٤]

۲۸؛ جامع الرواة: ۲/ ۸٦، رجال النجاشيّ: ۳۰۸ شذرات الذهب: ۳/ ۱٦٤، غاية النهاية: ۲/ ۱۱۱، النابس في القرن الخامس: ۱٥۷.

[۱] في فرائد السمطين و شواهد التنزيل و غاية المرام ص ۲۰۷: راية.

[۲] المائدة: ٦۷.و أضاف في مصباح الأنوار: فأخذ بيد أمير المؤمنين و نادى: من كنت مولاه فعليّ مولاه اللّهمّ و ال من والاه، و عاد من عاداه و انصر من نصره و اخذل من خذله.

[۳] عنه غاية المرام: ۲۰۷ ح ۱۳ و ص ۳۳٤ ح ٥، و مدينة المعاجز: ۱٦۰ ح ٤٤٥.و أخرجه في مصباح الأنوار: ٤۹ (مخطوط) بالاسناد عن ابن شاذان، عن المقبري عن أبي هريرة.و رواه الحسكاني في شواهد التنزيل: ۱/ ۱۸۷ ح ۲٤۲ بإسناده الى أبى عصمة نوح بن أبى مريم، عن إسماعيل، عن أبي معشر، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة.و الحمويني في فرائد السمطين: ۱/ ۱٥۸ بإسناده الى عاصم بن عبد اللّه، عن إسماعيل ابن زياد عن أبي معشر، عن المقبري، عن أبي هريرة.

[٤] اس حدیث میں جو بھول جانے کا ذکر ہے وہ غالبا راوی کی جیب کی پیداوار معلوم ہوتا ہے، کیونکہ یہ بات ادلہ عقلی و نقلی سے پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ نبیؐ و امام، بلخصوص چہاردہ معصومین میں سے کسی ایک نفر کو بھی نسیان نہیں ہوتا لہذا ان ادلہ کے رہتے اس حدیث کا یہ جملہ قابل قبول نہیں. اور یہ مورد تو وہ ہے جس میں نسیان نبی کے حامی افراد بھی اپنے مدعا سے منصرف دکھائی دیتے ہیں، یعنی ابلاغ دین و حکم الہی کی بابت، ابلاغ دین و حکم الہی میں نبی نسیان کا شکار نہیں ہوتا اس پر تو سب ہی متفق ہیں، لہذا اس حدیث کے زیر بحث جملے سے صرف نظر کیا جائے گا۔

(۵۷)

ہارونِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمُعَافَى بْنُ زَكَرِيَّا رَحِمَهُ اللهُ إِمْلَاءً مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَزْيَدٍ[1] قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ[2] قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ[3] قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ص لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟ (وَلَوْ جَازَ أَنْ يَكُونَ لَكُنْتَ يَا عَلِيُّ)[4]

جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسی سے تھی الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔اور اگر

---

[1] في الأصل: يزيد، و هو تصحيف ما في المتن، و هو محمّد بن مزيد بن محمود بن أبي الازهر المتوشحى النحوى. كذبه الخطيب و العسقلانى و قالا عنه: كذابا قبيح الكذب بسبب روايته هذه و رواية اخرى في فضل الحسين عليه السلام. مات سنة ۳۲۵.ترجم له في رجال الشيخ الطوسيّ: ۵۰۸ رقم ۹٤، رجال السيّد الخوئي: ۱۷/ ۲٤۹ جامع الرواة: ۲/ ۱۹۲، لسان الميزان: ۵/ ۳۷۷.

[2] كذا في أمالي الطوسيّ و بغية الوعاة و ترجمة ابن عساكر، و كذا ضبطه ابن سعد في ترجمته من الطبقات: ٦/ ٤١٤. و في الأصل: علا.

[3] كذا في الأصل و بعض المصادر، و في البحار و الكنز و ترجمة ابن عساكر و تاريخ بغداد:أبو أويس و في بغية الوعاة: أبو إدريس.

[4] في نسخة« ب» و البحار و الكنز و الأمالي و ترجمة ابن عساكر و بغية الوعاة و تاريخ بغداد:و لو كان لكنته.

ایسا جائز ہوتا تو وہ تم ہوتے یا علیؑ!۔[1]

(محقق کتاب نے ۴۴ صفحات پر مشتمل حدیث مزلت کی تخریج شیعہ سنی کتب سے پیش کی ہے، کیونکہ یہ حدیث مشہور احادیث میں سے ہے لہذا ہم طوالت کے خوف سے محقق کی تخریج کو حذف کر رہے ہیں۔)

(۳۸)

نواماموں کے والد

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَلَوِيُّ الطَّبَرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ [بْنُ مُحَمَّدِ] بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أُذَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْمُحَمَّدِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ص وَإِذَا الْحُسَيْنُ عَلَى فَخِذِهِ وَيُقَبِّلُ [بَيْنَ] عَيْنَيْهِ وَيَلْثِمُ فَاهُ وَهُوَ يَقُولُ أَنْتَ سَيِّدٌ ابْنُ السَّيِّدِ أَبُو السَّادَةِ أَنْتَ

---

[1] عنه غاية المرام: ١١٩ ح ٧٤.و رواه الكراجكيّ في كنزه: ٢٨٢ عن ابن شاذانو رواه جلال الدين السيوطي في بغية الوعاة: ٤٥٢، و الخطيب البغداديّ في تاريخ بغداد:٣/ ٢٨٨ باسنادهما الى المعافى بن زكريا.و رواه ابن عساكر في ترجمة الإمام أمير المؤمنين من تاريخ دمشق: ١/ ٣٤٦ ح ٤٢٧ بطريقين بإسناده الى المعافى بن زكريا و يوسف بن عمر القواس و أحمد بن إبراهيم.و رواه في ص ٣٤٧ ح ٤٢٨ بإسناده الى إسماعيل بن صبيح و في الحديث: ٤٢٩ بإسناده الى محمّد بن المنكدر.و رواه الطوسيّ في الأمالي: ٢/ ٢١١ ح ١٥ بإسناده الى محمّد بن يزيد، عنه البحار:٣٧/ ٢٥٥ ح ٥ و اثبات الهداة: ٣/ ٤٥٢ ح ٤٦٤.و رواه الخزاعيّ في أربعينه ذ ح ٣٩ بالاسناد الى إسماعيل بن صبيح.و رواه الحمويني في فرائد السمطين: ١/ ١٢٣ ح ٨٦ بإسناده الى أبى أويس.و أخرجه السيوطي في ذيل اللئالى: ٥٩، و العسقلاني في لسان الميزان: ٥/ ٣٧٨ عن الخطيب البغداديّ.

الْإِمَامُ ابْنُ الْإِمَامِ أَبُو الْأَئِمَّةِ أَنْتَ الْحُجَّةُ ابْنُ الْحُجَّةِ أَبُو الْحُجَجِ التِّسعَةِ تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ [۱][۲].

سلمان محمدیؓ نقل فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھا کہ امام حسینؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروں پر بیٹھے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی آنکھیں اور دہن مبارک کو چومتے ہوئے کہہ رہے ہیں: تو سید ابن سید اور ابو السادات ہے، تو امام ابن امام اور ابو الائمہ ہے، تو حجت ابن حجت اور ابوالحجج ہے، تیرے صلب سے نو (خدا کی) حجتیں (پیدا) ہونگی، اور ان کا نواں قیام کرنے والا ہو۔

---

[۱] و النصّ في نسخة« ب» و المطبوع و المقتل و الينابيع: انك سيد ابن سيد.[أضاف في الينابيع: أخو سيد] أبو سادة، انك امام ابن امام[أضاف في الينابيع و خ ل: أخو الامام(ينابيع امام)] أبو أئمة، انك حجة ابن حجة[أضاف في الينابيع:أخو حجة] أبو حجج تسعة من صلبك تاسعهم قائمهم.

[۲] عنة غاية المرام: ٤٦ ح ٥٩ و ص ٦٢١ ح ٢٢.و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين: ١/ ١٤٦ بإسناده الى ابن شاذان.عنه غاية المرام: ٢٧ ح ٣ و ص ٣٥ ح ٢٠، و حلية الابرار: ٢/ ٧٢٠ ح ١٢٨ و الطرائف:١٧٤ ح ٢٧٢ و الصراط المستقيم: ٢/ ١١٩.و رواه والد الشيخ الصدوق في الإمامة و التبصرة: ١١٠ بإسناده الى حماد بن عيسى عن عبد اللّه بن مسكان، عن أبان بن تغلب، عن سليم بن قيس.-.- و رواه الصدوق في اكمال الدين: ١/ ٢٧٢ ح ٩ و في عيون الأخبار: ١/ ٥٢ ح ١٧ و في الخصال: ٤٧٥ ح ٣٨ عن والده. عنه البحار: ٣٦/ ٢٤١ ح ٤٧ و عن الطرائف.و رواه الخزاز القمّيّ في كفاية الاثر: ٤٥ بإسناده عن الصدوق.و رواه السيّد على الهمدانيّ في مودة القربى: ٩٥، و الكشفى الحنفيّ الترمذي في المناقب المرتضوية: ١٢٩ باسنادهما الى سليم.و أخرجه القندوزى في ينابيع المودة: ١٦٨ عن مودة القربى، و في ص ٤٤٥ عن الحموينى و الخوارزمي.و أخرجه الامر تسرى في أرجح المطالب: ٤٤٨ عن مودة القربى و مناقب الخوارزمي.عنهم إحقاق الحقّ: ١٣/ ٧١- ٧٢.و أورده في كشف الغمّة: ٣/ ٢٩٨ و الإنصاف: ١٦٤ ح ١٧٢ عن سلمان.

(۵۹)

چوتھا خلیفہ۔۔۔!

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَجَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ [قَالَ] قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع: مَنْ لَمْ يَقُلْ إِنِّي رَابِعُ الْخُلَفَاءِ الْأَرْبَعَةِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ فَقُلْتُ لِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ع قَدْ رَوَيْتُمْ غَيْرَ هَذَا فَإِنَّكُمْ لَا تَكْذِبُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ وَ إِذْ قالَ رَبُّكَ لِلْمَلائِكَةِ إِنِّي جاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً[1] فَكَانَ آدَمُ أَوَّلَ خَلِيفَةِ اللَّهِ [قَوْلُهُ تَعَالَى إِنِّي جاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً] وَ [قَالَ] إِنَّا جَعَلْناكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ[2] [فَكَانَ دَاوُدُ الثَّانِيَ] وَ [كَانَ] هَارُونُ خَلِيفَةَ مُوسَى [قَوْلُه تَعَالَى اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَ أَصْلِحْ][3] وَ هُوَ خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ ص فَمَنْ لَمْ يَقُلْ إِنِّي رَابِعُ الْخُلَفَاءِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ[4].

امام صادقؑ اپنے آباؤ واجداد کے توسط سے امیر المومنینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو کوئی بھی یہ نہ کہے کہ میں چار خلیفوں میں سے چوتھا ہوں اس پر خدا کی لعنت۔ حسین بن زید کہتے ہیں: میں نے جعفر بن محمدؑ سے کہا: آپ نے تو (اس سے پہلے) اس کے خلاف بات کی تھی اور آپ جھوٹ بھی نہیں

---

[1] البقرة: ۳۰.

[2] سورة ص: ۲٦.

[3] الأعراف: ۱٤۲.

[4] عنه غاية المرام: ٦۹ ح ۱۹، و البرهان: ۱/ ۷٥ ح ۱۳، و مدينة المعاجز: ۱٦۰ ذ ح ٤٤٤. و أورده ابن شهر اشوب في المناقب: ۲/ ۲٦۱ عن ابن مسعود بزيادة، عنه البحار: ۳۸/ ۱٥۳ ح ۱۲۷.

بولتے۔(ہم تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ علیؑ پہلے خلیفہ تھے اور اس سے پہلے کے خلفاء ناحق تھے)۔امام صادقؑ نے فرمایا: درست ہے! (تین خلفاء سے مراد، اول ودوم وسوم نہیں، بلکہ آدم وداؤد وہارون ہیں) خدا نے (آدم کے بارے میں) فرمایا: اس وقت کو یاد کرو جب تیرے رب نے ملائکہ سے کہا میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ پس آدم پہلے خلیفہ؛ اور (داؤد کے لیے) فرمایا: اے داؤد میں نے تجھے زمین میں خلیفہ قرار دیا۔ تو داؤد دوسرے خلیفہ؛ اور ہارون موسیٰ کے خلیفہ تھے۔ خدا فرماتا ہے: اے ہارون تو میری امت میں میرے خلیفہ رہو اور ان کی اصلاح کرو؛ اور امیر المومنینؑ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہوئے۔ پس (اس حدیث سے امیر المومنینؑ کی یہ مراد تھی کہ) جو کوئی بھی یہ نہ کہے کہ میں ان چار خلفاء میں سے چوتھا نہیں تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔

(۶۰)

امت میں سب سے افضل؟

حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ الْمُقْرِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ[1] قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ الْبَزَّازُ قَالَ

[1] كذا في الكنز، و في الأصل: عمر، و هو تصحيف.و هو عبد الملك بن عمير بن سويد اللخمى قال عنه العسقلانى في تقريب التهذيب: ۱/ ۵۲۱ رقم ۱۳۳۱:« ثقة فقيه».

حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ [مِنْ] بَعْدِي وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ع فَمَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ[1].

ابو ہریرہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد اس امت کے بہترین افراد علیؑ، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) ہیں۔ جو بھی اس کے علاوہ کوئی عقیدہ رکھے اس پر خدا کی لعنت ہو۔

(۶۱)

جس سے فاطمہؑ راضی اس سے خدا راضی

حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ التَّيْمُلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكَّارُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُنْذِرُ[2] عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: يَا سَلْمَانُ مَنْ أَحَبَّ فَاطِمَةَ ابْنَتِي فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ مَعِي وَ مَنْ أَبْغَضَهَا فَهُوَ فِي النَّارِ يَا سَلْمَانُ حُبُّ فَاطِمَةَ ع يَنْفَعُ فِي مِائَةٍ (مِنَ الْمَوَاطِنِ أَيْسَرُهَا) الْمَوْتُ وَ الْقَبْرُ [وَ الْمِيزَانُ] وَ الْمَحْشَرُ وَ الصِّرَاطُ (وَ الْعَرْضُ وَ الْحِسَابُ) فَمَنْ رَضِيَتِ (ابْنَتِي عَنْهُ) رَضِيتُ عَنْهُ وَ مَنْ رَضِيتُ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ مَنْ غَضِبَتْ عَلَيْهِ

---

[1] عنه غاية المرام: ٤٥٠ ح ١٦.و رواه الكراجكيّ في الكنز: ٦٣ بإسناده عن ابن شاذان، عنه البحار: ٢٧/ ٢٢٨ ح ٣١ و ج ٣٧/ ٩٨ ح ٦٥، و روضات الجنّات: ٦/ ١٨١.

[2] في المقتل و الينابيع: زاذان. و كلاهما له وجه من الصحة.

فَاطِمَةُ ع غَضِبْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ غَضِبْتُ عَلَيْهِ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَا سَلْمَانُ وَيْلٌ لِمَنْ يَظْلِمُهَا وَيَظْلِمُ بَعْلَهَا [أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ] عَلِيّاً ع وَوَيْلٌ لِمَنْ يَظْلِمُ شِيعَتَهَا وَذُرِّيَّتَهَا[1].

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان! جو بھی میری بیٹی فاطمہؑ سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا، اور جو اس سے بغض رکھے گا وہ جہنم جائے گا۔ اے سلمان! فاطمہؑ کی محبت سو مقامات پر فائدہ دے گی جن میں سب سے آسان ترین، موت، قبر، میزان، حشر، صراط، عرض اعمال اور حساب ہیں۔ پس جس سے میری بیٹی فاطمہؑ راضی اس سے میں راضی اور جس سے میں راضی اس سے خدا راضی؛ اور جس سے میری بیٹی ناراض اس سے میں ناراض اور جس سے میں ناراض اس سے خدا ناراض۔ اے سلمان! خدا کی لعنت ہو اس پر جو اس اور اس کے شوہر علیؑ پر ظلم کرے، اور اس پر بھی جو اس کی ذریت اور شیعوں پر ظلم کرے۔

(۶۲)

بہشتی سیب علیؑ کے لیے بطور ہدیہ

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الضَّحَّاكُ الرَّازِيُّ بِهَا قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَالِكِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ رسمويه قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ هَرْمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: يَا أَنَسُ أَسْرِجْ بَغْلَتِي فَأَسْرَجْتُ بَغْلَتَه فَرَكِبَ فَتَبِعْتُهُ حَتَّى (صِرْنَا إِلَى بَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع) فَقَالَ [لِي] يَا أَنَسُ أَسْرِجْ بَغْلَتَهُ فَأَسْرَجْتُهَا فَرَكِبَهَا وَأَنَا مَعَهُمَا حَتَّى صَارَا إِلَى فَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ خَضِرَةٍ نُزْهَةٍ فَأَظَلَّتْهُمَا غَمَامَةٌ

---

[1] عنه البحار: ۲۷/ ۱۱٦ ح ۹٤، و غاية المرام: ۱۸ ح ۱۷.و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين: ۱/ ۵۹ بإسناده عن ابن شاذان.و أورده القندوزی في ينابيع المودة: ۲٦۳ عن زادان.و السيّد على الهمدانيّ في مودة القربى: ۱۱٦ عن سلمان عنهما إحقاق الحقّ: ۱۰/ ۱٦٦.

بَيْضَاءُ فَتَقَارَبْتُ فَإِذَا بِصَوْتٍ عَالٍ السَّلَامُ عَلَيْكُمَا [وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَرَدَّا السَّلَامَ] وَ هَبَطَ الْأَمِينُ جَبْرَئِيلُ ع فَاعْتَزَلَا مَلِيّاً فَلَمَّا أَنْ عُرِجَ إِلَى السَّمَاءِ دَعَا النَّبِيُّ ص عَلِيّاً ع وَ نَاوَلَهُ تُفَّاحَةً عَلَيْهَا (سَطْرٌ مَكْتُوبٌ مِنْ مُنْشَآتِ الْقُدْرَةِ)[1] (هَدِيَّةٌ مِنَ الطَّالِبِ الْغَالِبِ إِلَى وَلِيِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع)[2].

انس ابن مالک کہتا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے انس! میرے خچر پر زین کسو! (میں نے جب زین کس دی) تو رسول اللہ ﷺ چل دیے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ ہم در خانہ علیؑ پر پہنچے، رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ حکم دیا: اے انس! علیؑ کے خچر پر بھی زین کس دے۔ میں نے ایسا ہی کیا، اس وقت ان دونوں نے کہیں کی راہ لی۔ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گیا۔ یہ دونوں ایک وسیع، سرسبز و دل آویز میدان میں پہنچے؛ اچانک سفید بادلوں کا ایک ٹکڑا ان کے سروں پر سایہ فگن ہوا اور میں نے اس سے ایک آواز سنی: (وہ کہہ رہا تھا) آپ دونوں پر میرا اسلام اور خدا کی رحمت و برکت ہو۔ پیغمبر ﷺ اور علیؑ دونوں نے جواب دیا۔ یہی وہ وقت تھا جب جبرائیل نازل ہوئے، رسول اللہ ﷺ جبرائیل سے بات کرنے کے لیے کچھ فاصلے پر ہو لیے، جب جبرائیل آسمان کی جانب پرواز کر گئے تو رسول اللہ ﷺ نے علیؑ کو آواز دی اور انہیں ایک سیب دیا (جو جبرائیل لائے تھے) اس پر خدا کی جانب سے (اس کی منشائے قدرت سے) نوری خط کے ساتھ لکھا تھا: یہ طالب غالب (خدا) کی جانب سے اپنے ولی علی بن ابی طالبؑ کے لیے ہدیہ ہے۔

---

[1] كذا في المطبوع، و في نسخة« أ» سطيرة منشأة من القدرة.و في نسخة« ب» سطر منشأة من القدرة.و في(خ ل): سطر مكتوب من اللّه النور.

[2] عنه مدينة المعاجز: ٦١ ح ١٣٢.

(۶۳)

علی خیر البشر

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ لِيَ الْأَعْمَشُ يَا أَبَا مُعَاوِيَةَ أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثاً لَا تَخْتَارُ عَلَيْهِ قُلْتُ بَلَى فَدَيْتُكَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ وَ لَمْ يَسْمَعْهُ أَحَدٌ غَيْرِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ص: قَالَ: قَالَ لِي جَبْرَئِيلُ ع يَا مُحَمَّدُ عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ أَبَى فَقَدْ كَفَرَ[1] .

---

[1] عنه البحار: ۲۶/ ۳۰۶ ح ۶۶، و غاية المرام: ۴۵۰ ح ۱۵.و قد روى هذا الحديث جماعة من الأئمّة عليهم السلام و الصحابة، نذكر منهم:الإمام أمير المؤمنين عليّ عليه السلام روى الحديث عنه:الصدوق في الأمالي: ۷۱ ح ۷ و في عيون الأخبار: ۲/ ۵۹ ح ۲۲۵ باسناد الرضا عن آبائه عليهم السلام، عنهما البحار: ۳۸/ ۴ ح ۴.و الحموينى في فرائد السمطين: ۱/ ۱۵۴ ح ۱۱۶، و الخطيب البغداديّ في تاريخ بغداد: ۳/ ۱۹۲، و ابن حجر العسقلانى في تهذيب التهذيب: ۹/ ۴۱۹ باسنادهم الى زر، عن عبد اللّه عنه عليه السلام.و أخرجه المتقى الهندى في كنز العمّال: ۱۲/ ۲۲۱ ح ۱۲۸۶، و كفاية الطالب: ۲۴۵ و البدخشى في مفتاح النجا: ۴۹(مخطوط) عن الخطيب.الإمام الحسين بن على عليهما السلام روى الحديث عنه الكراجكيّ في رسالة له في تفضيل عليّ عليه السلام، عنه اثبات الهداة: ۳/ ۶۳۴ ح ۸۶۷.جابر بن عبد اللّه الأنصاريّ إضافة الى ما مر ذكره بنفس اسناد ابن شاذان نذكر هنا:الصدوق في الأمالي: ۷۱ ح ۶، عنه البحار: ۳۸/ ۶ ح ۱۰.و رواه الطوسيّ في الأمالي: ۲۱۳ بإسناده الى عطية العوفى، عنه، عنه البحار: ۳۸/ ۵ ح ۶.و أبو جعفر القمّيّ في كتابه الموسوم ب« نوادر الاثر في على خير البشر» ۲۳- ۴۲ بإسناده الى عبد الرحمان بن أبي ليلى، عن جابر بطريق واحد و الى أبى الزبير عنه بطريقين، و الى عاصم بن عمر عنه بطريقين، و الى سالم بن أبي-- الجعد عنه بأربعة طرق، و الى عطية العوفى عنه بثمانية و أربعون طريقا.و رواه الخطيب البغداديّ في تاريخ بغداد: ۷/ ۴۲۱ بإسناده الى محمّد بن المنكدر.عنه كنز العمّال: ۱۲/ ۲۲۱ ح ۱۲۸۵، و منتخبه(المطبوع بهامش

مسند أحمد): ٥/ ٣٥ و البدخشى في مفتاح النجا: ٤٩(مخطوط).و رواه أحمد بن حنبل في الفضائل: ٤٦ ح ٧٢ بإسناده الى عطية العوفى، عنه الصراط المستقيم: ٢/ ٧٠.و أخرجه الدهلوى في تجهيز الجيش: ٣٠٨(مخطوط) عن فضائل أحمد و فردوس الديلميّ.و رواه العسقلانى في لسان الميزان: ٣/ ١٦٦، و الخزاعيّ في أربعينه: ح ٢٣ بإسناده الى ابن الزبير و هاشم بن محمّد في مصباح الأنوار: ١٣٨ و ص ١٣٩ بطريقين.و أورده شاذان بن جبريل في الفضائل و الروضة في الفضائل: ١٥٣ باسناد يرفعه الى الباقر عليه السلام، عن جابر عنهما البحار: ٣٨/ ١٥ ح ٢٣.و أخرجه الاربلى في كشف الغمّة: ١/ ١٥٨، عنه البحار: ٣٨/ ١٢ ح ١٧، و ابن طاووس في الطرائف: ٨٧ ح ١٢١، عنه البحار: ٣٨/ ١٤ ح ١٨، و البحار: ٤٠/ ٧٧ جميعا عن فردوس الديلميّ.و أخرجه في كفاية الطالب: ٢٤٦ عن ابن عساكر بطريقين في المجلد الخمسين من تاريخه.و أورده في الطرائف: ٨٨ ح ١٢٦، و محبّ الدين الطبريّ في الرياض النضرة: ٢/ ٢٢٠، و في ذخائر العقبى: ٩٦، و تفسير الطبريّ: ٣٠/ ١٧١، و الشبلنجى في نور الابصار: ٧٠ و ص ١٠١.عبد اللّه بن عبّاس أخرج الحديث عنه في منتخب كنز العمّال: ٥/ ٣٥(المطبوع بهامش مسند أحمد) عن الخطيب.حذيفة بن اليمان روى الحديث عنه:الصدوق في أماليه: ٧١ ح ٤ و ٥ بإسناده الى حذيفة بطريقين، عنه البحار: ٣٨/ ٦ ح ٨ و ٩. و عن الطرائف: ٨٧ ح ١٢٢ الذي أخرجه عن المناقب لابن مردويه.-.- و رواه الطبريّ في بشارة المصطفى: ٢٤٦، و مصباح الأنوار: ١٣٨(مخطوط) و المسترشد: ٤٧، و رواه أبو جعفر القمّيّ في نوادر الاثر: ٤٢- ٤٣ بطريقين.و رواه الخطيب البغداديّ في تاريخ بغداد: ٧/ ٤٢١، عنه كفاية الطالب: ٢٤٥، و كنوز الحقائق للمناوى: ٩٢، و محبّ الدين الطبريّ في كتابيه الرياض النضرة: ٢٢٠ و ذخائر العقبى: ٩٦.و أخرجه الاربلى في كشف الغمّة: ١/ ١٥٦، عنه البحار: ٣٨/ ١٢ ح ١٧، و عبد اللّه الشافعى في المناقب: ٣٠(مخطوط)، و البدخشى في مفتاح النجا: ٤٩(مخطوط) جميعا عن ابن مردويه.و أخرجه في اثبات الهداة: ٣/ ٦٣٤ ح ٨٦٨ عن رسالة تفضيل على للكراجكيّ.عبد اللّه بن مسعود رواه بالاسناد عنه في مصباح الأنوار: ٧٨ و ص ١٣٩(مخطوط) بطريقين.و فخر الدين الرازيّ في كتابه نهاية العقول على ما في مناقب الكاشى: ١١٤(مخطوط).و أخرجه في كنز العمّال: ١٢/ ٢٢١ ح ١٢٨٦، و الكمشخانوى في راموز الأحاديث: ٤٤٢، و البدخشى في مفتاح النجا: ٤٩(مخطوط) جميعا عن الخطيب.أبو وائل روى الحديث عنه الكراجكيّ في رسالة له في تفضيل أمير المؤمنين عليه السلام، عنه اثبات الهداة: ٣/ ٦٣٤ ح ٨٦٦.

عائشة روى الحديث عنها:الصدوق في الأمالي: ٧١ ح ٣ بإسناده الى عطاء عنها، عنه البحار: ٣٨/ ٥ ح ٧.و رواه أبو جعفر القمّيّ في نوادر الاثر في على خير البشر: ٤٣- ٤٤ بثلاثة طرق، و رواه الخطيب البغداديّ في تاريخ بغداد: ٧/ ٤٢١، و في مصباح الأنوار: ١٣٩(مخطوط).و أورده ابن طاووس في الطرائف: ٨٧ ح ١٢٦، عنه البحار: ٣٨/ ١٤ ح ١٨.و أخرجه في كشف الغمّة: ١/ ١٥٨ عن ابن مردويه، عنه البحار: ٣٨/ ١٣ ح

عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علیؑ خیر البشر ہیں، جو اس بات کو قبول نہ کرے وہ کافر ہے۔

(۶۴)

فرشتوں کے ساتھ رشتہ اخوت

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَخْتَوَيْهِ الْمُجَاوِرُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: أَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع أَخاً مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ إِسْرَافِيلُ ثُمَّ مِيكَائِيلُ ثُمَّ جَبْرَئِيلُ وَ أَوَّلُ مَنْ أَحَبَّهُ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ

١٧.و أخرجه في كفاية الطالب: ٢٤٦ عن ابن عساكر.-.- مرسلا و أورد الحديث مرسلا في:مقصد الراغب: ٤٣(مخطوط) عن كتاب المصباح لابى الحسن الفارسيّ.و المختصر: ١٥١، و الكشفى الحنفيّ الترمذي في المناقب المرتضويه: ١٠٦.و المناوى في كنوز الحقائق: ٩٨، و امان اللّه الدهلوى في تجهيز الجيش: ٣٠٨(مخطوط) و أخرجه في غاية المرام: ٦٠٥ ح ١٠ عن كتاب سير الصحابة. و أخرجه ابن شهراشوب في المناقب: ٢/ ٢٦٥ عن ابن مجاهد في التاريخ و الطبريّ في الولاية و الديلميّ في الفردوس و أحمد في الفضائل و الأعمش باسنادهم، عن عطية عن عائشة، و قيس، عن أبي حازم، عن جرير بن عبد اللّه، عن الرسول صلّى اللّه عليه و آله.و عن أبو وائل و وكيع و أبو معاوية و الأعمش و شريك و يوسف و القطان باسانيدهم في سؤال جابر و حذيفة عن عليّ عليه السلام. و عن مسلم بن أبي الجعد عن جابر بأحد عشر طريقا.و عن تاريخ الخطيب عن الأعمش بإسناده عن عليّ عليه السلام، عن الرسول صلّى اللّه عليه و آله بنحو آخر، عنه البحار: ٣٨/ ٩ ح ١٣. و أخرجه عن بعض المصادر أعلاه في إحقاق الحقّ: ٤/ ٢٤٩- ٢٥٦.

رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّةِ ثُمَّ مَلَكُ الْمَوْتِ [وَ إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ] يَتَرَحَّمُ عَلَى [مُحِبِّي] عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب ع كَمَا يَتَرَحَّمُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ ع[1].

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل آسمان میں سے جس نے سب سے پہلے علیؑ کے ساتھ رشتہ اخوت قائم کیا وہ اسرافیل ہے، اس کے بعد میکائیل اور اس کے بعد جبرائیل۔ اور ایسے ہی اہل آسمان میں سے سب سے پہلے جس نے علیؑ سے محبت کی وہ حامل عرش ہے، اس کے بعد رضوان جنت اور اس کے بعد ملک الموت، اور بتحقیق ملک الموت علیؑ کے محبوں پر ایسے ہی رحم کرتا ہے جیسے وہ انبیاء پر رحم کرتا ہے۔

(۶۵)

حور بہشتی

حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْشَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سناه[2] بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي [عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ] عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ هُشَيْمِ[1] بْنِ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنِي

---

[1] رواه الخوازمی في المناقب: ٣١، و في المقتل: ١/ ٣٩ بإسناده الى ابن شاذان، عنه مناقب ابن شهر اشوب: ٢/ ٣٢، و ينابيع المودة: ١٣٣، و كشف الغمّة: ١/ ١٠٣.و غاية المرام: ٥٨٠ ح ٢٦، و مصباح الأنوار: ٦١(مخطوط).و أخرجه في البحار: ٣٨/ ٣٣٥ ضمن ح ١٠ عن مناقب ابن شهر اشوب.و في ج ٣٩/ ١١٠ ح ١٧ عن كشف الغمّة.و أخرجه في غاية المرام: ٦٦٢ ح ٤ عن كتاب فتح المبين في كشف اليقين في شرح دوحة المعارف.و أخرجه في إحقاق الحقّ: ٦/ ١١١ عن أرجح المطالب للامر تسرى: ٥٢٦.أقول: سند هذه المنقبة متحد مع سند المنقبة الأولى باختلاف أشرنا إليه هناك.

[2] في المنقبة- ٢-: أبو معاد شاه.و في اليقين: شابور، و في المناقب و المقتل: سابور.

عَلِيُّ[2] بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ[3] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ص يَقُولُ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ نُوراً ضَرَبَ بِهِ وَجْهِي فَقُلْتُ لِجَبْرَئِيلَ مَا هَذَا النُّورُ الَّذِي رَأَيْتُهُ؟ قَالَ يَا مُحَمَّدُ لَيْسَ [هَذَا] نُورَ الشَّمْسِ وَلَا نُورَ الْقَمَرِ وَلَكِنْ جَارِيَةٌ مِنْ جَوَارِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع أَطْلَعَتْ مِنْ قَصْرِهَا فَنَظَرَتْ إِلَيْكَ وَضَحِكَتْ فَهَذَا النُّورُ (مِنْ ثَنَايَاهَا) وَهِيَ تَدُورُ فِي الْجَنَّةِ إِلَى أَنْ يَدْخُلَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع[4].

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جب مجھے شب معراج آسمانوں کی سیر کرائی گئی اور جنت میں داخل کیا گیا تو اچانک میرے چہرے پر ایک نور کی چھوٹ پڑی، میں نے جبرائیل سے پوچھا: یہ کیسا نور ہے؟ جبرائیل نے کہا: یا محمد ﷺ! یہ نہ سورج کا نور ہے نہ چاند کا، بلکہ یہ تو علیؑ کی کنیزوں میں سے ایک کنیز ہے، جس نے اپنے قصر سے سر باہر نکال کر آپ کو دیکھا اور تبسم کیا، یہ نور اسی کے دانتوں سے برآمد ہوا ہے؛ یہ کنیز بہشت میں گھومتی رہے گی یہاں تک کہ علی بن ابی طالبؑ سے جا ملے۔

---

[1] كذا في المقتل و المناقب و كفاية الطالب. و هو الصحيح كما أشرنا إلى ذلك في ترجمته في المنقبة- ٥٢-و في الأصل: هشام.

[2] في المنقبة- ٢- و اليقين و البحار و المناقب و المقتل: عدى.

[3] في المنقبة- ٢- و اليقين و البحار و المناقب و المقتل و كفاية الطالب: سعيد بن جبير.

[4] عنه غاية المرام: ١٨ ح ١٨، و اليقين في امرة أمير المؤمنين: ٦١.و رواه الخوارزمي في المناقب: ٢٢٧، و في مقتل الحسين: ٣٩، و الكنجى في كفاية الطالب: ٣٢١ باسنادهما الى ابن شاذان. و أخرجه في اليقين: ٢٠ و اثبات الهداة: ٤/ ٦٤ ح ٤٨٢ عن الخوارزمي.و أخرجه في اليقين: ١٦٤ عن كفاية الطالب.و أورده في المحتضر: ٩٩ مرسلا.

(۵۶)

بس کافر شک کرے گا۔۔۔!

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي خَطَّابٍ السوطيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ (عَلِيٍّ الدِّعْبِلِيُّ)[1] عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا ع عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع [يَا عَلِيُّ] أَنْتَ خَيْرُ الْبَشَرِ لَا يَشُكُّ فِيكَ[2] إِلَّا مَنْ كَفَرَ[3] [4].

امام رضاؑ اپنے اجداد کے ذریعے سے رسول اللہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ تو خیر البشر ہے اور تیرے بارے میں کوئی شک نہیں کرے گا مگر کافر۔

---

[1] في نسخة« أ»: الدعبل.و هو إسماعيل بن عليّ بن على بن رزين بن عثمان بن عبد الرحمان بن عبد اللّه بن بديل ابن ورقاء الخزاعيّ الدعبلى، روى عن أبيه عن الرضا عليه السلام كثيرا، و ما عرف حديث أبيه الا عن طريقه.ولد سنة ۲۵۷ و توفّي سنة ۳۵۲ هـ.تجد ترجمته في رجال النجاشيّ: ۲۵، فهرست الطوسيّ: ۱۳ رقم ۳۷، و رجاله: ۴۵۲ رقم ۸۴، رجال ابن داود: ۴۲۷ رقم ۵۶، رجال العلّامة الحلّيّ: ۱۹۹ رقم ۴، معالم العلماء: ۹ رقم ۳۷، لسان الميزان: ۱/ ۴۲۱.

[2] في نسختي« أ» و« ب»: فيه.

[3] في نسخة« ب» و البحار و غاية المرام و المطبوع: كافر.

[4] عنه البحار: ۲۶/ ۳۰۶ ح ۶۷، و غاية المرام: ۴۵۰ ح ۱۷. و تقدم ذكر مصادر الحديث في المنقبة- ۶۳- فراجع.

(۵۷)

ایک خوبصورت مثال کے قالب میں۔۔!

حَدَّثَنِي الشَّرِيفُ النَّقِيبُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيُّ الْحُسَيْنِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنِّي وَ أَنَا مِنْ عَلِيٍّ فَمَنْ قَاسَهُ بِغَيْرِهِ فَقَدْ جَفَانِي وَ مَنْ جَفَانِي [فَقَدْ] آذَانِي وَ مَنْ آذَانِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ رَبِّي يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ عَلَيَّ كِتَاباً مُبِيناً وَ أَمَرَنِي أَنْ أُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نَزَّلَ إِلَيْهِمْ مَا خَلَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع فَإِنَّهُ (يَسْتَغْنِي عَنِ الْبَيَانِ إِنَّ) اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ فَصَاحَتَهُ كَفَصَاحَتِي وَ دِرَايَتَهُ كَدِرَايَتِي وَ لَوْ كَانَ الْحِلْمُ رَجُلًا لَكَانَ عَلِيّاً ع وَ لَوْ كَانَ الْفَضْلُ شَخْصاً[1] لَكَانَ الْحَسَنَ ع وَ لَوْ كَانَ الْحَيَاءُ صُورَةً[2] لَكَانَ الْحُسَيْنَ ع وَ لَوْ كَانَ الْحُسْنُ (هَيْئَةً لَكَانَتْ)[3] فَاطِمَةَ [بَلْ هِيَ أَعْظَمُ إِنَّ فَاطِمَةَ ع] ابْنَتِي خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ عُنْصُراً وَ شَرَفاً وَ كَرَماً[4].

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا: اے عبدالرحمن! تم لوگ میرے صحابی ہو لیکن علیؑ ابن ابی طالبؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں؛ جس کسی نے بھی علیؑ کو کسی اور کے ساتھ قیاس کیا اس نے مجھ پر جفا کی، جس نے مجھ پر جفا کی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے بھی مجھے اذیت دی تو اس پر میرے رب کی لعنت ہو۔ اے عبدالرحمن! خدا نے مجھ پر روشن کتاب نازل کی اور مجھے حکم

[1] في نسخة« ب» و المقتل و غاية المرام و الفرائد و المطبوع: العقل رجلا.

[2] في نسخة« ب» و المقتل و غاية المرام و الفرائد و المطبوع: السخاء رجلا.

[3] في نسخة« ب» و المقتل و غاية المرام و الفرائد و المطبوع: شخصا لكان.

[4] عنه غاية المرام: ٥١٢ ح ٢٠. و رواه الخوارزمي في المقتل: ١/ ٦٠ بإسناده الى ابن شاذان.و رواه الحمويني في فرائد السمطين: ٢/ ٦٨ ح ٣٩٢ بإسناده الى الخوارزمي، عنه غاية المرام: ٤٥٩ ح ٣٣.

فرمایا کہ جو کچھ بھی مجھ پر نازل ہوا ہے اسے لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کروں مگر اس حکم میں علیؑ شامل نہیں کیونکہ وہ اس بیان سے مستغنی ہے۔ بتحقیق خدا نے اسے وہی فصاحت و فہم عطا فرمایا ہے جو مجھے عطا کیا ہے۔

اگر حلم کسی مرد کی شکل میں ہوتا تو وہ یقینا علیؑ ہوتا۔ اگر فضل (یا عقل) کسی مرد کی شکل میں ہوتا تو وہ یقینا حسنؑ ہوتا۔ اگر حیا (یا سخاوت) کسی شخص کی صورت میں ہوتی تو وہ حسینؑ ہوتا۔ اور اگر حُسن کسی کی شکل میں آتا وہ فاطمہؑ ہوتیں۔ بلکہ فاطمہؑ تو اس سے بھی برتر ہیں؛ بے شک میری بیٹی فاطمہؑ عنصراً، شرفاً اور کراماتاً اہل ارض میں سب سے بہتر ہیں۔

(۶۹)

علیؑ کا ذکر عبادت

حَدَّثَنِي الْقَاضِي الْمُعَافَى بْنُ زَكَرِيَّا مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَضْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ [قَالَتْ] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: ذِكْرُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عِبَادَةٌ[۱] .

---

[۱] رواه في مناقب الخوارزمي: ۲۶۱ باءلاسناد الى ابن شاذان.و رواه ابن عساكر في ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق: ۲/ ۴۲۴ بإسناده الى الحسن بن صابر الهاشمى.و رواه ابن المغازلي في المناقب: ۲۰۶ ح ۲۴۳ بإسناده الى وكيع.و الديلميّ في الفردوس: ۱۱۰(مخطوط) عن جعفر بن محمّد الحسيني في كتاب العروس.عنه مناقب ابن شهر اشوب: ۳/ ۶، و كنز العمّال: ۱۲/ ۲۰۱، و منتخبه(المطبوع بهامش مسند أحمد): ۵/ ۳۰، و ينابيع المودة: ۲۳۷ ح ۲۶۱.و أخرجه في البحار: ۳۸/ ۱۹۹ عن مناقب ابن شهر اشوب.-.- و رواه المناوى في كنوز الحقايق: ۷۸، عنه ينابيع المودة: ۱۸۰.و أورده ابن كثير في البداية و النهاية: ۷/ ۳۵۷، و السيوطي في الجامع الصغير:۱/ ۵۸۳، و الشيخ يوسف النبهانى في الفتح الكبير: ۲/ ۱۲۰، و

عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علیؑ ابن ابی طالب کا ذکر کرنا عبادت ہے۔

(۶۹)

طوبیٰ کیا ہے؟

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مَسْرُورٍ اللَّحَّامُ[١] رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ [عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صَالِحٍ الْأَنْمَاطِيِّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ][٢] عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ص عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى طُوبى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَآبٍ[٣] قَالَ نَزَلَتْ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ ع وَ طُوبَى شَجَرَةٌ فِي دَارِهِ وَ هِيَ فِي الْفِرْدَوْسِ لَيْسَ (مِنْ أَثْمَارِ دُورِ) الْجَنَّةِ [شَيْءٌ] إِلَّا (وَ غُصْنٌ مِنْهَا) فِيهَا[٤].

الهمدانيّ في مودة القربى: ٧/ ١١١.و أخرجه الكشفى الحنفيّ الترمذي في المناقب المرتضوية عن الديلميّ و ابن حجر و صاصب بحر المعارف و صاحب فصل الخطاب جميعا باسنادهم عن عائشة.و أخرجه العبينى الحيدر آبادي في مناقب على: ٣٤ عن الطبراني بإسناده عن أسماء بنت عميس، و الديلميّ عن أبي سعيد و عائشة، و الخطيب عن على، و ابن شاذان عن أبي هريرة، و الحاكم عن ابن عبّاس، و الدولابى عن أبي سعيد.

[١] في اليقين: جعفر بن ميسور الخادم، و في البحار: أحمد بن ميسور الخادم.
و كلاهما تصحيف، و تقدمت ترجمته في المنقبة« ١٣».

[٢] من اليقين. و ظاهره الصواب. اذ بدونه السقط واضح.

[٣] الرعد: ٣٩.

[٤] عنه اليقين في امرة المؤمنين: ٦٢ و غاية المرام: ١٩ ح ١٩.و أخرجه في البحار: ٣٩/ ٢٣٥ ح ٢٠ عن اليقين.-.- و أخرج ابن شهر اشوب في المناقب: ٣/ ٣٢ من طريق أبان بن عيّاش عن أنس، و الكلبى عن أبي

امام صادقؑ اپنے اجداد کے توسط سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: طُوبیٰ لَهُمْ وَ حُسْنُ مَآبٍ (طوبیٰ اور نیک عاقبت ہوانکے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور طوبیٰ ایک درخت کا نام ہے جو علیؑ کے گھر میں ہوگا جو فردوس میں موجود ہے۔اور بہشت کے تمام درخت اس درخت سے ہیں۔

(۷۰)

پھر آپ نے علیؑ کے ساتھ جنگ کیوں کی؟

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنَانَةَ الْبَزَّازُ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَجْرُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ أَبَى

صالح، و شعبة عن قتادة، و الحسن عن جابر، و الثعلبي عن ابن عبّاس، و أبو بصير و عبد الصمد عن الصادق عليه السلام.و في رواية ابن عبّاس:« و في دار كل مؤمن منها غصن»، عنه البحار: ٣٩/ ٢٢٥.و أخرجه في مجمع البيان: ٦/ ٢٩١ عن تفسير الثعلبي يرفعه الى ابن عبّاس، ثمّ قال:و رواه أبو بصير عن أبي عبد اللّه عليه السلام، عنه البحار: ٨/ ٨٧.و أخرجه في الطرائف: ١٠٠ ح ١٤٧ و ابن البطريق في العمدة: ١٨٣ عن الثعلبي، عنهما البحار: ٣٦/ ٧٠.و رواه الحسكاني في شواهد التنزيل: ١/ ٣٠٤ ح ٤١٧ بإسناده الى أبي حصين بن مخارق عن موسى بن جعفر عليه السلام.و رواه في الأحاديث: ٤١٨- ٤٢٠ بإسناده الى داود بن عبد الجبار، عن أبي جعفر بثلاثة طرق.و رواه في الحديث: ٤٢١ بإسناده الى أبي هريرة.و رواه ابن المغازلي في المناقب: ٢٦٨ ح ٣١٥ بإسناده الى ابن سيرين.و أخرجه في الدّر المنثور: ٤/ ٥٩ عن ابن أبي حاتم بإسناده الى ابن سيرين.

فَقَدْ كَفَرَ فَقِيلَ [لَهَا] وَلِمَ حَارَبْتِيهِ فَقَالَتْ وَاللهِ مَا حَارَبْتُهُ مِنْ ذَاتِ نَفْسِي وَمَا حَمَلَنِي (عَلَى ذَلِكَ) إِلَّا طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ[1].

عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: علی بن ابی طالبؑ انسانوں میں سب سے بہتر ہیں اور جو بھی یہ نہ مانے وہ کافر ہے۔ کسی نے عائشہ سے پوچھا: پھر آپ نے علیؑ سے جنگ کیوں کی؟ کہنے لگیں: خدا کی قسم میں اپنے دل سے نہیں لڑی بلکہ اس پر تو مجھے طلحہ اور زبیر نے اکسایا تھا!!![2]

(۷۱)

بہترین اعمال۔۔۔!

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمْدُونِ بْنِ الْفَضْلِ الْفَقِيهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاضِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَاه عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَمَةَ الصَّغِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ

---

[1] عنه البحار: ٢٦/ ٣٠٦ ح ٦٨.و أورده في المحتضر: ١٥١ مرسلا.و تقدم ذكر مصادر اخرى للحديث في المنقبة- ٦٣- و- ٦٦- فراجع.

[2] عائشہ کی یہ توجیح ایک دروغ سے زیادہ اور کچھ نہیں، امیر المومنینؑ کی نسبت ان کا کینہ مشہور تھا، کیا جناب ام المومنین اتنی کم سن تھیں کہ طلحہ و زبیر نے انہیں جنگ کرنے پر اکسا دیا؟ نبی کی اور بیویاں بھی تو تھیں پھر کیا وجہ ہے کہ طلحہ اور زبیر نبی کی دوسری ازواج کے پاس نہیں گئے؟ کیا ام المومنین ام سلمہؓ نے انہیں اس کام سے باز رہنے کی نصیحت نہیں کی تھی؟ یہاں تک کہ جنگ کے دوران بھی خط لکھ کر انہیں علیؑ سے جنگ کرنے سے روکتی رہیں! عائشہ تو وہ ہیں کہ جب انہیں یہ خبر ملی کہ علیؑ کو عبد الرحمن بن ملجم نامی شخص نے شہید کر دیا ہے تو خوشی کے مارے اپنے غلام کا نام بدل کر عبد الرحمن کر دیا تاکہ جب بھی اسے آواز دیں عبد الرحمن یاد آ جائے اور ان کا دل شاد ہو!! کیا یہ سب چیزیں بھی طلحہ اور زبیر نے انہیں یاد کروائی تھیں؟ (الجمل للشیخ مفید: ۱۵۹؛ بحار الانوار: ج ۲۸، ص ۱۴۶، ج ۳۲، ص ۳۴۱؛ سفینۃ البحار: ج ۳، ص ۱۴۷؛ ریاحین الشریعۃ: ج ۲، ص ۳۵۷)

الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعَطَّارُ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ص كُلَّمَا [أَصْبَحَ] أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ بِوَجْهِهِ يَقُولُ هَلْ رَأَى (مِنْكُمْ أَحَدٌ) رُؤْيَا وَ إِنَ النَّبِيَّ ص أَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ (حَمْزَةَ عَمِّي وَ جَعْفَراً ابْنَ عَمِّي) جَالِسَيْنِ وَ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا طَبَقٌ مِنْ نَبَقٍ[1] وَ هُمَا يَأْكُلَانِ مِنْهُ فَمَا لَبِثَ أَنْ تَحَوَّلَ رُطَباً فَأَكَلَا مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُمَا مَا وَجَدْتُمَا [السَّاعَةَ] أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ فِي الْآخِرَةِ قَالَا الصَّلَاةُ (وَ حُبُّ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَ إِخْفَاءُ الصَّدَقَةِ[2].

سمرہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ رسول اللہ نماز صبح کے بعد اپنے اصحاب کی جانب رخ کر کے پوچھا کرتے تھے؟ کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج میں نے خواب میں اپنے چچا حمزہؑ اور اپنے چچازاد جعفر طیارؑ کو دیکھا۔ وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے ایک طشت میں انجیر رکھے تھے اور وہ دونوں اس میں سے کھا رہے تھے، کچھ وقت نہ گزرا تھا کہ وہ انجیر کھجوروں میں تبدیل ہو گئیں، انہوں نے کچھ کھجوریں بھی کھائیں۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ دونوں نے کس عمل کو بہترین عمل پایا: ان دونوں نے کہا: نماز، علی بن ابی طالبؑ کی محبت اور مخفیانہ صدقہ دینے کو۔

(۷۲)

علیؑ میری جگہ پر ہے۔۔۔!

حَدَّثَنَا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ بْنِ قَيْسٍ الْمُقْرِي الْفَقِيهُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَرَابَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ حِفْظٍ قَالَ

[1] في البحار: تين.

[2] (عنه البحار: ۲۷/ ۱۱۷ ح ۹۵.و أخرجه في مدينة المعاجز: ۱۷۲ ح ٤٧٦ عنه و عن الخوارزمي.

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيل قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنِّي كَجِلْدِي عَلِيٌّ مِنِّي كَلَحْمِي عَلِيٌّ مِنِّي كَعَظْمِي عَلِيٌّ مِنِّي كَدَمِي فِي عُرُوقِي عَلِيٌّ أَخِي وَوَصِيِّي فِي أَهْلِي وَخَلِيفَتِي فِي قَوْمِي [وَيَقْضِي دَيْنِي] وَيُنْجِزُ عِدَاتِي[1] عَلِيٌّ فِي الدُّنْيَا إِذَا مِتُّ عِوَضٌ (عَنِّي)[2][3].

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ میرے لیے میری جلد و پوست کی طرح ہے؛ علیؑ میرے لیے میرے گوشت کی مانند ہے؛ علیؑ میرے لیے میری ہڈیوں کی طرح ہے؛ علیؑ میرے لیے میری رگوں میں دوڑنے والے خون کی طرح ہے؛ علیؑ میرا بھائی، میرے خاندان میں میرا وصی ہے اور میری قوم وامت میں میرا خلیفہ ہے، علیؑ میرے قرضے ادا کرے گا، اور میرے وعدے نبھائے گا، اگر میں مر جاؤں تو علیؑ میرے بعد میری جگہ پر ہوگا۔

(۷۳)

درخت خرما کا کلام۔۔۔!

حَدَّثَنَا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الدَّقَّاقُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ص فِي بُسْتَانِ عَامِرِ

[1] في نسخة« ب» و(خ ل): وعدى.
[2] في نسخة« ب» و غاية المرام: مني.و في المطبوع: عوضى.
[3] عنه غاية المرام: ٦٩ ح ٢٠ و ص ١٦٧ ح ٥٩.

بْنِ سَعْدٍ بِعَقِيقٍ السُّفْلَى فَبَيْنَا نَحْنُ نَخْتَرِقُ الْبُسْتَانَ إِذْ صَاحَتْ نَخْلَةٌ بِنَخْلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ص أَتَدْرُونَ مَا قَالَتِ النَّخْلَةُ؟ فَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ صَاحَتْ هَذَا مُحَمَّدٌ [رَسُولُ اللَّهِ] وَوَصِيُّهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ ص [مِنْ تِلْكَ الصَّيْحَةِ نَخْلَةَ] الصَّيْحَانِيَ[1].

ابو بکر روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے کے نچلے حصے میں کنار دریا موجود عامر بن سعد کے نخلستان میں تھا۔ اچانک کھجور کے درخت سے ایک بلند آواز سنائی دی جیسے وہ دوسرے درخت سے بات کر رہا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ درخت کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے کہا: خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا: اس نے بلند آواز میں کہا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان کا وصی علی ابن طالبؑ۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس درخت کا نام نخل صیحہ رکھ دیا کیونکہ اس سے بلند آواز نمودار ہوئی تھی۔

---

[1] عنه مدينة المعاجز: ٦٥ ح ١٥٢ و عن ثاقب المناقب: ٣٤ ح ١٧.-.- و رواه الخوارزمي في المناقب: ٢٢١ بإسناده الى ابن شيرويه الديلميّ، عنه الصراط المستقيم: ٢/ ٣٣ و اثبات الهداة: ٥/ ٦٤ ح ٤٣٩.و رواه الحمويني في فرائد السمطين: ١/ ١٣٧ بإسناده الى جابر الأنصاريّ، عنه ينابيع المودة: ١٣٦، و غاية المرام: ١٥٧ ح ٢٦.و أورده الراونديّ في الخرائج و الجرائح: ٤٧٨، عنه البحار: ١٧/ ٣٦٥ ح ٧.و أخرجه في البحار: ٦٦/ ١٤٦ ملحق ح ٧٠ عن ابن المؤيد الحموى في فضل أهل البيت.و أخرجه ابن شهر اشوب في المناقب: ٢/ ١٥٣ من طريق جابر بن عبد اللّه، و حذيفة بن اليمان و عبد اللّه بن العباس، و أبو هارون العبدى، عن عبد اللّه بن عثمان، و حمدان بن المعافا عن الرضا عليه السلام، و محمّد بن صدقة، عن موسى بن جعفر.و ابن شيرويه الديلميّ بإسناده الى موسى بن جعفر عليه السلام، عنه البحار: ٤١/ ٢٦٦.و أورده شاذان بن جبريل في الفضائل: ١٤٦ ح ١١٣، و الروضة في الفضائل: ١٤٤ ح ١٣١(مخطوط) عن جابر، عنهما البحار: ٤٠/ ٤٨ ح ٨٤.و رواه الذهبي في ميزان الاعتدال: ١/ ٧٩، و العسقلاني في لسان الميزان: ١/ ٣١٧، و الحلبيّ في السيرة الذهبيه: ٢/ ٢٦٥ باسنادهم الى صدقة.و أورده ابن حسنويه في درر بحر المناقب: ١٠٥(مخطوط) عن جابر، عن عليّ عليه السلام، و السمهودى في خلاصة الوفاء: ٣٩(مخطوط)، و البدخشى في مفتاح النجا(مخطوط)، و أبي الفوارس في أربعينه(مخطوط)، و الامر تسرى في أرجح المطالب: ٣٦ عن على.و أخرجه الزرندى في نظم درر السمطين: ١٢٤ من طريق الشيخ المؤيد الحموى بإسناده الى بشر بن أبي عمرو.أخرجه عن بعض المصادر أعلاه في إحقاق الحقّ: ٤/ ١١٢ و ج ٧/ ٢٣٢.

(۷۵)

آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف ابن عباس کی زبانی

حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُكَتِّبُ اللُّغَوِيُّ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الوفويُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ الضَّبِّيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ[1] قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبِرْنِي عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آلُ مُحَمَّدٍ ص الْمُعَلِّمُونَ التُّقَى الْبَاذِلُونَ الْجَدَى التَّارِكُونَ الْهَوَى النَّاكِبُونَ الرَّدَى لَا خُشَّعٌ لَمَظٌ وَ لَا طُمَّحٌ حُظَظٌ وَ لَا غُلَّظٌ فَظَظ فِي كُلِّ (حِينٍ يَقِظٌ أَحْلَاسُ) الْخَيْلِ أَنْجُم اللَّيْلِ وَ بَحْرُ النَّيْلِ بِعَادُ الْمَيْلِ هَامَاتُ هَامَاتٍ وَ سَادَاتُ سَادَاتٍ وَ غُيُوثٌ جَارَاتٌ[2] وَ لُيُوثُ غَابَاتٍ الْمُقِيمُونَ الصَّلَاةَ الْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ الْمُقَرِّبُونَ الْحَسَنَاتِ وَ الْمُمِيطُونَ السَّيِّئَاتِ.

عکرمہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس سے پوچھا: مجھے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں خبر دو (کہ وہ کون ہیں)؟ ابن عباس نے کہا: آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متقی معلمین، سخاوتمند بخشندے، ہوا و ہوس کو ترک کرنے والے، اور برائیوں سے کنارہ کشی کرنے والے ہیں۔

وہ نہ چاپلوس ہیں، نہ طمع و لالچ رکھنے والے، اور نہ بری رفتار والے بد زبان۔ ہر قسم کی خوبی پر کان دھرنے والے، میدان جنگ کے لیے آمادہ، اندھیروں میں ستارے، نیکی کا سمندر، اور ہر قسم کی نفسانی

---

[1] كذا استظهرها في حاشية نسخة« أ» و هو الصحيح كما في المنقبة« ٦٧».و كان في المتن: المهزلى و هو تصحيف.و صرّح العسقلاني في لسان الميزان: ٣/ ٢٣٧ رقم ١٠٥٢» فى ترجمة العباس بن بكار الضبى البصرى أنّه روى عن خالد بن أبي بكر الهذلى.

[2] أي يجيرون المستغيث.و في نسخة« ب»: جذبات، و في المطبوع: جدبات.

خواہشات سے آزاد ہیں۔ وہ عظیم سردار، سید السادات، خشک سالی میں بارش، شیر ان نر، نماز قائم کرنے والے، زکات دینے والے، خوبیوں میں پیش گام اور گناہوں سے دوری برتنے والے ہیں۔

(۷۵)

فضائل علیؑ بزبان ابن عباس

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ بْنِ مَامَوَيْهِ الْأَصْبَهَانِيُّ بِنَيْسَابُورَ قَالَ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُكَّاشَةَ[1] قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خصرفٍ[2] عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا تَقُولُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَقَالَ ذَكَرْتَ وَ اللَّهِ أَحَدَ الثَّقَلَيْنِ سَبَقَ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ وَ بَايَعَ الْبَيْعَتَيْنِ وَ أَعْطَى [الْبَسْطَتَيْنِ[3] وَ هُوَ أَبُو] السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ [وَ مَنْ] رُدَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مَرَّتَيْنِ مِنْ بَعْدِ مَا غَابَتْ عَنِ الْقِبْلَتَيْنِ[4] وَ جَرَّدَ السَّيْفَ تَارَتَيْنِ وَ [هُوَ] صَاحِبُ

---

[1] أضاف في المناقب و المقتل: عن محمّد بن الحسن.

[2] كذا في الأصل، و في(خ ل): حصف، و في المناقب و المقتل: خصيف.و في مشيخة الصدوق في الفقيه: ٤/ ٥٣١ في ذكر طريقه الى أبى سعيد الخدريّ: حصيف.

[3] في نسخة« أ»: السبطتين، و في البرهان و المناقب: السبطين. و ما في المتن هو الأظهر، يدل عليه قوله تعالى في طالوت:« و زاده بسطة في العلم و الجسم».

البقرة: ٢٤٧.

[4] في المناقب: الثقلين، و في المقتل: المقلتين، و في المطبوع: العينين.

الْكَرَّتَيْنِ [وَ هُمَا حَرْبُ بَدْرٍ وَ حُنَيْنٍ][1] (فَمَثَلُهُ فِي الْأُمَّةِ) مَثَلُ ذِي الْقَرْنَيْنِ ذَاكَ مَوْلَايَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ص[2].

مجاہد کہتا ہے: ابن عباس سے پوچھا گیا کہ علیؑ کے بارے میں آپ کا کیا کہنا ہے؟ ابن عباس گویا ہوئے: خدا کی قسم تو نے ثقلین میں سے ایک کا ذکر کیا ہے، وہ شہادتین کہنے (یعنی خدا اور اس کے رسول کی گواہی دینے میں) میں سب پر سبقت رکھتا ہے، وہ دو قبلوں کی جانب نماز پڑھنے والا ہے، وہ رسول اللہ کے دونواسوں حسن و حسینؑ کا باپ ہے، وہ وہ ہے جس کے لیے دو مرتبہ سورج پلٹا جب کہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہو چکا تھا، وہ وہ ہے جس نے دو بار تلوار چلائی (ایک بار رسول کے زمانے میں تنزیل قرآن پر اور دوسری بارے اپنے دور میں تاویل قرآن پر) وہ وہ ہے جو بدر و حنین کے دو حملوں میں فاتح رہا، یہ ہے میرا مولا علی بن ابی طالبؑ۔

(۷٦)

رسول اللہ ﷺ کے وزراء

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ طَرْخَانَ الْكِنْدِيُ[3] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ

---

[1] من نسخة« أ».

[2] عنه البرهان: ١/ ٢٧ ح ١٤. و رواه الخوارزمي في المناقب: ٢٣٦، و في مقتل الحسين: ١/ ٤٧ بإسناده الى ابن شاذان، عنه غاية المرام: ٢١٤ ح ٢٤ و ص ٦٢٩ ح ٧، و ينابيع المودة: ١٣٩.

[3] هو أحمد بن محمّد بن أحمد بن طرخان الكندي أبو الحسين الجرجراني الكاتب.قال عنه النجاشيّ:« ثقة، صحيح السماع ... صديقنا ... له كتاب ايمان أبي طالب».ترجم له في رجال النجاشيّ: ٦٨، خلاصة الأقوال:

سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ[1] قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ[2] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي وَزِيراً مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَ وَزِيراً مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ وَزِيرَكَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جَبْرَئِيلَ وَ وَزِيرَكَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع[3].

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے خدا اہل آسمان و زمین میں میرے لیے وزراء قرار دے۔ پس خدا نے آپؐ پر وحی فرمائی: بتحقیق میں نے آسمان میں جبرائیل اور زمین میں علی بن ابی طالبؑ کو تیرا وزیر بنایا۔

(۷۷)

مولائے انسانیت

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ فَضْلٍ الزَّيَّاتُ [قَالَ] حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ] حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ رَبِيعٍ الْمَاجُشُونِيُّ[1] عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبَانٍ الْوَرَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِي غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۲۰، جامع الرواة: ۱/ ۶۱، رجال القهبائی: ۱/ ۱۳۵، و النابس: فی القرن الخامس للشیخ آغا بزرگ الطهرانيّ: ۲۲.

[1] في الأصل: جذمان، و هو تصحيف. و هو عليّ بن زيد بن عبد اللّه بن زهير بن عبد اللّه بن جدعان التيمى البصرى. تقريب التهذيب: ۲/ ۳۷ رقم ۳۴۲.

[2] روايته عن الرسول صلّى اللّه عليه و آله فيها ارسال، لانه لم يدركه صلّى اللّه عليه و آله حيث ولد في خلافة عمر. و قال ابن حجر في تقريب التهذيب: ۱/ ۳۰۵: «اتفقوا على أن مرسلاته أصح المراسيل». تجد ترجمته في رجال السيّد الخوئي: ۸/ ۱۳۹، طبقات ابن سعد ۵/ ۱۱۹- ۱۴۳.

[3] عنه غاية المرام: ۶۱۳ ح ۹.

عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ [قَالَ] رَسُولُ اللّٰهِ ص: نَزَلَ عَلَيَّ جَبْرَئِيلُ ع صَبِيحَةَ يَوْمٍ فَرِحاً مُسْتَبْشِراً فَقُلْتُ حَبِيبِي [جَبْرَئِيلُ] مَا لِي أَرَاكَ فَرِحاً مُسْتَبْشِراً؟ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَ كَيْفَ لَا أَكُونُ كَذَلِكَ وَ قَدْ قَرَّتْ [عَيْنِي] بِمَا أَكْرَمَ اللّٰهُ [بِهِ] أَخَاكَ وَ وَصِيَّكَ وَ إِمَامَ أُمَّتِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع فَقُلْتُ وَ بِمَ أَكْرَمَ اللّٰهُ أَخِي وَ إِمَامَ أُمَّتِي؟ فَقَالَ بَاهَى (اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى بِعِبَادَتِهِ الْبَارِحَةَ) مَلَائِكَتَهُ وَ حَمَلَةَ عَرْشِهِ وَ قَالَ مَلَائِكَتِي [وَ حَمَلَةَ عَرْشِي] انْظُرُوا إِلَى حُجَّتِي فِي أَرْضِي بَعْدَ نَبِيِّي مُحَمَّدٍ ص كَيْفَ عَفَّرَ خَدَّهُ فِي التُّرَابِ تَوَاضُعاً لِعَظَمَتِي أُشْهِدُكُمْ أَنَّهُ إِمَامُ خَلْقِي وَ مَوْلَى بَرِيَّتِي[2].

امام صادقؑ اپنے اجداد کے توسط سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک صبح جبرائیل امین حالت شادمانی میں مجھ پر نازل ہوئے؛ میں نے پوچھا: اے میرے دوست جبرائیل کیا ہوا؟ کہ میں تجھے اس قدر خوش دیکھ رہا ہوں؟ کہنے لگا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آخر کیوں نہ خوش ہوں جبکہ میری آنکھوں کو ٹھنڈک ملی اس وجہ سے کہ خدائے متعال نے آپ کے بھائی، وصی اور آپ کی امت کے امام علی بن ابی طالبؑ کی تکریم فرمائی ہے۔ میں نے سوال کیا: خدا نے کس چیز کے ذریعے میرے بھائی اور میری امت کے امام کی تکریم فرمائی؟ جبرائیل نے کہا:

علیؑ کی کل رات کی عبادت دیکھ کر خدا نے اپنے فرشتوں اور حاملان عرش پر فخر ومباہات فرمائی، اور کہا: اے میرے فرشتو! زمین پر میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہونے والی حجت پر نگاہ کرو، میری عظمت ومقام

---

[1] في(خ ل): على بن ربيع الماجشوني. و في المناقب: على بن بديع الماجشون.و في المطبوع: على بن بريع الماجشون.و الماجشون معرب- بكسر الجيم و ضم الشين- معرب ماه‌گون: أى القمر- بفتح القاف و كسر الميم- الوجه.

[2] عنه غاية المرام: ٤٦ ح ٦٠ و ص ١٦٧ ح ٦١.و عنه مدينة المعاجز: ١٦٣ ح ٤٥٢، و عن مناقب الخوارزمي.و رواه الخوارزمي في المناقب: ٢٢٨ بإسناده الى ابن شاذان، عنه غاية المرام: ٢٧ ح ٤ و ص ٣٤ ح ١٣ و ص ١٥٦ ح ١٨، و مصباح الأنوار: ٩٥(مخطوط)، و تأويل الآيات ٣١ (مخطوط) و ينابيع المودة: ٧٩ و ص ١٢٦.و أخرجه في البحار: ١٩/ ٨٧ ح ٣٧ عن تأويل الآيات.و أورده في المحتضر: ١٠٠ مرسلا.

کے سامنے کیسے خاک پر اپنے رخسار رکھے تواضع کر رہا ہے؟ میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ بتحقیق یہ میری خلق پر امام اور تمام انسانیت کا مولا ہے !

(۷۸)

علم کے پانچ جز

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمْدُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ الصَّائِغُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ صفرٍ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَخِيهِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص: الْعِلْمُ خَمْسَةُ أَجْزَاءٍ أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع مِنْ ذَلِكَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ وَ أُعْطِيَ سَائِرُ النَّاسِ جُزْءاً وَاحِداً وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً (لَعَلِيٌّ بِجُزْءِ) النَّاسِ أَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ بِجُزْئِهِمْ[1][2].

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کے پانچ جزو ہیں؛ ان میں سے چار علی بن ابی طالبؑ کو عطا کیے گئے اور باقی تمام افراد کو ایک جز سے نوازا گیا؛ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر مبعوث کیا ہے! جو جزو باقی تمام انسانوں کو دیا گیا اس میں بھی علیؑ کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔

[1] عنه غاية المرام: ٥١٢ ح ٢١ و ص ٥٨٦ ح ٨٥، و البحار: ٢٧/ ١١٧ ح ٩٦.

[2] أضاف في نسخة« ب» و المطبوع بعد هذا الحديث، حديثا آخر ذيلاله هو نفس ما يأتي في المنقبة: ٩٢ و أثبتناه في محله هناك اعتمادا على نسخة« أ».

(۷۹)

کوثر کا ایک جام

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ فَرِيدٍ الْبُوشَنْجِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِي[1] قَالَ: كُنْتُ أَطُوفُ [بِالْبَيْتِ] فَاسْتَقْبَلَنِي فِي الطَّوَافِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ لِي أَلَا أُبَشِّرُكَ بِشَيْءٍ تَفْرَحُ بِهِ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى فَقَالَ كُنْتُ وَاقِفاً بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ص فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الرَّوْضَةِ فَقَالَ لِي أَسْرِعْ وَ ائْتِنِي بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَذَهَبْتُ فَإِذَا عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ ع فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ ص يَدْعُوكَ فَجَاءَ (فِي الْحَالِ وَ كُنْتُ مَعَهُ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ص فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ) يَا عَلِيُّ سَلِّمْ عَلَى جَبْرَئِيلَ فَقَالَ عَلِيٌّ ع السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَبْرَئِيلُ [فَرَدَّ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ السَّلَامَ] فَقَالَ النَّبِيُّ ص [إِنَّ] جَبْرَئِيلَ ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ طُوبَى لَكَ وَ لِشِيعَتِكَ وَ لِمُحِبِّيكَ وَ الْوَيْلُ ثُمَّ الْوَيْلُ لِمُبْغِضِيكَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ أَيْنَ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ فَيُرْفَعُ بِكُمَا إِلَى السَّمَاءِ [السَّابِعَةِ] حَتَّى تُوقَفَا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَيَقُولُ [اللَّهُ] لِنَبِيِّهِ ص أَوْرِدْ عَلِيّاً الْحَوْضَ وَ هَذَا الْكَأْسَ أَعْطِهِ حَتَّى يَسْقِيَ مُحِبِّيهِ وَ شِيعَتَهُ وَ لَا يَسْقِي أَحَداً مِنْ مُبْغِضِيهِ وَ يَأْمُرُ (لِمُحِبِّيهِ أَنْ يُحَاسَبُوا حِساباً) يَسِيراً وَ يَأْمُرُ بِهِمْ إِلَى الْجَنَّةِ[2].

---

[1] في نسختي« أ» و« ب» و المطبوع و البحار: السجستانيّ. و ما في المتن هو الصحيح كما أشرنا إليه في المنقبة: ٥١، و نضيف هنا ما يفيد المقام، و هو ما رواه ابن سعد في الطبقات ٧/ ٢٥١ من أن أيوب السختياني أوصى بكتبه الى أبي قلابة، فحملت إليه من الشام.

[2] عنه البحار: ٢٧/ ١١٧ ح ٩٧، و غاية المرام: ٥٨٦ ح ٥٦.

ایوب سختیانی کہتے ہیں کہ ہم کعبۃ اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ انس بن مالک میرے پاس آئے اور کہا: کیا تم نہیں چاہتے کہ تمہیں ایسی بشارت دوں جس سے تم خوش ہو جاؤ؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! انس نے کہا: میں مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روضۂ منورہ (آپ کی قبر مبارک اور ممبر کا درمیانی حصہ) میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: جلد جا اور علیؑ کو بلا کر لا! میں گیا اور علیؑ کو خبر کی؛ علیؑ بھی سرعت کے ساتھ بارگاہ رسالت مآب میں پہنچے اور سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا: اے علیؑ جبرائیل کو بھی سلام کر لو! علیؑ نے کہا: اے جبرائیل تم پر سلام ہو! جبرائیل نے بھی جواب دیا۔ اس کے بعد نبی کریمؐ نے فرمایا: بتحقیق جبرائیل کہہ رہے ہیں: خدا نے تجھے سلام بھجوایا ہے اور کہا ہے: تیرے اور تیرے محبوں اور شیعوں کے لیے شادمانی اور تجھ سے بغض رکھنے والوں کے لیے وائے بروائے ہو! روز قیامت ایک منادی عرش کے وسط سے ندا دے گا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علیؑ کہاں ہیں؟ اس وقت تم دونوں کو ساتویں آسمان کی جانب لے جایا جائے گا یہاں تک کہ تم بارگاہ خدا میں پہنچ جاؤ گے۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی سے کہے گا: علیؑ کو حوض کوثر پر لے جا اور یہ پیالہ بھی اسے دے دے، تاکہ وہ اپنے محبوں اور شیعوں کو سیراب کرے اور اپنے دشمنوں میں سے کسی ایک کو بھی پانی نہ دے۔ نیز اپنے محبوں کے بارے میں (فرشتوں کو) حکم دے کہ ان کا حساب آسانی کے ساتھ لیا جائے، اور انہیں بہشت لے جایا جائے!!

(۸۰)

علیؑ کے چہرے کے نور سے۔۔۔!

[أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَحْفُوظٍ] قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْغِطْرِيفُ بْنُ[1] عَبْدِ السَّلَامِ بِصَنْعَاءِ الْيَمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ مِنْ نُورِ وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع مَلَائِكَةً[2] يُسَبِّحُونَ وَ يُقَدِّسُونَ وَ يَكْتُبُونَ [ثَوَابَ] ذَلِكَ لِمُحِبِّيهِ وَ مُحِبِّي وُلْدِهِ[3].

ابو بکر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا نے علیؑ کے چہرے کے نور سے ستر ہزار فرشتوں کو خلق کیا جو خدا کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور ان کا ثواب علیؑ کے محبوں اور ان کے فرزندان کے نامہ عمل میں لکھا جاتا ہے۔

(۸۱)

عروۃ الوثقیٰ

[1] في المقتل: عن.

[2] في البحار و المطبوع: سبعين ألف ألف ملك.

[3] تقدم مثله في المنقبة: ١٩.عنه البحار: ٢٧/ ١١٨ ح ٩٨، و غاية المرام: ٨ ح ١٩، و ص ٥٨٦ ح ٨٧، و مدينة المعاجز: ١٨٨ ح ٥١٥.و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين عليه السلام: ١/ ٩٧، عنه مصباح الأنوار: ٢٩٧(مخطوط) و أورده في جامع الأخبار: ٢١٢ عن أبي بكر، عنه البحار: ٤٠/ ١٢٥ ح ١٦.

حَدَّثَنِي قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ هَارُونَ[1] الضَّبِّيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: سَتَكُونُ بَعْدِي فِتْنَةٌ مُظْلِمَةٌ (النَّاجِي مِنْهَا) (مَنْ تَمَسَّكَ) بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى قَالَ وَلَايَةُ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَنْ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قِيلَ [يَا رَسُولَ اللَّهِ] وَ مَنْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَوْلَى الْمُسْلِمِينَ وَ إِمَامُهُمْ بَعْدِي قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَنْ مَوْلَى الْمُسْلِمِينَ وَ إِمَامُهُمْ بَعْدَكَ قَالَ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع[2].

امام رضاؑ اپنے اجداد کے توسط سے امام حسینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے جانے کے بعد بہت جلد ہی تاریک فتنے کا دور چھا جائے گا؛ اس میں نجات یافتہ وہ ہوگا جو عروۃ الوثقی سے متمسک رہے!

پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ عروۃ الوثقی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سید الوصیین کی ولایت۔ پوچھا گیا: یہ سید الوصیین کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: امیر المومنین! پوچھا گیا: یہ امیر المومنینؑ کون ہے؟ فرمایا: میرے بعد مسلمین کا مولا اور ان کا امام ہے۔ پوچھا گیا کون ہے جو آپ کے بعد مسلمین کا مولا اور ان کا امام ہے؟ حضرت نے ارشاد فرمایا: میرا بھائی علی بن ابی طالبؑ۔

(۸۱)

[1] في اليقين: مروان. روى عنه أبو محمّد جعفر بن أحمد القمّيّ في كتابه نوادر الاثر في على خير البشر: ۳۷ و فيه: «الحسن» بدل «الحسين».

[2] عنه البحار: ٣٦/ ٢٠ ح ١٦، و اليقين: ٦٢، و البرهان: ١/ ٢٤٤ ح ١١، و ج ٣/ ٢٧٩ ح ٥ و غاية المرام: ١٩ ح ٢٠ و ص ٤٦ ح ٦١، و ص ١٦٧ ح ٦٢ و ص ٦٢١ ح ٢٣.

اے محمد ﷺ! اپنے سے پہلے آنے والے انبیاء سے پوچھ!

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ الدَّامْغَانِيُّ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الدِّينَوَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ انْتَهَى بِيَ الْمَسِيرُ مَعَ جَبْرَئِيلَ إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَرَأَيْتُ بَيْتاً مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ فَقَالَ [لِي] جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ هَذَا هُوَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ [خَلْقِ] السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ عَامٍ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ إِلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ ص (ثُمَّ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى اجْتَمَعَ جَمِيعُ الرُّسُلِ وَ الْأَنْبِيَاءِ) فَصَفَّهُمْ جَبْرَئِيلُ ع وَرَائِي صَفّاً فَصَلَّيْتُ بِهِمْ فَلَمَّا (فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ) أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ سَلِ الرُّسُلَ عَلَى مَا ذَا أَرْسَلْتُهُمْ مِنْ قَبْلِكَ فَقُلْتُ مَعَاشِرَ الرُّسُلِ عَلَى مَا ذَا بَعَثَكُمْ رَبِّي قَبْلِي فَقَالَتِ الرُّسُلُ عَلَى وَلَايَتِكَ[1] وَ وَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَ هُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ سْئَلْ مَنْ أَرْسَلْنا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنا[2] [3].

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج پر لے جایا گیا؛ میں جبرائیل کے ساتھ ساتویں آسمان پر پہنچا؛ میں نے وہاں سرخ یاقوت کا ایک گھر دیکھا۔ جبرائیل نے مجھ سے کہا: اے محمد ﷺ! یہی بیت معمور ہے؛ خدا نے اسے آسمانوں اور زمینوں کی خلقت سے پچاس ہزار سال قبل خلق کیا۔ پس اے محمد ﷺ! اٹھیے اور اس کی جانب نماز پڑھیے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا نے جبرائیل کو حکم دیا کہ تمام انبیاء ورسل کو اکھٹا کرے؛ پس جبرائیلؑ نے ان سب کو میرے پیچھے کھڑا کرواکر صفیں درست

---

[1] في المطبوع: نبوتك.

[2] الزخرف: ٤٥.

[3] عنه البحار: ٢٦/ ٣٠٧ ح ٦٩، و غاية المرام: ٢٠٧ ح ١٤.و أخرج قطعة منه في مصباح الأنوار: ٨٧(مخطوط) عن ابن عبّاس.

کروائیں اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ جیسے ہی نماز ختم ہوئی تو خدا کی جانب سے ایک فرشتہ میری جانب آیااور مجھ سے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدانے سلام بھیجاہے اور وہ کہتا ہے: ان انبیاء سے پوچھو کہ انہیں تم سے قبل کس چیز پر مبعوث کیا گیا تھا؟ پس میں نے ان سے پوچھا: اے گروہ انبیاء! میرے رب نے تمہیں مجھ سے پہلے کس چیز پر مبعوث کیا تھا؟ رسولوں نے جواب دیا: آپ کی اور علیؑ کی ولایت پر۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اور یہ ہیں اس قول الٰہی کے معنی): اور پوچھوان رسولوں سے جنہیں ہم نے تم سے پہلے بھیجا تھا!

(۸۳)

امیرالمومنینؑ کے سات نام

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الشَّيْخُ الصَّالِحُ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَعْرَجُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَال حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُنَادى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع بِسَبْعَةِ أَسْمَاءَ (أَوَّلُهَا يَا صِدِّيقُ) يَا دَالُّ يَا عَابِدُ يَا هَادِي يَا مَهْدِيُّ يَا فَتَى يَا عَلِيُّ مُرَّ [1] أَنْتَ وَشِيعَتُكَ إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ [2].

---

[1] في نسخة« أ»: اخرج.

[2] عنه غاية المرام: ٥٨٧ ح ٨٨.و رواه الخوارزمي في المناقب: ٢٢٨ بإسناده الى ابن شاذان، عنه غاية المرام: ٥٨٣ ح ٤٩ و مصباح الأنوار: ٩٥(مخطوط)، و إحقاق الحقّ: ٤/ ٢٩٩ و ج ٧/ ١٧٤ و ج ٨/ ٦٠٥.

انس بن مالک کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب روز قیامت رونما ہوگا علیؑ کو سات ناموں سے آواز دی جائے گی: اے صدیق؛ اے رہنما؛ اے عبادت گزار؛ اے ہدایت کرنے والے؛ اے ہدایت یافتہ؛ اے جواں مرد؛ اے علیؑ! اٹھ کھڑا ہوتا کہ تو اور تیرے شیعہ بنا حساب جنت کی طرف جائیں۔

(۸۴)

علیؑ کا چہرہ دیکھنا عبادت

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ مَطَرٍ الشَّيْبَانِيُّ وَ حَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ حَدَّثَنِي مُؤَمِّلُ بْنُ إِهَابٍ وَ حَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ حَدَّثَنِي وَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَمَّرٌ وَ حَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَ حَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَ حَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ: دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع عَلَى أَبِي[۱] فِي مَرَضِهِ الَّذِي (قَبَضَهُ اللهُ تَعَالَى) فِيهِ فَجَعَلَ [أَبِي] يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَمَا يُزِيغُ بَصَرَهُ عَنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي

[۱] في نسختي «أ» و «ب»: أبي بكر.

طَالِبٍ ع قُلْتُ يَا أَبَةِ رَأَيْتُكَ تَنْظُرُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَمَا تُزِيغُ بَصَرَكَ عَنْهُ قَالَ يَا بُنَيَّةُ قَدْ فَعَلْتُ هَذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍ[1] عِبَادَةٌ[2].

---

[1] في نسخة« ب» و المطبوع: الى وجه عليّ بن أبي طالب عليه السلام.

و في(خ ل) و البحار: الى عليّ بن أبي طالب.

[2] عنه البحار: ۲٦/ ۲۲۹ ح ۱۱، و غاية المرام: ٦۲۷ ح ۲۱.

و قد روى هذا الحديث بعدة طرق عن مجموعة من الأئمّة عليهم السلام و الصحابة نذكر منهم:

۱- الصادق، عن آبائه عليهم السلام، عن الرسول صلّى اللّه عليه و آله روى الحديث عنه:الصدوق في الأمالي: ۱۱۹ ح ۹ بإسناده الى ابن عمارة، عن أبيه عنه عليه السلام في حديث.و أخرجه في كشف الغمّة: ۱/ ۱۱۲ نقلا عن مناقب الخوارزمي بإسناده الى عليّ عليه السلام في حديث، و تأويل الآيات: ۲۸۳(مخطوط) من كتاب الأربعين بإسناده الى الصادق عليه السلام. عنهم البحار: ۳۸/ ۱۹٦ و ۱۹۷ ح ٤ و ذيله.و أخرجه في حلية الابرار: ۱/ ۲۹۰ عن الخوارزمي في الفضائل.

۲- أبو ذرّ الغفارى. روى الحديث عنه:الطوسيّ في أماليه: ۱/ ۷۰ بإسناده الى حجر المذرى، عنه في حديث عنه البحار:

۳۸/ ۱۹٦ ح ۲.

۳- أبو سعيد الخدريّ. روى الحديث عنه:الحمويني في فرائد السمطين: ۱/ ۱۸۱ ح ۱٤٤ بإسناده الى حميد بن عبد الرحمان، عنه و أخرجه العينى الحنفيّ في مناقب عليّ عليه السلام: ۱۹ من طريق ابن مردويه، عنه.

٤- أبو هريرة. روى الحديث عنه:الصدوق في أماليه: ۲۹٦ ح ۱ في حديث، عنه البحار: ۳۸/ ۱۹۷ ح ٥.و الطبريّ في بشارة المصطفى: ٥۷ في حديث.و أخرجه العينى الحنفيّ في مناقب عليّ عليه السلام: ۱۹ من طريق الخطيب و الديلميّ عنه.- و ابن حجر في لسان الميزان: ۲/ ۲۲۹ في ترجمة الحسن بن عليّ أبى سعيد العدوى، عن أبى صالح، و بأسانيد اخرى عن أبي هريرة.و السيوطي في اللئالى المصنوعة: ۱/ ۱۷۸ عن ابن الجوزى.

٥- ابن عبّاس. أخرج الحديث عنه:محب الدين الطبريّ في الرياض النضرة: ۳/ ۲۲۰ من طريق أبو الخير الحاكمى.و العينى الحنفيّ في مناقب عليّ عليه السلام: ۱۹ من طريق ابن عساكر و الحاكم.و اللئالى المصنوعة: ۱/ ۱۷۸ عن ابن الجوزى بإسناده عن مجاهد، عن ابن عبّاس.

٦- أنس بن مالك. روى الحديث عنه:ابن عساكر في ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق: ۲/ ٤۰٤ ح ۹۰۲ بإسناده الى مطر بن أبي مطر، عنه.و أخرجه العينى الحنفيّ في مناقب عليّ عليه السلام: ۱۹ من

طريق ابن عدى.و السيوطي في اللئالى: ١/ ١٧٨ نقلا عن ابن عدى بإسناده عن أنس، و رواه أيضا من طريق آخر.

٧- جابر بن عبد اللّه الأنصاريّ. روى الحديث عنه:ابن عساكر في ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢/ ٤٠٣ ذ ح ٩٠٠ و ص ٤٠٤ ح ٩٠١ بطريقين.و ابن المغازلي في المناقب: ٢٠٩ ح ٢٤٨ بإسناده الى أبي الزبير، عنه.و أخرجه العينى الحيدر آبادي في مناقب عليّ عليه السلام: ١٩ من طريق الدارقطنى و الطبريّ، و الحضرمى في وسيلة المآل: ١٣٤(مخطوط) من طريق الاعرابى، عن جابر و عمران بن حصين و معاذ.و أحمد زينى دحلان في الفتح المبين: ١٥٨ من طريق القزوينى، و ابن أبي الفرات عن-- جابر، و السيوطي في اللئالى المصنوعة: ١/ ١٧٨ عن الدارقطنى عن جابر و ص ١٧٩ من طريق أبى الفراتى، عن جابر.

٨- ثوبان. روى الحديث عنه:الحموينى في فرائد السمطين: ١/ ١٨٢ ح ١٤٥، و ابن عساكر في ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢/ ٤٠٤ ح ٩٠٣ باسنادهما الى سالم، عنه.و أخرجه السيوطي في اللئالى: ١/ ١٧٨ عن ابن عدى.

٩- عائشة. روى الحديث عنها:ابن عساكر في ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢/ ٤٠٥ ح ٩٠٤و أخرجه عنه المتقى الهندى في كنز العمّال: ١٢/ ٢٢٠.و ابن المغازلي في المناقب: ٢٠٧ ح ٢٤٥ بإسناده الى هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة.و أبو نعيم في حلية الأولياء: ٢/ ١٨٢ في ترجمة عروة بن الزبير.عنه ابن حجر العسقلانى في لسان الميزان: ١/ ٢٤٣، و العينى الحيدر آبادي في مناقب عليّ عليه السلام: ١٩ و عن الخجندى عن عائشة، و في ص ٤٢ مرسلا.و أورده في عمدة القارىء: ١٦/ ٢١٥، و محمّد مبين الهندى في وسيلة النجاة: ١٣٣.و أخرجه محبّ الدين الطبريّ في الرياض النضرة: ٢/ ٢١٩، و في ذخائر العقبى: ٩٥ من طريق ابن السمان في الموافقة، و من طريق الخجندى أيضا.و أخرجه السيوطي في اللئالى المصنوعة: ١/ ١٧٩ عن ابن الجوزى.

١٠- أبو بكر. روى الحديث عنه: ابن عساكر في ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢/ ٣٩١ ح ٨٨٧ و ص ٣٩٣ ح ٨٨٨ بعدة طرق. و أخرجه عنه العينى الحيدر آبادي في مناقب سيدنا على عليه السلام و من طريق الحاكم.-.- و رواه ابن المغازلي في المناقب: ٢١٠ ح ٢٥٢ و ح ٢٥٣.و الخوارزمي في المناقب: ٢٦١ باسنادهما عن عروة عن عائشة، عن أبي بكر.و أخرجه الهيتمى في الصواعق المحرقة: ١٠٦ عن عائشة، عن أبي بكر.و الامر تسرى في أرجح المطالب: ٥٠٩، و النقشبندى في مناقب العشرة: ٣٤ و ص ٣٦(مخطوط) و الحضرمى في وسيلة المآل: ١٣٤، و زينى دحلان في الفتح المبين: ١٥٧ جميعا من طريق ابن السمان في الموافقة، عن أبي بكر.و رواه ابن الجوزى في كتاب المسلسلات: ١٧ ح ٣١، و السيوطي في اللئالى المصنوعة:

١/ ١٧٧ باسنادهما الى عائشة، عنه.و أورده قلندر الهندى في الروض الازهر: ٩٧، و الحنفيّ الترمذي في المناقب المرتضوية: ٢٢٥ عن أبي بكر، و أخرجه في ص ٨٣ عن فصل الخطاب من رواية أبى بكر.

١١- عبد اللّه بن مسعود. روى الحديث عنه:ابن عساكر في ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢/ ٣٩٤ ح ٨٩٠ و ٨٩١ و ٨٩٢ و ٨٩٣ و ٨٩٤ بخمسة طرق عن عبد اللّه بن مسعود.و أبو نعيم في حلية الأولياء: ٥/ ٥٨ بإسناده الى علقمة، عن عبد اللّه.و ابن المغازلي في المناقب: ٢٠٩ ح ٢٤٩.و الخوارزمي في المناقب: ٢٦٠.و الحاكم النيسابوريّ في المستدرك بطريقين: ٣/ ١٤١ جمعا الى علقمة، عن عبد اللّه.و الكنجى في كفاية الطالب: ١٥٦ بإسناده عن إبراهيم بن علقمة، عن عبد اللّه.و أخرجه ابن حجر العسقلانى في لسان الميزان: ٦/ ١٧٨ من طريق الحاكم في المستدرك و السيوطي في اللئالى المصنوعة: ١/ ١٧٧ عن الطبراني و عن الشيرازى في الألقاب، و ص ١٧٨ عن الحاكم. و الهيثمى في مجمع الزوائد: ٩/ ١١٩ من طريق الطبراني.و أخرجه من طريق الطبراني و الحاكم:ابن حجر الهيتمى في الصواعق: ٧٣ ح ١٥، و السيوطي في تاريخ الخلفاء: ١٧٢.و محمّد الصبان في اسعاف الراغبين(المطبوع بهامش نور الابصار): ١٧٢.-.- و القندوزى في ينابيع المودة: ٢٨٢، و الشبلنجى في نور الابصار: ٨٩، و المتقى الهندى في كنز العمّال: ١٢/ ٢٠١ ح ١١٣٥، و في منتخبه: ٣٠.و أخرجه الامر تسرى في أرجح المطالب: ٥١٠ من طريق الطبراني و المغازلي و الحاكم.و العينى الحنفيّ في مناقب سيدنا عليّ عليه السلام: ١٩ من طريق الطبراني و أبى نعيم و الحاكم و من طريق الحاكم الشيرازى.و المولى محمّد صالح الترمذي في المناقب المرتضوية: ٨٣ نقلا عن معجم الطبراني و مستدرك الحاكم و الصواعق المحرقة و بحر المعارف، و القندوزى في ينابيع المودة: ٢١٥ من طريق أبى الحسن الحربى و ص ٩٠ عن جمع الفوائد لمحمّد سليمان: ٢/ ٢١٢.و أورده الذهبي في ميزان الاعتدال: ٤/ ٢٨٣ و ص ٤٠١، و محبّ الدين الطبريّ في الرياض النضرة: ٢/ ٢١٩.و ذخائر العقبى: ٩٥، و محمّد ضيف اللّه المصرى في فيض القدير: ٢/ ٦٢، و أبو سعيد محمّد الخادمى الحنفيّ في شرح وصايا أبي حنيفة: ١٧٧، و الشيباني في المختار في مناقب الأخيار: ٤، و النبهانى في الشرف المؤبد(مخطوط) و قطب الدين أحمد شاه ولى اللّه في قرة العينين: ١٢٠.

١٢- عمران بن الحصين. روى الحديث عنه:الطوسيّ في الأمالي: ١/ ٣٦٠ بإسناده الى أبى سعيد، عنه البحار: ٣٨/ ١٩٥ ح ١، و ابن عساكر في ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢/ ٣٩٨ ح ٨٩٧ و ٨٩٨ و ٨٩٩ و ٩٠٠ بأربعة طرق.و الكنجى في كفاية الطالب: ١٦١.و ابن المغازلي في المناقب: ٢٠٧ ح ٢٤٦ و ص ٢٠٨ ح ٢٤٧ و ص ٢٠٩ ح ٢٥٠ و ص ٢١١ ح ٢٥٤ بعدة طرق.و الخوارزمي في المناقب: ٢٦٠.و أبو بكر محمّد بن خلف المشهور بابن وكيع في أخبار القضاة: ٢/ ١٢٣ في حديث.و الحاكم النيشابورى في المستدرك: ٣/ ١٤١ بإسناده عن أبي سعيد، عن عمران.-.- و الذهبي في تلخيص المستدرك المطبوع بهامشه.و أبو بكر محمّد بن عبد اللّه بن صالح في الفوائد المنتقاة من الغراب الحسان: ٣٥و أخرجه من

طريق الطبراني و الحاكم المتقى الهندى في كنز العمّال: ۱۲/ ۲۰۱ ح ۱۱۳۵ و العينى الحنفيّ في مناقب عليّ عليه السلام: ۱۹و السيوطي في اللئالى: ۱/ ۱۷۹ عن ابن أبي الفراتى بإسناده عن معاذ و عن عمران و عن أبي هريرة، و محبّ الدين الطبريّ في الرياض النضرة: ۲/ ۲۱۹، و ذخائر العقبى: ۹۵ بنفس الطريق.و مجد الدين ابن الأثير في النهاية: ٤/ ١٦٤ عن عمران و في ج ۲/ ۲۱۹ من طريق أبى الخير الحاكمى عن عمران.و مجمع الزوائد: ۹/ ۱۱۹ عن طليق بن محمّد، عن عمران من طريق الطبراني.و الذهبي في ميزان الاعتدال: ۲/ ۲۷٦، و ابن حجر العسقلانى في لسان الميزان: ۳/ ۲۳۸.و محمّد سليمان نزيل دمشق في جمع الفوائد، عنه القندوزى في ينابيع المودة: ۹۰، و ص ۲٦۱ عن عمران. و السيوطي في اللئالى: ۱/ ۱۷۸ من طريق ابن مردويه بإسناده عن أبى سعيد الخدريّ عن عمران. و عبد اللّه الشافعى في المناقب: ۱۸۹(مخطوط) و الحضرمى في وسيلة المآل: ۱۳٤(مخطوط) من طريق الاعرابى، و توفيق أبو علم في أهل البيت:۲۲۸ عن أبي سعيد عن عمران، و الهمدانيّ في مودة القربى: ۱۱۱.

۱۳- عمرو بن العاص أخرج الحديث عنه:محى الدين الطبريّ في ذخائر العقبى: ۹۵ و في الرياض النضرة: ۲/ ۲۱۹ من طريق الابهرى و الحضرمى في وسيلة المآل: ۱۳٤(مخطوط) عن عمرو بن العاص.

۱٤- عثمان روى الحديث عنه: ابن عساكر في ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق بإسناده عن عثمان، عنه السيوطي في اللئالى المصنوعة: ۱/ ۱۷۷.و أخرجه العينى الحنفيّ في مناقب سيدنا على: ۱۹ من طريق الخطيب عن عثمان.-

۱۵- واثلة بن الاسقع روى الحديث عنه:ابن المغازلي في المناقب: ۲۱۰ ح ۲۵۱.و أخرجه القندوزى في ينابيع المودة: ۹۰ من طريق ابن المغازلي، عن عمران بن حصين و عن واثلة و عن أبي هريرة.

۱٦- معاذ بن جبل روى الحديث عنه:ابن عساكر في ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق: ۲/ ۳۹۷ ح ۸۹۵ و ۸۹٦ بسندين عن أبي هريرة، عن معاذ.و الكنجى في كفاية الطالب: ۱٦۱ بإسناده عن أبي هريرة، عن معاذ و قال: هكذا رواه الخطيب في تاريخه و الحافظ الدمشقى في تاريخه من غير واحد من الصحابة منهم أبو بكر و عمر و عثمان و عمران بن حصين.و أخرجه عنه السيوطي في اللئالى المصنوعة: ۱/ ۱۷۸. و رواه ابن المغازلي في المناقب: ۲۰٦ ح ۲٤٤ و ص ۲۰۸ ذ ح ۲٤۷ بإسناده عن أبي هريرة، عنه.و الخطيب البغداديّ في تاريخ بغداد: ۲/ ۵۱ في ترجمة أبى الحسين الرازيّ المكتب.و أخرجه ابن حجر العسقلانى في لسان الميزان: ۵/ ۸۱ من طريق الخطيب البغداديّ،و القندوزى في ينابيع المودة: ۲۳۵ من طريق الديلميّ في الفردوس.و الحضرمى في وسيلة المآل: ۱۳٤(مخطوط) من طريق الاعرابى.

۱۷- معاذة الغفارية أخرج الحديث عنها:ابن الأثير في أسد الغابة: ٤/ ۵٤۷ من طريق أبو موسى بإسناده عن عمرة عن معاذة و ابن حجر في الإصابة: ٤/ ٤۰۳ من طريق ابن مردويه و أبى موسى و يعلى بن عبيد عن

عائشہ کہتی ہیں کہ علی بن ابی طالبؑ ہمارے گھر آئے؛ یہ وہ وقت تھا جب ابو بکر بیمار تھے اور اسی بیماری کے عالم میں وہ دنیا سے رخصت ہوئے۔ میرے بابا یکسر ٹکٹی باندھ کر علیؑ کو دیکھے جا رہے تھے یہاں تک کہ پلک تک نہ جھپکتے تھے۔ جب علی بن ابی طالبؑ چلے گئے تو میں نے کہا: اے بابا جان! آپ علیؑ کو ایسے ٹکٹی باندھ کر دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ پلک بھی نہ جھپکتے تھے!! ابو بکر نے کہا: اے میری بیٹی! میں نے یہ اس

عمرة، عنها.-.- و القندوزی في ينابيع المودة: ٨٣ عن عمرة، عنها.و محبّ الدين الطبريّ في الرياض النضرة ٢/ ٢١٩، و الامر تسرى في أرجح المطالب: ٥١٠ جميعا من طريق الخجندى، عن معاذة.

ما روى مرسلا عن جماعة من الصحابة أخرجه ابن شهر آشوب في المناقب: ٣/ ٦ عن الخطيب في الأربعين عن عمران بن حصين و الزمخشريّ في ربيع الابرار عن عائشة، و السمعانيّ في الرسالة القوامية عن عمر بن الخطاب، عن الخدريّ، و عن عمر، عن عائشة، عن أبي بكر.و الابانة لابن بطة عن أبي صالح، عن أبي هريرة، عن معاذ.و في روايات عمّار و معاذ و عائشة عن النبيّ صلّى اللّه عليه و آله.و الخركوشى في شرف النبيّ عن أبي ذر، عنه البار: ٣٨/ ١٩٨ ح ٩.و ابن البطريق في العمدة: ١٩١ و ١٩٢ عن ابن المغازلي في المناقب بإسناده عن أبي هريرة عن معاذ، و عن عمران، و عن عائشة، و عن عبد اللّه بن مسعود، و عن موسى الحرشى عن عمران، و عن واثلة بن الاسقع، و عن عائشة عن أبي بكر، و بأسانيد اخرى. عنه البحار: ٣٨/ ١٩٩- ٢٠١ ح ٩. و محبّ الدين الطبريّ في الرياض النضرة: ٢/ ٢١٩، و ذخائر العقبى: ٩٥ عن جابر و عن أبي هريرة من طريق ابن أبي الفرات. عنه الامر تسرى في أرجح المطالب: ٥١٠.و القندوزى في ينابيع المودة: ٢١٥ من طريق ابن أبي الغربى عن جابر.و السيوطي في تاريخ الخلفا: ٦٦ من طريق الطبراني و الحاكم عن ابن مسعود، و من طرين الطبراني و الحاكم عن عمران بن الحصين.و ابن عساكر من حديث أبى بكر و عثمان بن عفان و معاذ بن جبل و أنس و ثوبان و جابر ابن عبد اللّه و عائشة.و البدخشى في مفتاح النجا بنفس الطرق أعلاه في تاريخ الخلفاء.و أخرجه في التعقيبات: ٥٧ من حديث أبى بكر و عثمان و ابن مسعود و ابن عبّاس و معاذ و جابر و أبي هريرة و عمران بن حصين و عائشة. و أخرجه ابن كثير في البداية و النهاية: ٧/ ٣٥٧ عن أبي بكر و عمر و عثمان و عبد اللّه بن مسعود و معاذ بن جبل و عمران بن حصين و أنس و ثوبان و عائشة و أبى ذر و جابر.ما روى مرسلا القندوزى في ينابيع المودة: ١٨١ من طريق الطبراني و ابن عساكر.و المناوى في كنوز الحقائق: ١٦٧، و أحمد البرزنجى في مقاصد الطالب: ١١، و محمّد طاهر في مجمع بحار الأنوار: ٣/ ٣٦٩، و أبو الحسن عليّ بن الكنانيّ المصرى في تنزيه الشريعة المرفوعة: ١/ ٣٨٣، و الراغب الأصفهانيّ في محاضرات الأدباء: ٤/ ٤٧٧ و أبو عبيد أحمد بن محمّد المؤدّب الهروى في الغريبين: ٥١٧(مخطوط)، و ابن الجوزى في مختصر الغريبين.أخرجه عن بعض المصادر أعلاه في إحقاق الحقّ: ٧/ ٨٩- ١١٠ و ج ١٧/ ١٣٩- ١٥٧.

لیے کیا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ کے چہرے پر نظر کرنا عبادت ہے۔

(۸۵)

صراط مستقیم علیؑ ہیں

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُولَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ النَّحْوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَسْبَاطٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَمَّا [مٍ] [1] قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أُذَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى النَّبِيِّ ص فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَزَالُ تَقُولُ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ [مِنْ مُوسَى] وَقَدْ ذَكَرَ [اللهُ] هَارُونَ فِي الْقُرْآنِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيّاً ع فَقَالَ النَّبِيُّ ص يَا غَلِيظُ يَا أَعْرَابِيُّ أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى هَذَا صِرَاطُ عَلِيٍّ مُسْتَقِيمٌ [2] [3].

امام صادقؑ اپنے آباؤ واجداد سے روایت کرتے ہیں عمر بن خطاب نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ علیؑ کو ہمیشہ کہتے ہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی جبکہ خدا نے ہارون کا ذکر تو

---

[1] ليس في الأصل، و هو إسماعيل بن همام بن عبد الرحمان البصرى الكندي، يكنى أبا همام، روى عنه الحكم بن بهلول في التهذيب: ٤ باب الخمس و الغنائم ح ٣٥٨، و باب الزيارات ح ٣٩٠. راجع رجال السيّد الخوئي: ٣/ ١٩١ و ج ٦/ ١٦٥ و ج ٢٢/ ٧٩.

[2] الحجر: ٤١.

[3] عنه غاية المرام: ١١٩ ح ٧٥.و أخرجه في البحار: ٣٥/ ٥٨ ضمن ح ١٢ عن مناقب ابن شهر اشوب: ٢/ ٣٠٢ مرسلا و فيه: و قرىء مثله في رواية جابر.

قرآن میں کیا ہے لیکن علیؑ کا ذکر نہیں کیا!! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نادان و بد سخن عرب! کیا خدا کا یہ قول نہیں سنا: هَذَا صِرَاطُ عَلِيٍّ مُسْتَقِيمٌ[1] یہ صراط مستقیم ہے؛ جو میری طرف آتی ہے۔[2]

(۸۶)

دو گراں قدر چیزیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شُكَّرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ[3] بْنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

---

[1] الحجر: ٤١.

[2] یعنی اس آیت میں صراط مستقیم سے مراد امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

[3] في الأصل: السركى، و هو تصحيف.قال العسقلاني في تقريب التهذيب: ١/ ٢٥٢ رقم ١٠٨: ركين- بالتصغير- ابن الربيع بن عميلة- بفتح المهملة- الفزارى أبو الربيع الكوفيّ، ثقة من الرابعة، مات سنة ١٣١.و عده الشيخ الطوسيّ في رجاله: ١٩٣ رقم ٢٤ من أصحاب الصادق عليه السلام.و ممّا يؤيد ما ذكرناه ما رواه

ص: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ[1] كِتَابَ اللهِ وَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع (وَ اعْلَمُوا أَنَّ عَلِيّاً لَكُمْ أَفْضَلُ) مِنْ كِتَابِ اللهِ لِأَنَّهُ مُتَرْجِمٌ لَكُمْ عَنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى[2].

زید بن ثابت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں؛ ایک کتاب خدا اور دوسری علیؑ بن ابی طالب؛ اور جان لو کہ علیؑ تمہارے لیے کتاب اللہ سے افضل ہے کیونکہ وہ تمہارے لیے کتاب الہی کی توضیح دینے والا ہے۔

(۸۷)

بہشتی پھل

حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو الْفَرَجِ الْمُعَافَى بْنُ زَكَرِيَّا [فِي جَامِعِ الرُّصَافَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زِيَارٍ][3] بْنِ يَحْيَى الْقُرَشِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي صَدَقَةُ الْعَبْسِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي زَاذَانُ[4] عَنْ سَلْمَانَ قَالَ:

في عدة مواضع من كفاية الاثر بإسناده الى شريك،عن الركين بن الربيع، عن القاسم بن حسان عن زيد بن ثابت، كما في ص ٦٢، ٩٥ ٩٧ و ٩٨ و غيرها.

[1] في نسخة« ب»: الخليفتين.

[2] عنه غاية المرام: ٢١٤ ح ٢٠ و البرهان: ١/ ٢٨ ح ١٥.و أورده الديلميّ في إرشاد القلوب: ٣٧٨ عن زيد.

[3] في ظ: زياد. و ما بين المعقوفين من المقتل.

[4] في الأصل: ذاذان، و هو تصحيف.عده البرقي في رجاله: ٤ من خواص أصحاب أمير المؤمنين عليه السلام.

أَتَيْتُ النَّبِيَّ ص فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ع [فَسَلَّمْتُ عَلَيْهَا] فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَذَانِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ جَائِعَانِ يَبْكِيَانِ خُذْ بِأَيْدِيهِمَا فَاخْرُجْ [بِهِمَا] إِلَى جَدِّهِمَا فَأَخَذْتُ بِأَيْدِيهِمَا وَ حَمَلْتُهُمَا حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمَا [إِلَى] النَّبِيِّ ص فَقَالَ مَا لَكُمَا يَا حَبِيبَايَ؟ قَالا نَشْتَهِي طَعَاماً يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ص اللَّهُمَّ أَطْعِمْهُمَا ثَلَاثاً [قَالَ] فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَفَرْجَلَةٌ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ص شَبِيهَةٌ بِقُلَّةٍ مِنْ قِلَالِ هَجَرَ أَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ اللَّبَنِ وَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ فَفَرَكَهَا ص بِإِبْهَامِهِ فَصَيَّرَهَا نِصْفَيْنِ ثُمَّ دَفَعَ نِصْفَهَا إِلَى الْحَسَنِ وَ إِلَى الْحُسَيْنِ نِصْفَهَا فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى النِّصْفَيْنِ فِي أَيْدِيهِمَا وَ أَنَا أَشْتَهِيهَا فَقَالَ [لِي] يَا سَلْمَانُ أَ تَشْتَهِيهَا؟ فَقُلْتُ نَعَمْ [يَا رَسُولَ اللَّهِ] قَالَ يَا سَلْمَانُ هَذَا طَعَامٌ مِنَ الْجَنَّةِ لَا يَأْكُلُهُ أَحَدٌ حَتَّى يَنْجُوَ مِنَ النَّارِ وَ الْحِسَابِ وَ إِنَّكَ لَعَلَى خَيْرٍ[1].

سلمانؓ کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام کیا؛ اس کے بعد جناب فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا؛ جناب زہراؑ نے مجھ سے کہا: اے سلمانؓ! حسنؑ و حسینؑ بھوک کے مارے رو رہے ہیں، ان دونوں کا ہاتھ پکڑ کر ان کے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاؤ! میں نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑے اور اپنے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (انہیں دیکھ کر فرمایا): اے میرے بچوں کیا ہوا تمہیں؟ ان دونوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم بھوکے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ دعا فرمائی: اے خدا انہیں کھانا کھلا دے۔ سلمان کہتے ہیں: ناگہاں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ایک بڑی سی بہ ہے جو دودھ سے زیادہ شفاف، عسل سے زیادہ شریں، اور مکھن سے زیادہ نرم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک حسنؑ کو دیا، دوسرا حسینؑ کو؛ میرا دل بھی اسے کھانے کے لیے للچانے لگا اور میں انہیں ٹکٹی باندھ کر دیکھنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم بھی اسے کھانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] عنه مدينة المعاجز: ٢١٦ ح ٦٠ و ص ٢٥٠ ح ٨١.و أخرجه في البحار: ٤٣/ ٣٠٨ ضمن ح ٧٢، و العوالم: ١٦/ ٦٢ ضمن ح ٢ عن بعض كتب المناقب القديمة، عن ابن شاذان.و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين: ١/ ٩٧ بإسناده الى ابن شاذان.

نے فرمایا: یہ پھل جنت سے آیا ہے اسے کوئی اس وقت تک نہیں کھا سکتا جب تک جہنم و حساب سے آزاد نہ ہو جائے، تو خیر پر ہے (لیکن یہ تیری قسمت میں نہیں)۔

(۸۸)

فرشتوں کی غذا۔۔۔!

حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ مَحْمُودُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَحْمُودٍ الْعَسْكَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِي[1] قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص: إِنَّ اللهَ خَلَقَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ مِائَةَ أَلْفِ مَلَكٍ وَ فِي السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ ثَلَاثَمِائَةِ مَلَكٍ وَ [خَلَقَ] فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَلَكاً رَأْسُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَ رِجْلَاهُ تَحْتَ الثَّرَى وَ مَلَائِكَةً أَكْثَرَ مِنْ رَبِيعَةَ وَ مُضَرَ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ وَ لَا شَرَابٌ إِلَّا الصَّلَاةُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَ مُحِبِّيهِ وَ الِاسْتِغْفَارُ لِشِيعَتِهِ الْمُذْنِبِينَ وَ مَوَالِيهِ[2].

ابو ہریرہ کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: خدا نے چوتھے آسمان میں ایک لاکھ، پانچویں آسمان میں تین لاکھ اور اور ساتویں آسمان میں ایک فرشتہ خلق کیا جو بہت ہی باعظمت ہے کہ عرش سے لے کر تحت ثریٰ تک (سب چیزیں) اس کے تحت نظر ہیں اور اسی آسمان میں متعدد فرشتے ہیں، ان کا کھانا پینا کچھ نہیں ہے مگر

---

[1] في الأصل: الدشتوانی. و هو تصحيف.و هو هشام بن أبي عبد اللّه سنبر أبو بكر الدستوائی.قال عنه العسقلانی في تقريب التهذيب: ۲/ ۳۱۹ رقم ۸۹:ثقة، ثبت. مات سنة ۱۵٤ ه و له ثمان و سبعون سنة.

[2] عنه البحار: ۲٦/ ۳٤۹ ح ۲۲، و غاية المرام: ۱۹ ح ۲۱ و ص ۵۸۷ ح ۸۹.و أورد نحوه منتجب الدين في أربعينه ح ۹.

امیر المومنینؑ اور ان کے شیعوں پر صلوات بھیجنا اور ان کے شیعوں اور محبوں میں موجود گناہگار افراد کے لیے استغفار کرنا۔

(۸۹)

کتمان فضائل علیؑ

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْمُعَدِّلُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ص فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ لَا تُؤَدِّيَ مَا سَمِعْتَ مِنِّي فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع حَتَّى أَدْرَكَتْكَ الْعُقُوبَةُ وَ لَوْ لَا اسْتِغْفَارُ عَلِيٍّ ع لَكَ مَا شَمِمْتَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ أَبَداً وَ لَكِنِ انْشُرْ[1] فِي بَقِيَّةِ عُمُرِكَ أَنَّ عَلِيّاً ع وَ ذُرِّيَّتَهُ وَ مُحِبِّيهِمُ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ إِلَى الْجَنَّةِ وَ هُمْ جِيرَانُ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ حَمْزَةُ وَ جَعْفَرٌ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ أَمَّا عَلِيٌّ فَهُوَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَخْشَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ أَحَبَّهُ[2].

انس بن مالک کہتا ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا؛ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے انس تجھے کس چیز نے اس بات پر ابھارا کہ تو نے علیؑ کے بارے میں جو کچھ مجھ سے سن رکھا تھا اسے چھپایا اور ابلاغ

[1] في نسخة« أ»: أبشر، و في نسخة« ب»: اخبره.

[2] رواه الخوارزمي في المناقب: ٣٢، و في مقتل الحسين: ١/ ٤٠، عنه كشف الغمّة: ١/ ١٠٤ و غاية المرام: ٥٨٠ ح ٢٧ و ص ٦٤٨ ح ١٢، و مدينة المعاجز: ٥١ ذ ح ١٠٣، و مصباح الانوار: ١٣٧(مخطوط).و أخرجه في البحار: ٦٨/ ٤٠ ح ٨٤ عن كشف الغمّة.

نہ کیا یہاں تک کہ اس عذاب سے دوچار ہوا؟[۱] اگر علیؑ تیرے لیے طلب مغفرت نہ کرے تو تو جنت کی بو تک بھی نہ سونگھ پائے گا؛[۲] لیکن میں تجھے تیری باقی عمر کے لیے بشارت دیتا ہوں کہ علیؑ اور ان کی اولاد و محب جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے ہونگے؛ وہ (جنت میں) اولیائے خدا مثل حمزہ، جعفر، حسن و حسن (علیہم السلام) کے پڑوسی ہونگے۔ اور علیؑ ہی صدیق اکبر ہے؛ جو کوئی بھی اسے دوست رکھے گا وہ قیامت والے دن خوف زدہ نہیں ہو گا۔

(۹۰)

---

[۱] ثعلبی، ابی جعدہ نے نقل کرتا ہے: میں بصرے میں ایک مجلس میں موجود تھا جس میں انس بن مالک بھی تھا. ایک شخص نے اس سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ تمہیں برص کے مرض نے آلیا؟ اس نے سر نیچے جھکایا اور رونے لگا؛ پھر بولا: اس بات کو رہنے دو! لیکن لوگوں نے اصرار کیا. تو کہنے لگا: واقعہ بساط (وہ معجزہ جو امیر المومنینؑ کی ولایت پر دلیل تھا) کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے انس! جب علیؑ تجھ سے اپنی خلافت پر گواہی طلب کرے گا تو کیا تو گواہی دے گا؟ میں نے کہا: ہاں کیوں نہیں! لیکن جب رسول اللہ ﷺ کی رحلت ہوئی اور ابو بکر نے علیؑ کا حق غصب کیا تو علیؑ نے مجھ سے اپنی خلافت پر گواہی چاہی؛ میں نے جھوٹ بولا: اے علیؑ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور اب مجھے باتیں یاد نہیں رہتیں! علیؑ نے کہا: اگر تجھے یاد ہے اور تو جان بوجھ کر گواہی نہیں دے رہا تو خدا تجھے برص اور اندھے پن میں مبتلا کرے اور تیرا پیٹ آگ سے بھر دے! پھر انس نے کہا: اسی مجلس میں خدا نے مجھے ان تینوں امراض میں مبتلا کر دیا. (حدیقۃ الشیعۃ: ص ۳۸۳)

[۲] یعنی اب بھی کچھ نہیں بگڑا اور تیرے لیے راہ کھلی ہے، امیر المومنینؑ کی ولایت پر ایمان لے آ اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اعلان کر تا کہ تیری عاقبت بخیر ہو؛ لیکن تاریخ میں کہیں ذکر نہیں ہوا کہ انس نے توبہ کی ہو. اس کے علاوہ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ جملہ امیر المومنینؑ پر افتراء و کذب ہو کیونکہ علیؑ ایسے شخص کے لیے جو ان تین افراد میں سے ایک ہو جنہوں نے رسول اللہ ﷺ پر سب سے زیادہ افتراء باندھے، طلب مغفرت کریں! جیسا کہ امام صادقؑ سے مروی ہے: الخصال: ج ۱، ص ۱۹۰، ح ۲۶۳.

بہشت رقصاں ہوئی

حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلَوِيَّةَ الْمُسْتَمِلِي رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ جَنَّةَ عَدْنٍ قَالَ لَهَا تَزَيَّنِي فَتَزَيَّنَتْ وَ مَاسَتْ فَقَالَ [لَهَا] قِرِّي فَوَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي مَا خَلَقْتُكِ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِينَ فَطُوبَى لَكِ وَ لِسَاكِنِيكِ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ مَا خَلَقْتُ [جَنَّةَ] عَدْنٍ إِلَّا لَكَ وَلِشِيعَتِكَ[1].

امام موسی کاظمؑ اپنے اجداد کے توسط سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب خدا نے جنت عدن کو خلق کیا تو اسے حکم دیا: آراستہ ہو جا تو وہ آراستہ ہو گئی اور (خوشحالی کے تحت) عالم رقص (کی سی حالت میں) آ گئی۔ خدا نے اس سے فرمایا: رک جا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں نے تجھے خلق نہیں کیا لیکن مومنین کے لیے پس خوشا بحال تجھ پر اور تیرے ساکنین پر؛ اس کے بعد خدا نے علیؑ سے فرمایا: میں نے جنت عدن کو خلق نہیں کیا لیکن فقط تیرے اور تیرے شیعوں کے لیے۔

(۹۱)

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے

حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ الْفَارِسِيُّ الْبيع رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

[1] عنه غاية المرام: ٥٨٧ ح ٩٠.

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع كَلِمَةً [لَوْ قَالَهَا لِي] [1] كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالُوا وَمَا قَالَ النَّبِيُّ ص فِي عَلِيٍّ ع قَالَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ص يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَذُرِّيَّتُكَ مِنَّا وَنَحْنُ مِنْهُمْ وَشِيعَتُكَ مِنَّا وَنَحْنُ مِنْهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأُمَمِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ [2].

عکرمہ کہتا ہے کہ ابن عباس نے کہا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے علیؑ کے بارے میں ایسا جملہ ارشاد فرمایا کہ اگر وہ میرے بارے میں فرماتے تو وہ میرے لیے سرخ اونٹوں کے غلے سے زیادہ بہتر ہوتا! میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے ایسا بھی کیا کہہ دیا: ابن عباس نے کہا: پیغمبر ﷺ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں؛ اور تیری ذریت ہم سے ہے اور ہم ان سے ہیں؛ اور تیرے شیعہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں؛ وہ جنت میں کسی بھی دوسری امت سے پانچ سو سال قبل داخل ہونگے۔

(۹۲)

جہنم کی آگ سے آزادی کے نامے

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمَدَارِيِّ الْخَيَّاطُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الرَّفَّاءُ الْبَغْدَادِيُّ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَلِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي قَنْبَرُ بْنُ أَحْمَدَ [بْنِ قَنْبَرٍ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ] [3] قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ نَوْفَلٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ حَمَامَةَ قَالَ: طَلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ص ذَاتَ يَوْمٍ وَ وَجْهُهُ مَشْرِقٌ كَدَارَةِ الْقَمَرِ فَقَامَ [إِلَيْهِ] عَبْدُ

---

[1] ليس في نسخة« ب».

[2] عنه غاية المرام: ٤٥٩ ح ٣٥.

[3] من تاريخ بغداد.

الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا النُّورُ فَقَالَ بِشَارَةٌ أَتَتْنِي مِنْ [عِنْدِ] رَبِّي فِي أَخِي وَ ابْنِ عَمِّي وَ[1] ابْنَتِي وَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى [قَدْ] زَوَّجَ عَلِيّاً ع بِفَاطِمَةَ وَ أَمَرَ رِضْوَانَ خَازِنَ الْجَنَّةِ فَهَزَّ شَجَرَةَ طُوبَى فَحَمَلَتْ رِقَاعاً يَعْنِي صِكَاكاً بِعَدَدِ مُحِبِّي أَهْلِ بَيْتِي وَ أَنْشَأَ مِنْ تَحْتِهَا مَلَائِكَةً مِنْ نُورٍ وَ دَفَعَ إِلَى كُلِّ مَلَكٍ صَكّاً فَإِذَا اسْتَوَتِ الْقِيَامَةُ بِأَهْلِهَا نَادَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي الْخَلَائِقِ [يَا مُحِبُّو عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هَلُمُّوا خُذُوا وَدَائِعَكُمْ] فَلَا يَبْقَى مُحِبٌّ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِلَّا (دَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ) إِلَيْهِ صَكّاً فِيهِ فَكَاكُهُ (مِنَ النَّارِ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ بِعِوَضِ حُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ فَاطِمَةَ ابْنَتِي وَ أَوْلَادِهِمَا)[2].

---

[1] أضاف في نسخة« ب»: زوج.

[2] عنه البحار: ٢٧/ ١١٧ ح ٩٦، و غاية المرام: ٥٨٦ ح ٨٥.و رواه الخطيب البغداديّ في تاريخ بغداد: ٤/ ٢١٠ ح ١٨٩٧ بإسناده الى عبد اللّه بن داود بن قبيصة الأنصاريّ.و أورده ابن الأثير في أسد الغابة: ١/ ٢٠٦ و قال: أخرجه أبو موسى[المدائنى].و أورده ابن حجر في الصواعق: ١٠٣ ثمّ قال: أخرجه أبو بكر الخوارزمي.عنهم الفضائل الخمسة: ٢/ ١٤٧.

أقول: تسلسل هذه المنقبة في نسختى« ب» و المطبوع هو في ذيل المنقبة- ٧٨- كما أشرنا هناك، و كان بدلها هذا الحديث:

عن أبيه، عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله: حدّثني جبرئيل، عن ربّ العزة جلّ جلاله أنّه قال: من أقر* أن لا إله إلّا أنا وحدى و أن محمّدا عبدى و رسولي و أن عليّ بن أبي طالب خليفتى و أن الأئمّة من ولده حججى أدخلته الجنة برحمتى، و نجيته من النار بعفوى، و أبحت له جوارى، و أوجبت له كرامتى، و أتممت عليه نعمتى و جعلته من خاصتى و خالصتى، ان نادانى لبيته، و ان دعانى أجبته، و ان سألنى أعطيته، و ان سكت ابتدأته، و ان أساء رحمته، و ان فرمنى دعوته، و ان رجع الى قبلته، و ان قرع بابى فتحته.

و من لم يشهد أن لا إله إلّا أنا وحدى، أو شهد بذلك و لم يشهد أن محمّدا عبدى و رسولي أو شهد بذلك و لم يشهد أن عليّ بن أبي طالب خليفتى، أو شهد بذلك و لم يشهد أن الأئمّة من ولده حججى فقد جحد نعمتى، و صغر عظمتى، و كفر بآياتى و كتبى و رسلى، ان قصدنى حجبته، و ان سألنى حرمته، و ان نادانى لم أسمع نداءه، و ان دعانى لم أستجب دعاءه، و ان رجانى خيبته، و ذلك جزاؤه منى، و ما أنا بظلام للعبيد.--

فقام جابر بن عبد اللّه الأنصاريّ فقال: يا رسول اللّه و من الأئمّة من ولد عليّ بن أبي طالب؟ قال: الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة ثمّ سيد العابدين في زمانه على ابن الحسين ثمّ الباقر محمّد بن على، و ستدركه يا جابر، فإذا أدركته فاقرأه منى السلام ثمّ الصادق جعفر بن محمّد ثمّ الكاظم موسى بن جعفر ثمّ الرضا عليّ بن

بلال بن حمامہ کہتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے توان کا چہرہ خوشی کی وجہ سے ایسے چمک رہا تھا جیسے چاند کے گرد کھچا نور کا حالا؛عبدالرحمن بن عوف کھڑا ہوااور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نور کیسا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ اس مژدہ کے وجہ سے ہے جو مجھے میرے رب کی طرف سے میرے برادر وابن عم (علیؑ)اور بیٹی (فاطمہؑ) کے لیے پہنچا ہے۔ بتحقیق خدائے عزوجل نے علیؑ کا عقد فاطمہؑ سے کر دیا ہے،اور رضوان جنت کو حکم دیا کہ وہ جنت میں شجرہ طوبی کو ہلائے،اس درخت سے ہمارے محبوں کی تعداد کے برابر برکاغذ کے ٹکڑے جھڑے؛اسی وقت رضوان جنت نے انہی ٹکڑوں کی تعداد کے برابر شجرہ طوبی کے نیچے سے فرشتے جو (جنس)نور سے تھے کو وجود بخشااور ہر فرشتے کوایک ایک کاغذ کا ٹکڑا پکڑا دیا۔جب قیامت برپا ہوگی تو یہ فرشتے خلائق کے درمیان صدابلند کریں گے:اے علیؑ کے محبوں! جلدی کرو اوراپنی اپنی امانتیں لے لو۔پس یہ فرشتے ہم اہلبیت کے محبوں کو چاہے مرد ہوں یازن انہیں علی وفاطمہ (علیہما

موسى ثمّ التقى محمّد بن على ثمّ النقى عليّ بن محمّد ثمّ الزكى الحسن بن عليّ ثمّ ابن القائم بالحق مهدى امتى الذي يملا الأرض قسطا و عدلا كما ملئت ظلما و جورا.هؤلاء يا جابر خلفائى و أوصيائى و أولادى و عترتى، من أطاعهم فقد أطاعني و من عصاهم فقد عصاني، و من أنكرهم أو أنكر واحدا منهم فقد أنكرنى، و بهم يمسك اللّه السماء أن تقع على الأرض الا باذنه، و بهم يحفظ اللّه الأرض أن تميد بأهلها*.

(عنه البحار: ٢٧/ ١١٨ ح ٩٩، و غاية المرام: ٤٦ ح ٦٢، و ص ١٦٧ ح ٦٣، و ص ١٩٩ ح ٥٨، و ص ٥٨٧ ح ٩٣ و ص ٦٩٢ ح ٤.و رواه الصدوق في كمال الدين: ١/ ٢٥٨ ح ٣ بإسناده الى الحسن بن عليّ بن أبي حمزة، عن أبيه، عن الصادق عليه السلام،و رواه الخزاز القمّيّ في كفاية الاثر: ١٤٣ عن الصدوق، و الطبرىّ في الاحتجاج: ١/ ٨٧ عن ابن أبي حمزة، عنهم البحار: ٣٦/ ٢٥١ ح ٦٨.و أخرجه في البحار: ٦٨/ ١١٨ ح ٤٥ و اثبات الهداة: ١/ ٥١٤ ح ١٢٦.و الإنصاف: ٢٣٨ ح ٢٣٠، و غاية المرام: ٢٥٤ ح ١٤ و ص ٧٠٧ ح ٧ و الجواهر السنية: ٢٨٢ جميعا عن كمال الدين.و أورده الطبرسيّ في إعلام الورى: ٣٩٨، و مصباح الأنوار: ١٠٠ (مخطوط)، و الصراط المستقيم: ٢/ ١٤٩، و كشف الغمّة: ٢/ ٥١٠ عن الصادق عليه السلام.)

السلام)اور ان کی ذریت سے محبت کے بدلے میں نامے دیں گے جن میں دوزخ سے آزادی کا مژدہ درج ہو گا۔[1]

---

[1] محقق کتاب کہتے ہیں: بعض نسخوں میں اس حدیث کے آگے کا تسلسل وہی ہے جو منقبت نمبر ۸۷ کے ذیل میں بیان ہوا ہے جیسا کہ ہم نے اسے وہاں بھی ذکر کیا ہے۔ سو اس کا بدل یہ ہے:

امام صادقؑ اپنے اجداد کے ذریعے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ خدا فرماتا ہے: جو کوئی بھی یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں یکتا ہوں اور میرا کوئی ہمسر نہیں، محمد ﷺ میرا بندہ اور میرا رسول ہے، علیؑ میرا خلیفہ اور اس کی نسل سے آنے والے امام میری حجت ہیں، تو میں اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کروں گا، اور اپنی بخشش کی وجہ سے دوزخ سے رہائی عطا کروں گا، اسے اپنا تقرب نصیب کرونگا، اس پر اپنی کرامت واجب کروں گا، اس پر اپنی نعمت تمام کروں گا، اسے اپنے خاص بندوں میں قرار دونگا، اگر وہ مجھے صدا دے گا تو میں لبیک کہوں گا، اگر مجھے پکارے گا میں جواب دونگا، اگر وہ خاموش ہو جائے گا تو میں خود سے ابتداء کروں گا، اگر خطا کرے گا تو اسے بخش دونگا، اگر میرے لئے گریہ کرے گا تو اسے آواز دونگا، اگر میری جانب پلٹ آئے گا تو میں اسے قبول کرونگا، اگر وہ میرے در پر دستک دے گا تو میں اسے اس کے لیے کھول دونگا۔

اور جو یہ گواہی نہیں دے گا کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں یکتا ہوں، یا یہ گواہی تو دے مگر محمدؐ کے میرے عبد اور رسول ہونے کی گواہی نہ دے، یا یہ گواہی تو دے مگر علیؑ کے میرے خلیفہ ہونے پر گواہی نہ دے، یا یہ گواہی تو دے مگر ان کی نسل سے ہونے والے اماموں کی میری حجت ہونے پر گواہی نہ دے، تو اس نے میری نعمتوں کا انکار کیا، اور میری عظمت کو کمتر جانا، میری نشانیوں، کتب اور انبیاء کا انکار کیا، اگر وہ میری طرف آئے گا تو میں (اس کے اور اپنے درمیان) حجاب قائم کر دونگا، اگر مجھ سے سوال کرے گا تو اسے محروم رکھوں گا، اگر صدا دے گا تو توجہ نہیں کرونگا، اگر مجھے پکارے گا تو میں اسے جواب نہیں دونگا، اگر مجھ سے امید باندھے گا تو میں اس کی امید پوری نہیں کرونگا، یہ میری جانب سے اس کے لیے جزا ہے اور میں تو اپنے بندوں پر ذرا برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

اس وقت جابر ابن عبد اللہ انصاریؓ کھڑے ہوئے اور پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ علیؑ کی نسل سے آنے والے امام کون ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن، و حسین (علیہم السلام) جو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں، اس کے بعد اپنے زمانے کے عابدین کی زینت علی بن الحسین، اس کے بعد باقر محمد بن علی، اے جابر! تم اس سے ملو گے تو اس تک میرا اسلام پہنچا دینا، اس کے بعد صادق جعفر بن محمد، اس کے بعد کاظم موسی بن جعفر، اس کے بعد رضا علی بن موسیٰ، اس کے بعد تقی محمد بن علی، اس کے بعد نقی علی

(۹۳)

دو پہاڑ عقیق کے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْجُلُودِيُّ[۱] قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي زَاذَانُ عَنْ سَلْمَانَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: دَنَوْتُ مِنْ رَبِّي (فَكُنْتُ مِنْهُ كَقَابِ) قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى وَ كَلَّمَنِي

بن محمد، اس کے بعد ذکی حسن بن علی، اس کے بعد ان کا بیٹا قائم بالحق میری امت کا مہدی (علیہم السلام) جو دنیا کو عدل وانصاف سے ایسے ہی بھر دے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم وجور سے پر ہو گی۔

اے جابر! یہ ہیں میرے خلفاء واوصیاء اور میری اولاد وعترت؛ جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، جس نے ان کی معصیت کی اس نے میری معصیت کی، جس نے ان کا انکار کیا یا ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کیا اس نے میرا انکار کیا، یہی تو ہیں جن کی وجہ سے آسمان ٹکا ہوا ہے اور زمین پر نہیں گرتا مگر خدا کے اذن سے، اور انہی کی وجہ سے زمین محفوظ ہے اس سے کہ اپنے اہل سمیت دھنس جائے۔

[۱] هو عبد العزيز بن يحيى بن أحمد بن عيسى الجلودى الأزديّ البصرى أبو أحمد من أكابر علماء الشيعة الإماميّة، شيخ البصرة، بلغت كتبه حوالى المائتين كتاب، ذكرها النجاشيّ في رجاله: ۱۸۰.توفى يوم الاثنين لسبع عشرة ليلة خلت من ذى الحجة سنة ۳۳۲ هـ.و دفن في اليوم الثامن عشر، و هو يوم الغدير.ترجم له الطوسيّ في الفهرست: ۱۱۹ رقم ۵۲٤، و في رجاله: ٤۸۷ رقم ٦۷، و ابن داود في رجاله: ۲۲۵ رقم ۹٤۳، و العلّامة الحلّيّ في رجاله: ۱۱٦ رقم ۲، و ابن النديم في الفهرست: ۱۲۸ و ۲٤٦.

بَيْنَ جَبَلَيِ الْعَقِيقِ ثُمَّ قَالَ يَا أَحْمَدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَعَلِيّاً مِنْ نُورِي وَخَلَقْتُ هَذَيْنِ الْجَبَلَيْنِ مِنْ نُورِ وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَقَدْ خَلَقْتُهُمَا عَلَامَةً بَيْنَ خَلْقِي يُعْرَفُ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَقَدْ أَقْسَمْتُ بِعِزَّتِي عَلَى نَفْسِي (أَنِّي حَرَّمْتُ النَّارَ عَلَى الْمُتَخَتِّمِ بِالْعَقِيقِ إِذَا تَوَلَّى) عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع[1].

سلمانؓ و ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں دوران معراج اپنے رب کے مقام قرب تک پہنچ گیا؛ یہاں تک کہ دو کمانوں یا اس سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا؛ خدا نے مجھ سے جنس عقیق کے دو پہاڑوں کے درمیان کلام کیا اور فرمایا: اے احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے تجھے اور علیؑ کو اپنے نور سے خلق کیا، اور ان دونوں پہاڑوں کو علیؑ کے چہرے کے نور سے خلق کیا، مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! میں نے ان دونوں پہاڑوں کو اس لیے خلق کیا تا کہ یہ میری خلق کے درمیان علامت قرار پائیں؛ ان کے ذریعے سے مومنین پہچانے جائیں، میں نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے اور اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ جو شخص بھی عقیق کی انگوٹھی پہنے گا اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دونگا، اس شرط کے ساتھ کہ وہ علیؑ کی ولایت رکھتا ہو۔

(۹۴)

علیؑ سید العرب

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْبُهْلُولِ الْمَوَالِي رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ الْخَفَّافُ قَالَ سَمِعْتُ

[1] عنه غاية المرام: ٧ ح ١٣.

سَعْدَبْنَ جُنَادَةَ الْعَوْفِيَ[1] [يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَبْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ][2] إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ص يَقُولُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع سَيِّدُ الْعَرَبِ [فَقِيلَ أَ لَسْتَ أَنْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ] فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ مَنْ أَحَبَّهُ وَ تَوَلَّاهُ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَ هَدَاهُ وَ مَنْ أَبْغَضَهُ وَ عَادَاهُ أَصَمَّهُ اللَّهُ وَ أَعْمَاهُ عَلِيٌّ حَقُّهُ كَحَقِّي وَ طَاعَتُهُ كَطَاعَتِي غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي مَنْ فَارَقَهُ فَارَقَنِي وَ مَنْ فَارَقَنِي فَارَقَ اللَّهَ أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ وَ هِيَ الْجَنَّةُ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَكَيْفَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدِي إِلَى الْجَنَّةِ إِلَّا مِنْ بَابِهَا عَلِيٌّ ع خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ أَبَى فَقَدْ كَفَرَ[3].

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ عرب کا سردار ہے۔ پوچھا گیا: کیا آپ سید العرب نہیں؟ فرمایا: میں تو اولاد آدم کا سردار ہوں؛ علیؑ عرب کے سردار ہیں؛ جو کوئی بھی علیؑ سے محبت کرے اور اس کی ولایت رکھے گا خدا اس سے محبت اور اس کی ہدایت کرے گا۔ اور جو کوئی بھی اس سے بغض اور کینہ رکھے گا خدا (اس کے دل کی آنکھ کو) اندھا اور (اس کے قلبی کانوں کو) بہرا کر دے گا۔ علیؑ کا حق میرے حق کی طرح ہے؛ اور اس کی اطاعت میری اطاعت کی طرح؛ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جس نے علیؑ کو چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا اور جس نے مجھے چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا۔ میں حکمت کا شہر ہوں اور وہ شہر جنت ہے اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں؛ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی جنت کے دروازے کے بنا ہی اس کا راہی بننا چاہے! ؟ علیؑ خیر البشر ہیں اور جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

---

[1] في نسخة« أ»: سعيد بن جنادة العفوى.و في نسخة« ب»: سعيد بن حيادة العوفى.و في المطبوع: سعد بن جنادة العفوى.و ما في المتن هو الصحيح كما في أسد الغابة: ٢/ ٢٧٢.و هو سعد بن جنادة والد عطية العوفى، أول من أتى النبيّ صلّى اللّه عليه و آله من أهل الطائف فأسلم على يديه.

[2] من نسخة« أ».

[3] عنه غاية المرام: ٥٤٣ ح ٦ و ص ٢٠٧ ح ١٥ و ص ٤٥٠ ح ١٨ و ص ٥٢١ ح ١٢ و ص ٥٨٧ ح ٩١.و روى قطعة منه الصدوق في أماليه: ٣١٧ ح ١١ بإسناده الى جابر، عن أبي جعفر الباقر عليه السلام، عن أبيه، عن جده، عن عليّ بن أبي طالب، عن رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله، و رواه الطوسيّ في أماليه: ٢/ ٤٥ ح ٢١ بإسناده الى الصدوق.عنهما البحار: ٤٠/ ٢٠٠ ح ٢.و راجع المنقبة- ٦٣- فيما يخص تخريجات قوله: على خير البشر.

(۹۵)

بہشتی شہر۔۔!

حَدَّثَنِي الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ [قَالَ] رَسُولُ اللَّهِ ص: مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً ع قَبِلَ اللَّهُ [مِنْهُ] صَلَاتَهُ وَ صِيَامَهُ وَ قِيَامَهُ وَ اسْتَجَابَ دُعَاءَهُ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً أَعْطَاهُ اللَّهُ بِكُلِّ عِرْقٍ فِي بَدَنِهِ مَدِينَةً فِي الْجَنَّةِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ آلَ مُحَمَّدٍ ص (أَمِنَ مِنَ الْحِسَابِ) وَ الْمِيزَانِ وَ الصِّرَاطِ أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ص فَأَنَا كَفِيلُهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ أَلَا وَ مَنْ أَبْغَضَ آلَ مُحَمَّدٍ ص جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ[1].

عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی بھی علیؑ کو دوست رکھے گا خدا اس کے نماز، روزے اور اس کے قیام کو قبول کرے گا اور اس کی دعائیں مستجاب فرمائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو کوئی بھی علیؑ سے محبت کرے گا تو خدا اسے جنت میں اس کے بدن میں موجود رگوں کی تعداد کے برابر شہر عطا کرے گا ۔آگاہ ہو جاؤ کہ جو کوئی بھی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرے گا وہ حساب و میزان و صراط سے امان میں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ جو بھی محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرا تو میں اور انبیاء اس کی جنت کے ضامن ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو کوئی

[1] عنه البحار: ۲۷/ ۱۲۰ ح ۱۰۰.و رواه الخوارزمي في المناقب: ۳۲، و في مقتل الحسين: ۱/ ٤۰ بإسناده عن ابن شاذان عنه كشف الغمّة: ۱/ ۱۰٤، و إرشاد القلوب: ۲۳۵، و غاية المرام: ۵۸۰ ح ۲۸.و العسقلانى في لسان الميزان: ۵/ ٦۲.و رواه الحمويني في فرائد السمطين: ۲/ ۲۵۷ ح ۵۲٦ بإسناده الى الخوارزمي.و أخرجه في البحار: ٦۸/ ٤۰ ح ۸٤ عن كشف الغمّة.و أخرجه في إحقاق الحقّ: ۷/ ۱٦۱ عن الامر تسرى في أرجح المطالب: ۵۲٦.و أورده في أعلام الدين: ۲۸٤ (مخطوط) عن ابن عمر.أقول: تقدم ما يشابهه في المنقبة– ۳۷.

بھی بغض آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرا اسے روز حشر اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا یہ خدا کی رحمت سے مایوس ہے۔

(۹۶)

زیورات سے مزین بہشتی درخت۔۔۔!

حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ (بْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ رُوَيْدَةَ) عَنْ بَكْرِ بْنِ أَحْمَدَ وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ النَّقِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ع عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا وَ عَمِّهَا الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ع قَالا حَدَّثَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص: (لَمَّا دَخَلْتُ) الْجَنَّةَ رَأَيْتُ فِيهَا شَجَرَةً تَحْمِلُ الْحُلِيَّ وَ الْحُلَلَ أَسْفَلُهَا خَيْلٌ بُلْقٌ وَ وَسَطُهَا حُورُ الْعِينِ وَ فِي أَعْلاهَا الرِّضْوَانُ قُلْتُ يَا جَبْرَئِيلُ لِمَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةُ قَالَ هَذِهِ لِابْنِ عَمِّكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا أَمَرَ اللهُ الْخَلِيقَةَ[1] بِالدُّخُولِ إِلَى الْجَنَّةِ يُؤْتَى بِشِيعَةِ عَلِيٍّ حَتَّى يُنْتَهَى بِهِمْ إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَيَلْبَسُونَ الْحُلِيَّ [وَ الْحُلَلَ] وَ يَرْكَبُونَ الْخَيْلَ الْبُلْقَ وَ يُنَادِي مُنَادٍ هَؤُلَاءِ شِيعَةُ عَلِيٍّ ع صَبَرُوا فِي الدُّنْيَا عَلَى الْأَذَى فَأَكْرِمُوهُمُ الْيَوْمَ[2].

---

[1] خ ل: الخلق.

[2] عنه البحار: ۲۷/ ۱۲۰ ح ۱۰۱، و غاية المرام: ۱۹ ح ۲۲ و ص ۵۸۷ ح ۹۲، و اليقين في امرة أمير المؤمنين: ۶۳. و أخرجه في البحار: ۸/ ۱۳۸ ح ۵۱ عن اليقين.و رواه الخوارزمي في المناقب: ۳۲، و في مقتل الحسين: ۱/ ۴۰ بإسناده الى ابن شاذان عنه مصباح الأنوار: ۶۱(مخطوط).و أورده الديلميّ في أعلام الدين: ۲۸۵(مخطوط).

امام تقیؑ اپنے بابا امام رضاؑ سے، وہ اپنے بابا امام موسی کاظمؑ سے، وہ اپنے بابا امام صادقؑ سے، وہ اپنے بابا امام باقرؑ سے، وہ اپنی پھوپی فاطمہ بنت الحسینؑ سے، وہ اپنے بابا امام حسینؑ اور اپنے چچا امام حسنؑ سے، وہ دونوں اپنے بابا امیر المومنینؑ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جب میں (سفر معراج کے دوران) جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک درخت دیکھا کہ جس پر بہت سے زیورات لٹکے ہوئے تھے، اس درخت کے نیچے سیاہ و سفید رنگ کے گھوڑے کھڑے تھے، ان کے درمیان حور العین اور اس بہشت کے اوپر رضوان! میں نے جبرائیل سے کہا یہ درخت کس کے لیے ہے؟ جبرائیل نے کہا: یہ آپ کے چچازاد امیر المومنینؑ کے لیے ہے، جب خدا خلق کو جنت میں داخلے کا حکم صادر فرمائے گا تو شیعیان علیؑ کو اس درخت کے پاس لایا جائے گا؛ وہ ان زیورات سے خود کو آراستہ کر کے ان گھوڑوں پر سوار ہو جائینگے۔ اس وقت منادی آواز دے گا: یہ علی بن ابی طالبؑ کے شیعہ ہیں، جنہوں نے دنیا میں اذیتوں پر صبر کیا۔ پس (اے فرشتوں) آج ان کی تکریم بجالاؤ۔

(۹۷)

ابراہیم خلیل اللہؑ کی خواہش۔۔!

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرِيزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ وَرِيزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي وَرِيزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَسَّانِيُّ[۱] قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا ع يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ [عَنْ جَدِّهِ] عَنْ عَلِيٍّ

[۱] في الأصل: وديرة بن وديرة قال: حدّثني جدى وديرة بن محمّد بن الفسال. و هو تصحيف، و ما في المتن من رجال النجاشيّ: ۳۳۷، و رجال ابن داود: ۳۶۲ رقم ۱۶۱۸. له كتاب عن الرضا عليه السلام رواه عن جده وريزة بن محمّد الفسانى.

بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ لَقِيَنِي أَبِي نُوحٌ ع فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ خَلَّفْتَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقُلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ نِعْمَ الْخَلِيفَةُ [خَلَّفْتَ] ثُمَّ لَقِيَنِي أَخِي مُوسَى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ خَلَّفْتَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقُلْتُ عَلِيّاً فَقَالَ نِعْمَ الْخَلِيفَةُ خَلَّفْتَ. ثُمَّ لَقِيَنِي [أَخِي] عِيسَى ع فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ خَلَّفْتَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقُلْتُ عَلِيّاً ع فَقَالَ نِعْمَ الْخَلِيفَةُ خَلَّفْتَ قَالَ فَقُلْتُ لِجَبْرَئِيلَ ع يَا [جَبْرَئِيلُ] مَا لِي لَا أَرَى [أَبِي] إِبْرَاهِيمَ ع قَالَ فَعَدَلَ [بِي] إِلَى حَظِيرَةٍ فَإِذَا فِيهَا شَجَرَةٌ لَهَا ضُرُوعٌ كَضُرُوعِ الْغَنَمِ [وَ إِذَا ثَمَّ أَطْفَالٌ] كُلَّمَا خَرَجَ ضَرْعٌ مِنْ فَمِ وَاحِدٍ رَدَّهُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ خَلَّفْتَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقُلْتُ عَلِيّاً فَقَالَ نِعْمَ الْخَلِيفَةُ خَلَّفْتَ وَ إِنِّي يَا مُحَمَّدُ سَأَلْتُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُوَلِّيَنِي غِذَاءَ أَطْفَالِ شِيعَةِ عَلِيٍّ فَأَنَا أُغَذِّيهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ[1].

امام رضاؑ اپنے آباؤ واجداد کے توسط سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میری ملاقات میرے والد جناب نوحؑ سے ہوئی انہوں نے مجھ سے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی امت میں اپنا جانشین کسے بنا کر آئے ہو؟ میں نے کہا علی بن ابی طالبؑ کو۔ نوح نے کہا: کیا ہی خوب جانشین قرار دیا ہے! اس کے بعد میری ملاقات اپنے بھائی موسیٰؑ سے ہوئی: انہوں نے بھی یہی سوال کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی امت میں بطور خلیفہ کسے چھوڑ آئے ہو؟ میں نے کہا: علی بن ابی طالبؑ! کہنے لگے: کیا ہی اچھا خلیفہ بنایا ہے۔ اس کے بعد میری ملاقات اپنے بھائی عیسیٰؑ سے ہوئی؛ انہوں نے بھی یہی سوال کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی امت میں کسے جانشین بنا کر آئے ہو؟ میں نے کہا: علی بن ابی طالبؑ۔ کہنے لگے: ایک اچھے شخص کو جانشین بنا کر آئے ہو۔ میں نے جبرائیل سے کہا: اے جبرائیل! کیا وجہ ہے کہ میں اپنے جد ابراہیمؑ کو نہیں دیکھ رہا؟ جبرائیل مجھے ایک جگہ پر لے گئے جہاں ایک درخت تھا اور اس درخت کا پھل بھیڑ کے تھن کی مانند تھا، بہت سے نوزاد بچے وہاں موجود تھے۔ (یہ بچے ان تھن نما پھلوں سے منہ لگا کر دودھ پی رہے تھے) جیسے ہی کسی بچے کے منہ سے تھن چھوٹتا، جناب ابراہیمؑ دوبارہ اسے اس کے منہ سے لگا دیتے۔

---

[1] عنه البحار: ۲۷/ ۱۲۱ ح ۱۰۲، و غاية المرام: ۶۹ ح ۲۱.

انہوں نے مجھ سے پوچھا: امت میں کسے خلیفہ بنا کر آئے ہو؟ میں نے کہا: علیؑ کو۔ کہنے لگے: کیا ہی خوب خلیفہ انتخاب کیا ہے۔اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدا کی قسم! میں نے خدا سے خواہش کی کہ مجھے علیؑ کے شیعوں کے نوازادبچوں کی (جو بچپن میں مر گئے یا سقط ہو گئے) سرپرستی عنایت فرما، تاکہ میں انہیں تا قیام قیامت غذا فراہم کروں۔

(۹۸)

مقام ابوطالبؑ

حَدَّثَنِي الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصِيبِيُّ[۱] فِي دَارِهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ ع: أَنَّهُ كَانَ جَالِساً فِي الرَّحْبَةِ وَ النَّاسُ حَوْلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّكَ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَنْزَلَكَ اللَّهُ فِيهِ وَ أَبُوكَ مُعَذَّبٌ فِي النَّارِ فَقَالَ لَهُ مَهْ فَضَّ اللَّهُ فَاكَ وَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَوْ شَفَعَ أَبِي فِي كُلِّ مُذْنِبٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ لَشَفَّعَهُ اللَّهُ تَعَالَى (فِيهِمْ أَ أَبِي)

[۱] أحد مشايخ النجاشيّ صاحب الرجال، و من مشايخ الاجازة.ترجم له في تنقيح المقال: ۳/ ۱۵۰، و النابس: ۱٦۹.

مُعَذَّبٌ بِالنَّارِ وَ [أَنَا] ابْنُهُ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ نَبِيّاً إِنَّ نُورَ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيُطْفِئُ أَنْوَارَ الْخَلَائِقِ إِلَّا خَمْسَةَ أَنْوَارٍ نُورَ مُحَمَّدٍ ص [وَ نُورِي] وَ نُورَ فَاطِمَةَ وَ نُورَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ نُورَ أَوْلَادِهِ مِنَ الْأَئِمَّةِ ع أَلَا إِنَّ نُورَهُ مِنْ نُورِنَا خَلَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ قَبْلِ [أَنْ] يَخْلُقَ آدَمَ ع بِأَلْفَيْ عَامٍ [1]

امام صادقؑ اپنے اجداد کے توسط سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک دن امیر المومنینؑ رحبہ میں بیٹھے تھے اور آپ کو لوگوں نے گھیرے میں لے رکھا تھا؛ اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المومنینؑ! آپ تو اس مقام و مرتبے پر ہیں جس پر خدا نے آپ کو رکھا ہے، لیکن آپ کے والد آتش جہنم میں عذاب جھیل رہے ہیں! امیر المومنینؑ نے فرمایا: رک جا! خدا تیرا منہ بند کرے! اس خدا کی قسم جس نے محمد ﷺ! کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر میرے والد زمین پر موجود تمام گناہگاروں کی شفاعت کریں تو خدا ان کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میرے والد دوزخ میں عذاب جھیلیں جبکہ میں ان کا بیٹا، جنت و جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں!!؟؟ اس خدا کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: روز قیامت سوائے پانچ انوار کے نورِ ابو طالبؑ تمام خلق کو ڈھانپ لے گا: (وہ پانچ نور یہ ہیں) نور محمد ﷺ، میرا نور، فاطمہؑ کا نور اور نور حسن و حسینؑ اور ان آئمہ کا نور جو حسینؑ کی اولاد سے ہونگے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ نور ابو طالبؑ ہمارے نور سے ہے؛ کہ جسے خدا نے آدم کی خلقت سے دو ہزار سال قبل خلق کیا۔ [2]

---

[1] عنه غاية المرام: ٤٦ ح ٦٣ و ص ٢٠٨ ح ١٦.و رواه الكراجكيّ في الكنز: ٨٠ بإسناده عن ابن شاذان.و رواه فخار بن معد في كتابه الحجة على الذاهب الى تكفير أبى طالب: ٧٢ بإسناده الى الكراجكيّ.و أورده السيّد على خان المدنيّ الشيرازى في الدرجات الرفيعة: ٥٠.و رواه الطوسيّ في الأمالي: ١/ ٣٣١ ح ٥٨ و ج ٢/ ٣١٢ ح ٢، و الطبريّ في بشارة المصطفى: ٢٤٩ باسنادهما الى المفضل بن عمر.و أورده الطبرسيّ في الاحتجاج: ١/ ٣٤٠، عنه البحار: ٣٥/ ٦٩ ح ٣ و عن أمالي الطوسيّ.و أخرجه العلامة الامينى في الغدير: ٧/ ٣٨٧ ح ٣ عن بعض المصادر اعلاه.

[2] راوی کہتا ہے کہ میں نے ایک خط میں امام رضاؑ سے ایمان ابو طالبؑ کے بارے میں سوال کیا: امام نے جواب میں لکھا: خدائے رحمان و رحیم کے نام سے؛ امابعد؛ بے شک اگر تو نے ایمان ابو طالبؑ میں شک کیا تو اہل جہنم میں سے ہو جائے گا۔ (بحار الانوار: ج ۳۵، ص ۱۱۰، ح ۴۱)

(۹۹)

علیؑ کے فضائل شمار کون کرے...؟

حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ زَكَرِيَّا أَبُو الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ[1] قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَهْرَامَ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ[2] قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ عَنْ لَيْثٍ[3] عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: لَوْ أَنَّ الْغِيَاضَ أَقْلَامٌ وَ الْبِحَارَ مِدَادٌ وَ الْجِنَّ حُسَّابٌ وَ الْإِنْسَ كُتَّابٌ (مَا قَدَرُوا عَلَى إِحْصَاءِ) فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع[4].

---

[1] في البحار: بن الثلج. و في كفاية الطالب: بن أبي البلج. و ما في المتن صحيح، و هو: محمّد بن أحمد بن عبد اللّه بن إسماعيل الكاتب، أبو بكر، يعرف بابن أبي الثلج، ثقة، عين، كثير الحديث، له كتب، مات سنة ۳۲۵ هـ. ق.ترجم له في رجال النجاشيّ: ۲۹۶، و رجال الطوسيّ: ۵۰۲ رقم ٦٤ و ص ۵۱۳ رقم ۱۱۹ و فهرسته: ۱۵۱ رقم ٦٤۹، رجال السيّد الخوئي: ١٤/ ۳۳۱.

[2] في الأصل: العطار. و ما أثبتناه في المتن من باقى المصادر.و هو يوسف بن موسى بن راشد القطان أبو يعقوب الكوفيّ، قال عنه العسقلانى في تقريب التهذيب: ۲/ ۳۸۳ رقم ٤۵۸: صدوق.

[3] كذا في جميع المصادر، و في الأصل: عن أبيه. و لم نجد موردا فيه رواية جرير عن أبيه بل روى ليث بن أبي سليم بن رنيم مولى عنبسة بن أبي سفيان بن حرب بن أميّة، عن مجاهد بن جبر أبا الحجاج المخزومى كما في طبقات ابن سعد: ۵/ ٤٦٦- في ترجمة مجاهد- و ج ٦/ ۳٤۹- في ترجمة الليث-.

[4] رواه الكراجكيّ في الكنز: ۱۲۸، و الخوارزمي في المناقب: ۲، و الكنجى في كفاية الطالب: ۲۵۱ و الحموينى في فرائد السمطين: ۱/ ١٦، و العسقلانى في لسان الميزان: ۵/ ٦۲ و الذهبي في ميزان الاعتدال: ۳/ ٤٦٧ باسنادهم جميعا الى ابن شاذان.و أخرجه في البحار: ٤۰/ ۷۰ ح ۱۰۵ عن الكنز.و أخرجه في كشف الغمّة: ۱/ ۱۱۱، و الطرائف: ۱۳۸ ح ۲۱٦، و حلية الابرار: ۱/ ۲۸۹ و ينابيع المودة: ۱۲۱، و غاية المرام: ٤۹۳ ح ۱ جميعا عن الخوارزمي.و أخرجه الخوارزمي في المناقب: ۲۳۵ عن معجم الطبراني بإسناده الى ابن عبّاس.و أخرجه في البحار: ٤۰/ ٤۹ ضمن ح ۸۵ عن كشف الغمّة، و في ص ٧٤ ح ۱۱۰ عن الطرائف و في ص

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمام درخت اور جنگل قلم بن جائیں؛ اور تمام سمندر روشنائی بن جائیں؛ اور تمام جن حساب کرنے والے اور انسان لکھنے والے بن جائیں تب بھی علیؑ بن ابی طالبؑ کے فضائل شمار کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔

(۱۰۰)

فضائل علیؑ بزبان نبیؐ

أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمجلديُّ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ[1] عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ لِأَخِي فَضَائِلَ لَا تُحْصَى كَثْرَةً فَمَنْ ذَكَرَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ مُقِرّاً بِهَا غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ وَ مَنْ كَتَبَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا بَقِيَ لِتِلْكَ الْكِتَابَةِ رَسْمٌ وَ مَنْ أَصْغَى إِلَى فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ الذُّنُوبَ

---

٧٥ ح ١١٣، و أرجح المطالب: ١١، و ينابيع المودة: ٢٤١ عن الفردوس للديلميّ.و أخرجه في البحار: ٣٨/ ٩٧ ملحق ح ٤ عن العلامة في كشف الحق: ١/ ١٠٨.و أورده الخزاعيّ في أربعينه ح ٣٨(مخطوط)، و مصباح الأنوار: ١٢١(مخطوط)، و تأويل الآيات: ٨٨٨ ح ١٣، و عطاء اللّه الشيرازى في الأربعين، جميعا عن ابن عبّاس.و أخرجه في أرجح المطالب: ٩٨ عن الحافظ الهمدانيّ في مناقبه.و أخرجه في ينابيع المودة: ١٢٢ عن سعيد بن جبير.و أورده الهمدانيّ في مودة القربى: ٥٥ عن عمر بن الخطّاب.

[1] في المناقب و فرائد السمطين و كفاية الطالب: حدّثني جعفر بن محمّد بن عمار[عماد] عن أبيه، عن جعفر بن محمّد، عن أبيه. و في أمالي الصدوق و جامع الأخبار: محمّد بن عمارة، عن أبيه، عن الصادق جعفر بن محمّد و لم أجد للاول ذكرا في أصحاب الصادق عليه السلام.فهم بينما ذكروا محمّد بن زكريا كما في رجال السيّد الخوئي: ١٦/ ٩٨.و ذكروا محمّد بن عمارة كما في رجال السيّد الخوئي: ١٧/ ٦٧.

الَّتِي اكْتَسَبَهَا [بِالاسْتِمَاعِ وَمَنْ نَظَرَ فِي كِتَابٍ فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ ع غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنُوبَ الَّتِي ارْتَكَبَهَا] [1] بِالنَّظَرِ ثُمَّ قَالَ ع النَّظَرُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع عِبَادَةٌ [وَذِكْرُهُ عِبَادَةٌ] وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِيمَانَ عَبْدٍ [مِنْ عِبَادِهِ كُلِّهِمْ] إِلَّا لِوَلَايَتِهِ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِهِ [2].

امام صادقؑ اپنے اجداد سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا نے میرے بھائی علیؑ کو اس قدر فضائل سے نوازا ہے کہ وہ تعداد و حصر سے مبری ہیں، جو علیؑ کے فضائل میں سے ایک فضیلت بیان کرے خدا اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دے گا، اور جو کوئی علیؑ کی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت لکھے فرشتے اس کے لیے اس وقت تک استغفار کرتے رہیں گے جب تک وہ کاغذ باقی رہے گا جس پر اس نے یہ فضیلت لکھی ہو گی، اگر کوئی علیؑ کے فضائل میں سے کوئی ایک فضیلت سنے تو خدا اس کے کانوں کے گناہ معاف فرما دے گا، اگر کوئی (کسی کتاب سے) علیؑ کے لکھے ہوئے فضائل پڑھے تو خدا اس کی آنکھوں کے گناہ معاف فرما دے گا، علیؑ کو دیکھنا عبادت ہے، علیؑ کا ذکر عبادت ہے، خدا اپنے تمام بندوں میں سے کسی بھی بندے کا ایمان علیؑ کی ولایت اور اس کے اعداء سے برائت کے بغیر قبول نہیں فرمائے گا۔

[1] في المناقب و الفرائد و الكفاية: اكتسبها.

[2] عنه البحار: ٢٦/ ٢٢٩ ح ١٠، و رواه الخوارزمي في المناقب: ٢، و الكنجى في كفاية الطالب: ٢٥٢، و الحمويني في فرائد السمطين: ١/ ١٩، و الذهبي في ميزان الاعتدال:٣/ ٤٦٧ باسنادهم الى ابن شاذان.و رواه الصدوق في الأمالي: ١١٩ ح ٩ بإسناده الى محمّد بن زكريا الجوهريّ.عنه البحار: ٣٨/ ٩٦ ح ٤ و عن كشف الغمّة و تأويل الآيات.و أورده في جامع الأخبار: ١٧ عن محمّد بن عمارة.و أخرجه في تأويل الآيات: ٨٨٨: ١٤ نقلا عن كتاب الأربعين للخوارزمي، ثمّ قال:و روى العلامة في كشف الحق: ١/ ١٠٨ مثله عن أخطب خوارزم.و أخرجه في ينابيع المودة: ١٢١، و غاية المرام: ٢٩٣ ح ٢، و المحتضر: ٩٨، و كشف الغمّة: ١/ ١١٢ عن مناقب الخوارزمي.

۲۷ شعبان المعظم ۱۴۳۷ ہجری، بمطابق ۳ جون، ۲۰۱۶، رات ۳۰:۳ منٹ پر اس کتاب کے ترجمے سے فراغت حاصل ہوئی۔ خدا اس حقیر سی کاوش کو اس گناہگار سے قبول فرما کر فقیر کے گناہوں کی بخشش کا سہارا قرار دے۔ آمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم، بحق محمد و آلہ الطاہرین

بندہ ثقلین؛ سید سبطین علی نقوی امروہوی الحیدری
مقیم حال، عش آل محمد، قم المقدس ایران

فہرست